رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ

استاذہ نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ

استاذہ نگہت ہاشمی

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ

استاذہ نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

نام کتاب : رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ

مُرتبہ : نگہت ہاشمی

طبع اوّل : جون 2009

تعداد : 1000

ناشر : النورانٹرنیشنل

لاہور : H-102 ،گلبرگ III، فون : 0332-5545019
042-5748737

ای میل : alnoorint@hotmail.com

ویب سائٹ : www.alnoorpk.com

النور کی پراڈکٹس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں:

مومن کمیونیکیشنز B-48 گرین مارکیٹ بہاولپور، فون نمبر: 062-2886296

قیمت : روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

تمام تعریفیں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ شکر ہے اللہ ربّ العزّت کا جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنایا۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اُسے ہر دین پر غالب کردے۔

اُسی جہانوں کے پروردگار نے فرمایا:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا

يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ز

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط

ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِى التَّوْرٰةِ ج صلے

وَمَثَلُهُمْ فِى الْاِنْجِيْلِ قف ج

كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ

فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ

فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ

يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ط

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا (الفتح:29)

محمد اللہ کا رسول ہے۔

اور جو لوگ اُس کے ساتھ ہیں

وہ کفار پر سخت، آپس میں رحیم و شفیق ہیں۔

تم اُنہیں رکوع کرتے ہوئے، سجدہ کرتے ہوئے دیکھو گے۔

وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل اور رضامندی کی طلب میں لگے رہتے ہیں۔

سجدوں کے اثرات سے اُن کے چہروں پر ان کی علامات ہیں۔

یہ ہے اُن کی مثال تورات میں۔

اور انجیل میں اُن کی مثال یوں ہے

جیسے ایک کھیتی ہے جس نے اپنی کونپل نکالی۔

پھر اُس کو تقویت دی۔ پھر وہ موٹی ہو گئی۔

پھر اپنے تنے پر کھڑی ہو گئی۔

کاشت کرنے والوں کو وہ خوش کرتی ہے تاکہ اُن کی وجہ سے کافر جلیں۔

اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں سے جو ایمان لائے اور جنہوں نے اُن میں سے نیک عمل کیے، مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔ (29)

خوش نصیب ہستیاں جن کی زندگیاں مختصر تھیں لیکن اثرات لازوال ہیں۔ وہ جنہوں نے رسالت کا عہد پایا۔ محمد رسول اللہ ﷺ سے تربیت پائی۔ جن کی محبت بے مثال، جن کا طرزِ عمل سب کے لئے نمونہ ہے۔

فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ (الانعام:90)

پھر تم بھی ان کی راہِ ہدایت پر چلو۔

وہ جو روشنی کے ہالے میں تھے!

وہ جو رسول اللہ ﷺ کے قریب تھے!

وہ نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم!

ان کے بارے میں ربّ نے فرمایا:

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا (البقرہ:137)

''پھر اگر وہ اسی طرح ایمان لائیں جس طرح تم اس پر ایمان لائے ہو تو یقیناً ہدایت پا گئے۔''

اُن جیسا ایمان پائیں گے تو ہدایت ملے گی۔

اُن جیسے اعمال ہوں گے تو ربّ کائنات کو راضی کر پائیں گے۔

انہوں نے محمد رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نبھایا، پیروی کرنے کا حق ادا کر دیا۔

نور کے ہالے میں رہنے والے خوش بخت افراد کے بارے میں محمد ﷺ کی زبان سے نکلے ہوئے وہ محبت بھرے الفاظ جو تاریخ کا حصہ بن گئے، اُن سچے موتیوں کو، رسول اللہ ﷺ کی ان احادیث کو جو صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، جامع ترمذی اور سنن ابن ماجہ جیسی کتبِ حدیث میں ہیں خاص ترتیب سے یکجا کیا گیا ہے تا کہ اُن معتبر ہستیوں کو رسول اللہ ﷺ کی نظر سے دیکھ سکیں جن کے بارے میں ربّ العزت نے فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لا اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ط جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ط رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ (البینۃ:7،8)

''یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک اعمال کیے، وہ تمام مخلوقات میں سے بہترین ہیں۔(7) اُن کا بدلہ اُن کے ربّ کے پاس ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔اُس میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہوا اور وہ اُس سے راضی ہوئے۔یہ اُس شخص کے لیے ہے جو اپنے ربّ سے ڈرتا رہا۔''

یہ اس سلسلے کی پہلی کاوش ہے۔آئندہ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں اُن کے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے جن سے وہ راضی ہو گیا تا کہ ہم اپنے ربّ کو راضی کر سکیں۔

دُعاؤں کی طلب گار

نگہت ہاشمی

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

سب سے پہلے اسلام لانے والے

[001] حدَّثني أحْمَدُ بنُ أبي الطَّيِّبِ: حدَّثَنا إسمَاعِيلُ بنُ مُجَالِدٍ: حدَّثَنا بَيانُ بنُ بِشْرٍ عَنْ وَبَرَةَ بنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ هَمَّامٍ قالَ: سَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وما معَهُ إلَّا خَمْسَةُ أعْبُدٍ وامْرَأتانِ وأبُو بكْرٍ. [انظر: ٣٨٥٧]

حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے سنا گیا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت دیکھا ہے جب آپ ﷺ کے ساتھ (اسلام لانے والوں میں صرف) پانچ غلام، دو عورتیں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی نہ تھا۔

(صحیح بخاری:3660)

اگر میں نے کسی کو دوست بنایا ہوتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا

[002] حدَّثَنا مُسْلِمُ بنُ إبْرَاهِيمَ: حدَّثَنا وُهَيْبٌ: حدَّثَنا أيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابنِ [illegible]سٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «لَوْ [illegible] مُتَّخِذًا خَلِيلًا لاتَّخَذْتُ أبا بكْرٍ، ولكِنْ [illegible]خِي وصاحِبِي». [راجع: ٤٦٧]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر اپنی امت کے کسی فرد کو اپنا جانی دوست بنا سکتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرے دینی بھائی اور میرے دوست ہیں۔

(صحیح بخاری:3656، مسلم:6173-6176)

[003] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي الْهُذَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنَّهُ أَخِي وَصَاحِبِي، وَقَدِ اتَّخَذَ اللهُ، [عَزَّ وَجَلَّ،] صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا».

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں (اللہ کے سوا) کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ تو میرے بھائی اور میرے صحابی (ساتھی) ہیں اور تمہارے صاحب کو تو اللہ عزوجل نے خلیل بنالیا ہے۔

(مسلم:6172)

میں اور میرا مال سب آپ ہی کا تو ہے

[004] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا نَفَعَنِي مَالٌ قَطُّ، مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ» قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ أَنَا وَمَالِي إِلَّا لَكَ: يَا رَسُولَ اللهِ!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے کسی کے مال سے اتنا نفع نہیں ہوا جتنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مال سے۔ سو ابو بکر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! میں اور میرا مال سب آپ ہی کا تو ہے اے اللہ کے رسول ﷺ!

(ابن ماجه:94)

ثانی اثنین

[005] حدثنا عَبْد اللهِ بنُ رَجاءٍ: حدَّثَنا إسْرائِيلُ عَنْ أَبِي إسحاقَ، عَنِ البَراءِ قالَ: اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ من عازِبٍ رَحْلًا بِثَلاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا، فَقالَ أَبُو بَكْرٍ لِعازِبٍ: مُرِ البَراءَ فَلْيَحْمل إلَيَّ رَحلِي، فَقالَ عازِبٌ: لا، حتَّى تُحَدِّثَنا كَيْفَ صَنَعْتَ أَنْتَ ورَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ خَرَجْتُما مِنْ مَكَّةَ والمُشْرِكُونَ يَطْلُبُونَكُمْ؟ قالَ: ارْتَحَلْنا منْ مَكَّةَ، فأَحْيَيْنا أَوْ سَرَيْنا لَيْلَتَنا ويَوْمَنا حتَّى أَظْهَرْنا، وقامَ قائمُ الظَّهِيرَةِ فَرَمَيْتُ بِبَصَرِي هلْ أَرَى منْ ظِلٍّ فآوِيَ إلَيْهِ؟ فإذَا صَخْرَةٌ أَتَيْتُها، فَنَظَرْتُ بَقِيَّةَ ظِلٍّ لها فَسَوَّيْتُهُ، ثُمَّ فَرَشْتُ للنَّبِيِّ ﷺ فِيهِ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُ: اضْطَجِعْ يا نَبِيَّ اللهِ، فاضْطَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ أَنْظُرُ ما حوْلي هَلْ أَرَى منَ الطَّلَبِ أَحَدًا؟ فإذَا أنا بِراعِي غَنَمٍ يَسُوقُ غَنَمَهُ إلى الصَّخْرَةِ، يُرِيدُ مِنْها الذي أَرَدْنا فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: لمَنْ أَنْتَ يا غُلامُ؟ فَقالَ: لِرَجُلٍ منْ قُرَيْشٍ، سَمَّاهُ فَعَرَفْتُهُ فَقُلْتُ: هَلْ في

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (ان کے والد) حضرت عازب رضی اللہ عنہ سے ایک پالان تیرہ درہم میں خریدا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عازب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ براء (اپنے بیٹے) سے کہو کہ وہ میرے گھر یہ پالان اٹھا کر پہنچا دیں۔ اس پر حضرت عازب رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک آپ رضی اللہ عنہ وہ واقعہ بیان نہ کریں کہ آپ رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ (مکہ سے ہجرت کرنے کے لئے) کس طرح نکلے تھے حالانکہ مشرکین آپ دونوں کو تلاش بھی کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مکہ سے نکلنے کے بعد ہم رات بھر چلتے رہے اور دن میں بھی سفر جاری رکھا لیکن جب دوپہر ہوگئی تو میں نے چاروں طرف نظر دوڑائی کہ کہیں کوئی سایہ نظر آجائے اور ہم اس میں کچھ آرام کر سکیں۔ آخر ایک چٹان دکھائی دی اور میں نے اس کے پاس پہنچ کر دیکھا کہ یہ سایہ ہے۔ پھر

غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ؟ قالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَهَلْ أَنْتَ حالِبٌ لَنَا؟ قالَ: نَعَمْ، فَأَمَرْتُهُ فاعْتَقَلَ شاةً مِنْ غَنَمِهِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ ضَرْعَها مِنَ الغُبارِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ كَفَّيْهِ فَقالَ هٰكَذَا - ضَرَبَ إِحْدَى كَفَّيْهِ بالأُخْرَى - فَحَلَبَ لي كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِدَاوَةً عَلى فَمِها خِرْقَةٌ فَصَبَبْتُ عَلى اللَّبَنِ حتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، فانْطَلَقْتُ بِهِ إِلى النَّبِيِّ ﷺ فَوَافَقْتُهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ، فَقُلْتُ لَهُ: اشْرَبْ يا رَسُولَ اللهِ، فَشَرِبَ حتَّى رَضِيتُ، ثُمَّ قُلْتُ: قَدْ آنَ الرَّحِيلُ يا رَسُولَ اللهِ؟ قالَ: «بَلى»، فارْتَحَلْنا والقَوْمُ يَطْلُبُونَنَا فَلَمْ يُدْرِكْنا أَحَدٌ مِنْهُم غَيْرُ سُرَاقَةَ بنِ مالكِ بنِ جُعْشُمٍ عَلى فَرَسٍ لَهُ، فَقُلْتُ: هذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنا يا رَسُولَ اللهِ، فَقالَ: «لا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنا». ﴿تُرِيحُونَ﴾ بِالعَشِيِّ ﴿تَسْرَحُونَ﴾ [النحل: ٦] بِالغَداةِ. [راجع: ٢٤٣٩]

میں نے نبی کریم ﷺ کے لئے ایک فرش وہاں بچھادیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ اب آرام فرمائیں۔ چنانچہ آپ ﷺ لیٹ گئے۔ پھر میں چاروں طرف دیکھتا ہوا نکلا کہ کہیں لوگ ہماری تلاش میں نہ آئے ہوں۔ پھر مجھے بکریوں کا ایک چرواہا دکھائی دیا جو اپنی بکریاں ہانکتا ہوا اسی چٹان کی طرف آرہا تھا۔ وہ بھی ہماری طرح سائے کی تلاش میں تھا۔ میں نے بڑھ کر اس سے پوچھا کہ لڑکے تو کس کا غلام ہے۔ اس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا تو میں نے اسے پہچان لیا؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ میں نے کہا: کیا تم دودھ دوہ سکتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں۔ چنانچہ میں نے اس سے کہا اور اس نے اپنے ریوڑ کی ایک بکری باندھ دی۔ پھر میرے کہنے پر اس نے اس کے تھن کے غبار کو جھاڑا۔ اب میں نے کہا کہ اپنا ہاتھ بھی جھاڑ لے۔ اس نے یوں اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا اور میرے لئے تھوڑا سا دودھ دوہا۔ آنحضرت ﷺ کے لئے ایک برتن میں نے پہلے ہی سے ساتھ لے لیا تھا اور اس کے منہ کو کپڑے سے بند کر دیا تھا۔ (اس میں ٹھنڈا پانی تھا) پھر میں نے دودھ پر وہ پانی (ٹھنڈا کرنے کے لئے) ڈالا اتنا کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا تو اسے آپ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ ﷺ بھی بیدار ہو چکے تھے۔ میں نے عرض کیا: دودھ پی لیجئے۔ آپ ﷺ نے اتنا پیا کہ مجھے خوشی حاصل ہو گئی۔ پھر میں نے عرض کیا کہ اب کوچ کا وقت ہو گیا

ہے یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے، چلو۔ چنانچہ ہم آگے بڑھے اور مکہ والے ہماری تلاش میں تھے لیکن سراقہ بن مالک بن جعشم کے سواہمیں کسی نے نہیں پایا۔ وہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا۔ میں نے اسے دیکھتے ہی کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہمارا پیچھا کرنے والا دشمن ہمارے قریب آ پہنچا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: فکر نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

(صحیح بخاری:3652)

[006] حدّثنا مُحَمَّدُ بنُ سِنانٍ: حدَّثنا هَمَّامٌ عَنْ ثابِتٍ البُنَانِيِّ، عَنْ أنَسٍ، عَنْ أَبي بكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قالَ: قُلْتُ للنَّبِيِّ ﷺ وأَنا في الغارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لأَبْصَرَنا فَقالَ: «ما ظَنُّكَ يا أَبا بكْرٍ باثْنَينِ، اللهُ ثالِثُهما؟». [انظر: ٣٩٢٢، ٤٦٦٣]

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم غار ثور میں چھپے ہوئے تھے تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اگر مشرکین کے کسی آدمی نے اپنے قدموں پر نظر ڈالی تو وہ ضرور ہمیں دیکھ لے گا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! ان دو کا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔

(صحیح بخاری:3653، مسلم:6169)

کون شخص زیادہ پیارا ہے

[007] حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، وَالْحُسَيْنُ ابْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ، قَالاَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَس قَالَ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ [قَالَ]: «عَائِشَةُ» قِيلَ: مِنَ الرِّجالَ؟ قَالَ: «أَبُوهَا».

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ کو کون شخص زیادہ پیارا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا۔ لوگوں نے عرض کی کہ مَردوں میں سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے باپ یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ۔

(ابن ماجہ:101)

[008] حدَّثنا مُعَلَّى بنُ أسَدٍ: حدَّثنا عَبْدُ العَزيزِ بنُ المُخْتارِ قالَ: خالِدٌ الحَذَّاءُ حدَّثنا عَنْ أبي عُثمانَ قالَ: حَدَّثَنا عَمْرُو بنُ العاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ على جَيْشِ ذَاتِ السَّلاسِلِ، فأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قالَ: «عائِشَةُ»، فَقُلْتُ: مِنَ الرِّجالِ؟ فَقالَ: «أَبُوها»، فَقُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قالَ: «ثُمَّ عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ»، فَعَدَّ رِجالًا. [انظر: ٤٣٥٨]

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں غزوہ ذات السلاسل کے لئے بھیجا (عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ سب سے زیادہ محبت آپ ﷺ کو کس سے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ میں نے پوچھا: اور مردوں میں؟ فرمایا کہ اس کے باپ سے۔ میں نے پوچھا: اس کے بعد؟ فرمایا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے۔ اس طرح آپ ﷺ نے کئی آدمیوں کے نام لئے۔

(بخاری:3662)(مسلم:6177)

ہر ایک کے احسان کا بدلہ چکا دیا ہے سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے احسان کے

[009] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الكُوفِيُّ: حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُحْرِزٍ القَوَارِيرِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ الأَوْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا لأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كافَأْناهُ ما خَلَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللهُ بِهَا يَوْمَ القِيَامَةِ، وَمَا نَفَعَنِي مَالُ أَحَدٍ قَطُّ ما نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا أَلَا وإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللهِ».

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم نے ہر ایک کے احسان کا بدلہ چکا دیا ہے سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے احسان کے۔ اس کا ہمارے ہاں احسان باقی ہے جس کا بدلہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دے گا۔ جس قدر مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے فائدہ پہنچایا ہے کسی اور کے مال نے فائدہ نہیں پہنچایا اور اگر میں نے کسی کو دوست بنایا ہوتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا۔ بلاشبہ تمہارا ساتھی اللہ تعالیٰ کا دوست ہے۔

(ترمذی:3661)

ابوبکر رضی اللہ عنہ سردار ہے

[010] حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

سُفْيَانُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ [فِرَاسٍ]، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ، إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، لاَ تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ! مَا دَامَا حَيَّيْنِ».

فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ دونوں جنت کے ادھیڑ عمر لوگوں کے سردار ہیں خواہ اگلے ہوں یا پچھلے، انبیاء اور مرسلین علیہم السلام کے سوا اور یہ جب تک زندہ رہیں اے علی رضی اللہ عنہ! ان کو اس کی خبر نہ دینا۔

(ابن ماجہ:95،ترمذی:3665,3666)

[011] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالاَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى يَرَاهُمْ مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا يُرَى الْكَوْكَبُ الطَّالِعُ فِي الأُفُقِ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمَا».

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نیچے درجے والے بلند درجے والے لوگوں کو جنت میں ایسے دیکھیں گے جیسے چمکتا ہوا ستارہ آسمان کے کنارے میں دکھائی دیتا ہے، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ انہی بلند درجے والوں میں ہیں اور کیا خوب رہے دونوں!

(ابن ماجہ:96،عن ابو سعید فی ترمذی:3658)

یہ دونوں کان اور آنکھیں ہیں

[012] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ المُطَّلِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وعُمَرَ فَقَالَ: «هٰذَانِ السَّمْعُ والبَصَرُ».

[قَالَ]: وفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو [وَ]هٰذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ. وَعَبْدُ اللهِ بْنُ حَنْطَبٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ ﷺ.

حضرت عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا: یہ دونوں کان اور آنکھیں ہیں۔

(ترمذی:3671)

ایک دائیں ایک بائیں

[013] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی

سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَقَالَ: «هٰكَذَا نُبْعَثُ».

کریم ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان باہر نکلے یعنی ایک ان کے دائیں طرف تھے اور ایک بائیں اور فرمایا: اسی طرح ہم قیامت میں اٹھائے جائیں گے۔

(ابن ماجه:99)

ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی یقین رکھتے ہیں

[014] حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَىٰ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ، أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً لَهُ، قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا، الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا، وَلَكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ»، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ! تَعَجُّبًا وَفَزَعًا، أَبَقَرَةٌ تَكَلَّمُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ».

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ، عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً، فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ[1]، يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي؟» فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِنِّي أُومِنُ بِذٰلِكَ، أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی ایک بیل پر بوجھ ڈالے ہوئے اسے ہانک رہا تھا کہ اس بیل نے اس آدمی کی طرف دیکھ کر کہا کہ میں اس کام کے لیے پیدا نہیں کیا گیا ہوں بلکہ مجھے تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ لوگوں نے حیرانگی اور گھبراہٹ میں سبحان اللہ کہا اور کہا: کیا بیل بھی بولتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تو اس بات پر یقین کرتا ہوں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی یقین کرتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا کہ ایک بھیڑیا آیا اور اس نے ایک بکری پکڑی اور لے گیا تو اس چرواہے نے اس بھیڑیئے کا پیچھا کیا یہاں تک کہ اس سے بکری کو چھڑا لیا تو بھیڑیئے نے اس چرواہے کی طرف دیکھ کر کہا کہ اُس دن بکری کو کون بچائے گا کہ جس دن میرے علاوہ کوئی چرواہا نہیں ہوگا۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تو اس بات پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی اس پر یقین رکھتے ہیں۔

(مسلم:6183)

اے آلِ ابوبکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے

[015] حدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيدٍ عَنْ مالكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ القاسِمِ، عن أبيه، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها أنَّها قالَتْ: خَرَجْنا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ في بَعْضِ أسْفارِهِ، حتَّى إذَا كُنَّا بالبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لي، فأَقامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ على التماسِهِ، وأَقامَ النَّاسُ معهُ وَلَيْسُوا عَلى ماءٍ ولَيْسَ معهُمْ ماءٌ، فأتَى النَّاسُ أَبا بَكْرٍ، فَقالُوا: أَلا تَرَى ما صَنَعَتْ عائِشَةُ؟ أَقامَتْ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وبالنَّاسِ مَعَهُ، ولَيْسُوا عَلى ماءٍ، ولَيْسَ مَعَهُمْ ماءٌ، فَجاءَ أَبُو بَكْرٍ ورَسُولُ اللهِ ﷺ وَاضِعٌ رأْسَهُ عَلى فَخِذِي قَدْ نامَ، فَقالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ والنَّاسَ، ولَيْسُوا عَلى ماءٍ ولَيْسَ مَعَهُمْ ماءٌ؟ قالَتْ: فَعاتَبَني، وقالَ ما شاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ، وجَعَلَ يَطْعَنُني بِيَدِهِ في خاصِرَتي، فَلا يَمْنَعُني مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكانُ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلى فَخِذِي، فَنامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى أَصْبَحَ عَلى غَيْرِ ماءٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا، فَقالَ أُسَيْدُ بنُ الحُضَيرِ: ما هِيَ بأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يا آلَ أَبي بَكْرٍ، فَقالَتْ عائِشَةُ: فَبَعَثْنا البَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ، فَوَجَدْنا العِقْدَ تَحْتَهُ. [راجع: ٣٣٤]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے۔ جب ہم مقامِ بیداء یا مقامِ ذات الجیش پر پہنچے تو میرا ایک ہار ٹوٹ کر گر گیا۔ اس لئے حضور اکرم ﷺ اس کی تلاش کے لئے وہاں ٹھہر گئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ ٹھہرے لیکن نہ اس جگہ پانی تھا اور نہ ان کے ساتھ پانی تھا۔ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگے کہ آپ رضی اللہ عنہ ملاحظہ نہیں فرماتے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا۔ حضور اکرم ﷺ کو یہیں روک لیا ہے۔ اتنے صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے ساتھ ہیں، نہ تو یہاں پانی ہے اور نہ لوگ اپنے ساتھ (پانی) لئے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر آئے۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت اپنا سر مبارک میری ران پر رکھے ہوئے سو رہے تھے۔ وہ کہنے لگے: تمہاری وجہ سے آنحضرت ﷺ کو اور سب لوگوں کو رکنا پڑا۔ اب نہ یہاں کہیں پانی ہے اور نہ لوگوں کے ساتھ پانی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میری کوکھ میں کچوکے لگانے لگے۔ میں ضرور تڑپ اٹھتی مگر آنحضرت ﷺ کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ آنحضرت ﷺ سوتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو پانی نہیں تھا اور اسی موقع پر اللہ تعالیٰ نے تیمّم کا حکم نازل فرمایا اور سب نے تیمّم کیا۔ اس پر اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے آلِ ابی بکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت

نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر ہم نے جب اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہار اسی کے نیچے ہمیں ملا۔ (صحیح بخاری:3672)

ابوبکر! تمہیں اللہ معاف کرے

[016] حدَّثَنا هِشامُ بنُ عَمَّارٍ: حدَّثَنا صَدَقَةُ بنُ خالِدٍ: حدَّثَنا زَيْدُ بنُ واقِدٍ عَنْ بُسْرِ بنِ عُبَيْدِ اللهِ، عنْ عَائِذِ اللهِ أَبي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبي الدَّرْداءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قالَ: كُنْتُ جالِسًا عِنْدَ النَّبيِّ ﷺ، إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ حتَّى أَبْدَى عنْ رُكْبَتِهِ، فَقالَ النَّبيُّ ﷺ: «أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غامَرَ»، فَسَلَّمَ، وقالَ يَا رَسُولَ اللهِ: إِنَّهُ كانَ بَيْنِي وبَيْنَ ابْنِ الخطَّابِ شَيْءٌ، فأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لي فأَبى عَلَيَّ، فأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ، فقالَ: «يَغْفِرُ اللهُ لكَ يا أَبا بكْرٍ»، ثَلاثًا، ثُمَّ إنَّ عُمَرَ نَدِمَ فأَتى مَنْزِلَ أَبي بَكْرٍ فَسَأَلَ: أَثَمَّ أَبُو بكْرٍ؟ فَقالُوا: لا، فأَتى إلى النَّبيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبيِّ ﷺ يَتَمَعَّرُ حتَّى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ، فَجَثا عَلى رُكْبَتَيْهِ فَقالَ: يا رَسُولَ اللهِ واللهِ أَنا كُنْتُ أَظْلَمَ، مَرَّتَين، فَقالَ النَّبيُّ ﷺ: «إِنَّ اللهَ بَعَثَني إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ: كَذَبْتَ، وقالَ أَبُو بكْرٍ: صَدَقَ، ووَاساني بِنَفْسِهِ ومالِهِ فَهَلْ أَنْتمْ تَارِكُو لي صَاحِبي؟» مَرَّتَينِ، فما أُوذِيَ بَعدَها. [انظر: ٤٦٤٠]

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوئے، گھٹنا کھولے ہوئے آئے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ حالت دیکھ کر فرمایا: معلوم ہوتا ہے تمہارے دوست کسی سے لڑ کر آئے ہیں۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر سلام کیا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے اور عمر بن خطاب کے درمیان کچھ تکرار ہو گئی تھی اور اس سلسلے میں میں نے جلدی میں ان کو سخت لفظ کہہ دیئے لیکن بعد میں مجھے سخت ندامت ہوئی تو میں نے ان سے معافی چاہی۔ اب وہ مجھے معاف کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اسی لئے میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! تمہیں اللہ معاف کرے۔ تین مرتبہ آپ ﷺ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی ندامت ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے اور پوچھا: کیا ابوبکر گھر پر موجود ہیں؟ معلوم ہوا کہ نہیں تو آپ رضی اللہ عنہ بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا۔ آنحضرت ﷺ کا چہرۂ مبارک غصے سے بدل گیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور گھٹنوں

کے بل بیٹھ کر عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم زیادتی میری ہی طرف سے تھی۔ دو مرتبہ یہ جملہ کہا۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ نے مجھے تمہاری طرف نبی بنا کر بھیجا تھا اور تم لوگوں نے مجھ سے کہا تھا کہ تم جھوٹ بولتے ہو لیکن ابوبکر نے کہا تھا کہ آپ ﷺ سچے ہیں اور اپنی جان و مال کے ذریعے انہوں نے میری مدد کی تھی تو تم لوگ میرے دوست کو ستانا چھوڑتے ہو یا نہیں؟ آپ ﷺ نے دو دفعہ یہی فرمایا۔ آپ ﷺ کے یہ فرمانے کے بعد پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کسی نے نہیں ستایا۔ (صحیح بخاری:3661)

اللہ تعالیٰ نے تجھے آگ سے آزاد کر دیا ہے

[017] حَدَّثَنَا الأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ إِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَنْتَ عَتِيقُ اللهِ مِنَ النَّارِ» فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا. هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَعْنٍ وَقَالَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تجھے آگ سے آزاد کر دیا ہے۔ اُس دن سے ان کا لقب عتیق پڑ گیا ہے۔

(ترمذی:3679)

انہیں جنت کی بشارت دے دو

[018] حدَّثنا مُحَمَّد بنُ مِسْكِينٍ أَبُو الحَسَنِ: حدَّثنا يَحْيَى بنُ حَسَّانَ: حدَّثنا سُلَيمانُ عَنْ شَرِيكِ بنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ سَعِيدِ بنِ المُسَيَّبِ قالَ: أَخْبَرَني أَبُو مُوسَى الأشْعَرِيُّ أَنَّه تَوَضَّأَ في بَيْتِهِ ثُمَّ خرجَ، فَقُلْتُ: لأَلزَمَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے ایک دن اپنے گھر میں وضو کیا اور اس ارادے سے نکلے کہ آج دن بھر رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نہ چھوڑوں گا۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر وہ مسجد نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور آنحضرت

ولأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هذَا، قالَ: فَجاءَ المَسْجِدَ، فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فقالُوا: خَرَجَ ووَجَّهَ هاهُنا، فَخَرَجْتُ عَلى إِثْرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ، حتَّى دَخَلَ بِئْرَ أَرِيسٍ، فَجَلَسْتُ عِنْدَ البابِ وبابُها مِنْ جَرِيدٍ، حتَّى قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ حاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فإِذَا هُو جالِسٌ عَلى بِئْرِ أَرِيسٍ، وتَوَسَّطَ قُفَّها وكَشَفَ عَنْ ساقَيْهِ ودَلَّاهُما في البِئْرِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَجَلَسْتُ عِنْدَ البابِ فَقُلْتُ: لأَكُونَنَّ بَوَّابًا لِلنَّبِيِّ ﷺ اليَوْمَ، فَجاءَ أَبُو بكْرٍ، فَدَفَعَ البابَ فَقُلْتُ: مَنْ هذَا؟ فَقالَ: أَبُو بَكْرٍ، فَقُلْتُ: عَلى رِسْلِكَ ثُمَّ ذَهَبْتُ، فَقُلْتُ: يا رَسُولَ اللهِ، هذَا أَبُو بكْرٍ يَسْتَأْذِنُ، فَقالَ: «ائْذَنْ لَهُ وبَشِّرْهُ بالجَنَّةِ»، فأَقْبَلْتُ حتَّى قُلْتُ لأَبِي بكْرٍ: ادْخُلْ ورَسُولُ اللهِ ﷺ يُبَشِّرُكَ بالجَنَّةِ، فَدَخَلَ أَبُو بكْرٍ، فَجَلس عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَعَهُ في القُفِّ، ودَلَّى رِجْلَيْهِ في البِئْرِ - كما صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ - وكَشَفَ عَنْ ساقَيْهِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ ويَلْحَقُنِي، فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللهُ بِفُلانٍ خَيرًا - يُرِيدُ أَخاه - يَأْتِ بِهِ، فإِذَا إِنْسانٌ يُحَرِّكُ البابَ فَقُلْتُ: مَنْ هذَا؟ فَقالَ: عُمَرُ ابنُ الخَطَّابِ، فَقُلْتُ: عَلى رِسْلِكَ، ثُمَّ جِئْتُ إِلى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: هذَا عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ فَقالَ: «ائْذَنْ لَهُ وبَشِّرْهُ بالجَنَّةِ» فَجِئْتُ فَقُلْتُ لَهُ: ادْخُلْ وبَشَّرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بالجنَّةِ، فَدَخَلَ، فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ في القُفِّ عَنْ يَسارِهِ، ودَلَّى رِجْلَيْهِ في البِئْرِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ، فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللهُ بِفُلانٍ خَيرًا يَأْتِ بِهِ، فَجاءَ إِنْسانٌ يُحَرِّكُ البابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هذَا؟ فَقالَ: عُثْمانُ بنُ عَفَّانَ، فَقُلْتُ: عَلى رِسْلِكَ، فَجِئْتُ إِلى النَّبِيِّ ﷺ

ﷺ کے متعلق پوچھا تو وہاں موجود لوگوں نے بتایا کہ حضور ﷺ تو تشریف لے جاچکے ہیں اور آپ ﷺ اس طرف تشریف لے گئے ہیں۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کے متعلق پوچھتا ہوا آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے نکلا اور آخر میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ (قبا کے قریب) بئر اریس میں داخل ہو رہے ہیں۔ میں دروازے پر بیٹھ گیا اور اس کا دروازہ کھجور کی شاخوں سے بنا ہوا تھا۔ جب آپ ﷺ قضائے حاجت کر چکے اور وضو بھی کر لیا تو میں آپ ﷺ کے پاس گیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ بئر اریس (اس باغ کے کنویں) کی منڈیر پر بیٹھے ہوئے ہیں، اپنی پنڈلیاں آپ ﷺ نے کھول رکھی ہیں اور کنوئیں میں پاؤں لٹکائے ہوئے ہیں۔ میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور پھر واپس آ کر باغ کے دروازے پر بیٹھ گیا۔ میں نے سوچا کہ آج رسول اللہ ﷺ کا دربان رہوں گا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور دروازہ کھولنا چاہا تو میں نے پوچھا کہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ابوبکر! میں نے کہا تھوڑی دیر ٹھہر جائیے۔ پھر میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ابوبکر دروازے پر موجود ہیں اور اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی۔ میں دروازے پر آیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اندر تشریف لے جائیے اور رسول کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت دی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور اسی

فأَخْبرْتُهُ فَقالَ: «ائْذَنْ لَهُ وبَشِّرْهُ بالجَنَّةِ عَلى بَلْوَى تُصِيبُهُ»، فَجِئْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بالجَنَّةِ عَلى بَلْوَى تُصِيبُكَ، فَدَخَلَ فَوَجَدَ القُفَّ قَدْ مُلِئَ، فَجَلَسَ وُجاهَهُ منَ الشِّقِّ الآخَرِ.

قالَ شَرِيكٌ: قالَ سَعِيدُ بنُ المسَيَّبِ: فأَوَّلْتُها قُبُورَهُمْ. [انظر: ٣٦٩٣، ٣٦٩٥، ٦٢٦١، ٧٠٩٧، ٧٢٦٢]

کنوئیں کی منڈیر پر آنحضرت ﷺ کی داہنی طرف بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پاؤں کنوئیں میں لٹکا لئے جس طرح آنحضرت ﷺ نے لٹکائے ہوئے تھے اور اپنی پنڈلیوں کو بھی کھول لیا۔ پھر میں واپس آ کر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ میں آتے وقت اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ آیا تھا۔ وہ میرے ساتھ آنے والا تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا: کاش اللہ تعالیٰ فلاں کو خبر دے دیتا، (ان کی مراد اپنے بھائی سے تھی) اور انہیں یہاں پہنچا دیتا۔ اتنے میں کسی صاحب نے دروازے پر دستک دی۔ میں نے پوچھا: کون صاحب ہیں؟ کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا کہ تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر جایئے۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کے بعد عرض کی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی پہنچا دو۔ میں واپس آیا اور کہا کہ اندر تشریف لے جایئے اور آپ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے۔ وہ بھی داخل ہوئے اور آپ ﷺ کے ساتھ اسی منڈیر پر بائیں طرف بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں کنوئیں میں لٹکا لئے۔ میں پھر دروازے پر آ کر بیٹھ گیا اور سوچتا رہا کہ کاش اللہ تعالیٰ فلاں (یعنی ان کے بھائی) کے ساتھ خیر چاہتا اور انہیں یہاں پہنچا دیتا ہے۔ اتنے میں ایک اور صاحب آئے اور دروازے پر دستک دی۔ میں نے پوچھا: کون صاحب ہیں؟ بولے کہ عثمان بن عفان۔ میں نے کہا: تھوڑی دیر کے

لئے رک جایئے، میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو ان کی اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور ایک مصیبت پر جو انہیں پہنچے گی جنت کی بشارت پہنچا دو۔ میں دروازے پر آیا اور ان سے کہا کہ اندر تشریف لے جایئے۔ حضور اکرم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت دی ہے ایک مصیبت پر جو آپ رضی اللہ عنہ کو پہنچے گی۔ وہ جب داخل ہوئے تو دیکھا کہ چبوترے پر جگہ نہیں ہے۔ اس لئے وہ دوسری طرف آنحضرت ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے۔ شریک نے بیان کیا کہ سعید بن مسیّب نے کہا کہ میں نے اس سے ان کی قبروں کی تاویل لی ہے (کہ اسی طرح بنیں گی)۔

(صحیح بخاری:3674)

انہیں تمام دروازوں سے بلایا جائے گا

[019] حدَّثَنَا أَبُو اليمانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ: أَخْبرَني حُمَيْدُ بنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابنِ عَوْفٍ، أَنَّ أَبا هُرَيْرَةَ قالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَينِ مِنْ شَيءٍ مِنَ الأَشْياءِ في سَبِيلِ اللهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ - يَعْني: الجَنَّةَ -: يا عَبْدَ اللهِ هذَا خَيرٌ، فَمَنْ كانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلاةِ دُعِيَ مِنْ بابِ الصَّلاةِ، ومَنْ كانَ مِنْ أَهْلِ الجِهادِ دُعِيَ مِنْ باب الجِهادِ، ومَنْ كانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بابِ الصَّدَقَةِ، ومَنْ كانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيام دُعِيَ مِنْ بابِ الصِّيامِ وبابِ الرَّيَّانِ»، فَقالَ أَبُو بَكرٍ: مَا عَلى هذَا الذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، وقالَ: هَلْ يُدْعَى مِنها كُلِّها أَحَدٌ يا رَسُولَ اللهِ؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کے راستے میں کسی چیز کا ایک جوڑا خرچ کیا (مثلاً دو روپے، دو کپڑے، دو گھوڑے اللہ تعالیٰ کے راستے میں دیئے) تو اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے! ادھر آ، یہ دروازہ بہتر ہے۔ پس جو شخص نمازی ہوگا اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا، جو شخص مجاہد ہوگا اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا، جو شخص اہلِ صدقہ میں سے ہوگا اسے صدقے کے دروازہ سے بلایا جائے گا اور جو شخص روزہ دار ہوگا اسے

فَقالَ: «نَعَمْ، وأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يا أَبا بَكْرٍ». [راجع: ١٨٩٧]

صیام اور ریان (سیرابی) کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جس شخص کو ان تمام ہی دروازوں سے بلایا جائے گا اسے تو کسی قسم کا خوف باقی نہیں رہے گا اور پوچھا: کیا کوئی شخص ایسا بھی ہوگا جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم بھی انہیں میں سے ہو گے اے ابوبکر!

(بخاری:3666،ترمذی:3674,3675)

وہ جنت میں داخل ہو گیا

[020] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: «فَمَنِ اتَّبَعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: «فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: «فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ». [راجع: ٢٣٧٤]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج تم میں سے کسی نے روزے کی حالت میں صبح کی (یعنی روزہ رکھا)؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے روزہ رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کون کسی جنازے کے ساتھ گیا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں گیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج تم میں سے کس نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج تم میں سے کس نے کسی بیمار کی تیمارداری کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میں یہ ساری چیزیں جمع ہو گئیں وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

(مسلم:6182)

تجھ پرایک صدیق ہے

[021] حدَّثني مُحَمَّدُ بنُ بَشَّارٍ: حدَّثَنا يَحْيَى عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتادَةَ: أَنَّ أَنَسَ بنَ مالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حدَّثَهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ أُحُدًا وأَبو بكرٍ وعُمَرُ وعُثمانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَقالَ: «اثْبُتْ أُحُدُ، فإِنَّما عَلَيْكَ نَبِيٌّ وصِدِّيقٌ وشَهِيدَانِ». [انظر: ٣٦٨٦، ٣٦٩٧]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر احد پہاڑ پر چڑھے تو احد کانپ اٹھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: احد! قرار پکڑ کر کہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور ایک شہید ہے۔

(بخاری:3675)

[022] حدَّثنا مُحَمَّد بنُ يَزِيدَ الكوفيُّ: حدَّثَنا الوَلِيدُ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بنِ أَبي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُرْوَةَ بنِ الزُّبَيرِ قالَ: سأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بنَ عَمْرٍو عَنْ أَشَدِّ ما صَنَعَ المُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، قالَ: رَأَيْتُ عُقْبَةَ بنَ أَبي مُعَيطٍ جاءَ إِلى النَّبِيِّ ﷺ وهُوَ يُصَلِّي، فَوَضَعَ رِدَاءَهُ في عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ بِها خَنْقًا شَدِيدًا، فَجَاءَهُ أَبُو بكرٍ حتَّى دَفَعَهُ عَنْهُ ﷺ فَقالَ: ﴿أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّيَ ٱللَّهُ وَقَدْ جَآءَكُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ مِن رَّبِّكُمْ﴾ [غافر:٢٨]. [انظر: ٣٨٥٦، ٤٨١٥]

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مشرکین مکہ کی سب سے بڑی ظالمانہ حرکت کے بارے میں پوچھا جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کی تھی تو انہوں نے بتلایا کہ میں نے دیکھا کہ عقبہ بن ابی معیط آنحضرت ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ اس بدبخت نے اپنی چادر آپ ﷺ کی گردن مبارک میں ڈال کر کھینچی جس سے آپ ﷺ کا گلا بڑی سختی کے ساتھ پھنس گیا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور اس بدبخت کو دفع کیا اور کہا: کیا تم ایک ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور وہ تمہارے پاس اپنے پروردگار کی طرف سے کھلی ہوئی دلیلیں بھی لے کر آیا ہے۔

(بخاری:3678)

ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں

[023] حَدَّثَنا أَبُو مُوسَى إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ - هُوَ ابْنُ عِيسَى -:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ». فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَأْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، قَالَتْ: فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ»، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَأْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ»، فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا.

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وأَبِي مُوسَى وابْنِ عَبَّاسٍ وَسَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ. [وعَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ].

رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ ﷺ کے مصلیٰ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکیں گے۔ آپ ﷺ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا: تم ہی رسول اللہ ﷺ سے کہو کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ ﷺ کے مقام پر کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو سنا نہیں سکیں گے۔ آپ ﷺ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے عرض کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم تو یوسف کی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہی کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ (یہ جواب سن کر) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں نے تجھ سے کبھی کوئی بھلائی نہیں پائی۔ (ترمذی:3672)

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کھڑکی رہنے دو

[024] حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا ما شَاءَ وَبَيْنَ ما عِنْدَهُ؟ فاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ»،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا ہے کہ وہ جب تک چاہے (زندہ رہے) اور دنیا کی نعمتیں کھائے اور پیے یا اپنے ربّ کے پاس کی نعمتوں کو پسند کرے تو بندے نے جو اس کے ربّ کے پاس ہے اسے پسند کیا

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَدَيْنَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا. قَالَ: فَعَجِبْنَا. فَقَالَ النَّاسُ: انْظُرُوا إِلَى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا ما شَاءَ، وَبَيْنَ ما عِنْدَ اللهِ وَهُوَ يَقُولُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وأُمَّهَاتِنَا؟ فكانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ المُخَيَّرَ، وَكانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمُنَا بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، ولٰكِنْ أُخُوَّةُ الإِسْلَامِ، لَا تُبْقَيَنَّ فِي المَسْجِدِ خَوخَةٌ إِلَّا خَوخَةُ أَبِي بَكْرٍ».

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ہے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں آپ ﷺ پر اپنے والدین سمیت قربان ہوں!ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بات پر تعجب کیا۔لوگ کہنے لگے: اس بوڑھے کی طرف دیکھو (یہ کیا کہہ رہا ہے)۔رسول اللہ ﷺ نے کسی بندے کے بارے میں خبر دی ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے کہ دنیاوی نعمتوں میں سے جس قدر چاہے کھائے پیئے یا اللہ تعالیٰ کے پاس کی نعمتوں کو پسند کرے اور یہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کہہ رہا ہے کہ ہم آپ ﷺ پر والدین سمیت قربان ہوں۔(بعد میں معلوم ہوا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خیال درست تھا) کہ وہ اختیار اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ہی دیا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سے زیادہ عالم تھے (جو بات انہوں نے سمجھ لی تھی ہم نہ سمجھ سکے)۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تمام لوگوں سے زیادہ مجھ پر اپنی صحبت اور مال میں احسان کرنے والے ابوبکر ہیں اور اگر میں نے کسی کو دوست بنایا ہوتو بلاشبہ ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی اخوت (کافی ہے)۔مسجد میں سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کھڑکی کے کوئی اور کھڑکی باقی نہ رکھی جائے۔

(ترمذی:3660)

[025] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُخْتَارِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِسَدِّ الأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ.

وفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازے کے علاوہ (مسجد نبوی ﷺ کی طرف کھلنے والے) تمام دروازے بند کرنے کا حکم فرمایا۔

(ترمذی:3678)

میرے بعد ان کی اقتداء کرنا

[026] حَدَّثَنَا سَعِيد بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الأُمَوِيُّ: حَدَّثَنَا وكِيعٌ عَنْ سَالِمٍ أَبِي العَلَاءِ المُرَادِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «إِنِّي لَا أَدْرِي مَا بَقَائِي فِيكُمْ، فَاقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي» وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے علم نہیں کہ میں کب تک تم میں زندہ رہوں۔ تم میرے بعد ان لوگوں کی اقتداء کرو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا۔

(ترمذی:3663-3664)

مدتِ خلافت کی پیش گوئی

[027] حدَّثَنِي أَحْمَدُ بنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ: حدَّثَنا وَهْبُ بنُ جَرِيرٍ: حدَّثَنا صَخْرٌ عَنْ نافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما قالَ: قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنا على بِئْرٍ أَنْزِعُ مِنْها جاءَنِي أَبُو بَكْرٍ وعُمَرُ، فأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ الدَّلْوَ، فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ واللهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ أَخَذَها ابنُ الخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فاسْتَحالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ، فَنَزَعَ حتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ». قالَ وَهْبٌ: العَطَنُ: مَبْرَكُ الإِبِلِ، يَقُولُ: حتَّى رَوِيَتِ الإِبِلُ فأَناخَتْ. [راجع: ٣٦٣٤]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک کنوئیں پر (خواب میں) کھڑا اس سے پانی کھینچ رہا تھا کہ میرے پاس ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی پہنچ گئے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ڈول لے لیا اور ایک یا دو ڈول کھینچے۔ ان کے کھینچنے میں ضعف تھا اور اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے گا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ڈول عمر رضی اللہ عنہ نے لے لیا اور ان کے ہاتھ میں پہنچتے ہی وہ ایک بہت بڑے ڈول کی شکل میں ہوگیا۔ میں نے کوئی ہمت والا اور بہادر انسان نہیں دیکھا جو اتنی حسن تدبیر اور مضبوط قوت کے ساتھ کام کرنے کا عادی ہو۔ چنانچہ انہوں نے اتنا پانی کھینچا کہ لوگوں نے اونٹوں کو پانی پلانے کی جگہیں بھر لیں۔ وہب نے بیان کیا کہ "العطن" اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ عرب لوگ بولتے ہیں: اونٹ سیراب ہوئے کہ (وہیں) بیٹھ گئے۔

(صحیح بخاری:3665،3676)

[028] حدَّثَنا الحُمَيْدِيُّ ومُحَمَّدُ بنُ عَبْدِ اللهِ قالا: حدَّثَنا إبْرَاهِيمُ بنُ سعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بنِ جُبَيرِ بنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قالَ: أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ فأَمَرَها أَنْ تَرْجِعَ إلَيْهِ قالَتْ: أَرَأَيْتَ إنْ جِئْتُ ولمْ أَجِدْكَ؟ - كأنَّها تَقُولُ: المَوْتَ - قالَ ﷺ: «إنْ لمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبا بكْرٍ». [انظر: ٧٢٢٠، ٧٣٦٠]

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ پھر آنا۔ اس نے کہا: اگر میں آؤں اور آپ ﷺ کو نہ پاؤں تو؟ گویا وہ وفات کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم مجھے نہ پاسکو تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس چلی آنا۔

(صحیح بخاری:3659،مسلم6179,6180،ترمذی:3674)

[029] حدَّثَنا إسمَاعِيلُ بنُ عَبْدِ اللهِ: حدَّثَنا سُلَيْمَانُ بنُ بِلالٍ عَنْ هِشامِ بنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيرِ عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ماتَ وأَبُو بكْرٍ بالسُّنْحِ - قالَ إسمَاعِيلُ: تَعْنِي بالعالِيَةِ - فَقامَ عُمَرُ يَقُولُ: واللهِ مَا ماتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ - قالَتْ: وقالَ عُمَرُ: واللهِ مَا كانَ يَقَعُ في نَفْسِي إلَّا ذَاكَ - ولَيَبْعَثَنَّهُ اللهُ فَلَيَقْطَعَنَّ أَيْدِيَ رِجالٍ وأَرْجُلَهُمْ، فجاءَ أَبُو بَكْرٍ فَكَشفَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وأُمِّي، طِبْتَ حَيًّا ومَيِّتًا، وَاللهِ الذِي نَفْسِي بِيَدِهِ؛ لا يُذِيقُكَ اللهُ المَوْتَتَينِ أَبَدًا، ثُمَّ خَرَجَ فَقالَ: أَيُّها الحالِفُ، عَلى رِسْلِكَ، فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ. [راجع: ١٢٤١]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کی جب وفات ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وقت مقام سنح میں تھے۔ اسماعیل نے کہا یعنی عوالی کے ایک گاؤں میں۔ آپ ﷺ کی خبر سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کر یہ کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کی وفات نہیں ہوئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے اللہ کی قسم! اس وقت دل میں یہی خیال آتا تھا اور میں کہتا تھا کہ اللہ آپ کو ضرور اس بیماری سے اچھا کر کے اٹھائے گا اور آپ ﷺ ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیں گے (جو آپ ﷺ کی موت کی باتیں کرتے ہیں)۔ اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور اندر جا کر آپ ﷺ کی نعش مبارک کے اوپر سے کپڑا اٹھایا اور بوسہ دیا اور کہا: میرے باپ اور ماں آپ ﷺ پر فدا ہوں! آپ ﷺ زندگی میں بھی پاکیزہ تھے اور وفات کے بعد بھی اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ

میں میری جان ہے! اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر دو مرتبہ موت ہر گز طاری نہیں کرے گا۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ باہر آئے اور عمر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے: اے قسم کھانے والے! ذرا تامل کر۔ پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش بیٹھ گئے۔ (بخاری: 3667)

وصالِ نبی ﷺ پر خطبہ

[030] فَحَمِدَ اللهَ أَبُو بَكْرٍ وأَثْنَى عَلَيْهِ وقالَ: أَلا مَنْ كانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فإنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَدْ ماتَ، ومَن كانَ يَعْبُدُ اللهَ فإنَّ اللهَ حَيٌّ لا يَمُوتُ، وقالَ: ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ﴾ [الزمر: ٣٠] وقالَ: ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِيْن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰٓ أَعْقَٰبِكُمْ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللَّهَ شَيْـًٔا وَسَيَجْزِى اللَّهُ الشَّٰكِرِينَ﴾ [آل عمران: ١٤٤] قالَ: فَنَشَجَ النَّاسُ يَبْكُونَ، قالَ: واجْتَمَعَتِ الأَنْصارُ إلى سَعْدِ بنِ عُبادَةَ في سَقِيفَةِ بَنِي ساعِدَةَ، فَقالُوا: مِنَّا أَمِيرٌ ومِنكُم أَمِيرٌ، فَذَهَبَ إليهِمْ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وعُمَرُ بنُ الخَطّابِ وأَبُو عُبَيْدَةَ بنُ الجَرّاحِ، فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فأَسْكَتَهُ أَبُو بَكْرٍ، وكانَ عُمَرُ يَقُولُ: واللهِ ما أَرَدْتُ بذلكَ إلَّا أَنِّي قدْ هَيَّأْتُ كَلامًا قدْ أَعْجَبَنِي خَشِيتُ أَنْ لا يَبْلُغَهُ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ أَبْلَغَ النَّاسِ فقالَ في كَلامِهِ: نَحْنُ الأُمَراءُ وأَنْتُمُ الوُزَراءُ، فقالَ حُبابُ بنُ المُنْذِرِ: لا، واللهِ لا نَفْعَلُ، مِنَّا أَمِيرٌ، ومِنكُم أَمِيرٌ، فقالَ أَبُو بَكْرٍ: لا، ولَكِنَّا الأُمَراءُ، وأَنْتُمُ الوُزَراءُ، هُمْ أَوْسَطُ العَرَبِ دارًا، وأَعْرَبُهُمْ أَحْسابًا، فَبايِعُوا عُمَرَ بنَ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: لوگو دیکھو اگر کوئی محمد ﷺ کو پوجتا تھا (یعنی یہ سمجھتا تھا کہ وہ آدمی نہیں ہیں، وہ کبھی نہیں مریں گے) تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ حضرت محمد ﷺ کی وفات ہو چکی ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ ہمیشہ زندہ ہے اسے موت کبھی نہیں آئے گی۔ (پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سورۂ زمر کی یہ آیت پڑھی) ''اے پیغمبر! تو بھی مرنے والا ہے اور وہ بھی مریں گے۔'' اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''محمد ﷺ صرف ایک رسول ہیں۔ اس سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ پس کیا اگر وہ وفات پا جائیں یا انہیں شہید کر دیا جائے تو اسلام سے پھر جاؤ گے۔ جو شخص اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائے تو اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور اللہ عنقریب شکر گزار بندوں کو بدلہ دینے والا ہے''۔ راوی نے بیان کیا کہ یہ سن کر لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ راوی نے بیان کیا کہ انصار بہتر ہیں اور رسول کریم ﷺ کے نزدیک آپ رضی اللہ عنہ ہم سب

الخطّابِ أَوْ أَبا عُبَيْدَةَ بْنَ الجَرَّاحِ، فَقالَ عُمَرُ: بَلْ نُبايِعُكَ أَنْتَ فَأَنْتَ سَيِّدُنا وخَيْرُنا وأَحَبُّنا إلى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فأخذَ عُمَرُ بِيَدِهِ، فَبايَعَهُ وبايَعَهُ النَّاسُ، فَقالَ قَائِلٌ: قَتَلْتُمْ سَعْدَ بنَ عُبادَةَ، فَقالَ عُمَرُ: قَتَلَهُ اللهُ. [را. : ١٢٤٢]

سے زیادہ محبوب ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ پھر سب لوگوں نے بیعت کی۔ اتنے میں کسی کی آواز آئی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو تم لوگوں نے مار ڈالا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: انہیں اللہ تعالیٰ نے مار ڈالا۔

(بخاری:3668)

[031] ثُمَّ لَقَدْ بَصَّرَ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ الهُدَى وَعَرَّفَهُمُ الحَقَّ الَّذِي عَلَيهِم، وخَرَجُوا بِهِ، يَتْلُونَ ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ ٱلرُّسُلُ﴾ إلى ﴿ٱلشَّٰكِرِينَ﴾ [آل عمران: ١٤٤]. [راجع: ١٢٤٢]

اور بعد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو حق اور ہدایت کی بات تھی وہ لوگوں کو سمجھا دی اور ان کو بتلا دیا جو ان پر لازم تھا (یعنی اسلام پر قائم رہنا) اور وہ یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے باہر آئے ”محمد ﷺ ایک رسول ہیں اور ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں۔ الشاکرین تک۔

(صحیح بخاری:3670)

خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ

[032] حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَرُونَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، فِي مَرَضِهِ: «ادْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكِ، وَأَخَاكِ، حَتَّىٰ أَكْتُبَ كِتَابًا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّىٰ مُتَمَنٍّ وَيَقُولَ قَائِلٌ: أَنَا أَوْلَىٰ، وَيَأْبَى اللهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ».

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے مرض الوفات میں فرمایا کہ اپنے باپ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور اپنے بھائی کو بلاؤ تا کہ میں ایک ایسی کتاب لکھوا دوں کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں کوئی خلافت کی تمنا نہ کرنے لگ جائے اور کوئی کہنے والا یہ بھی نہ کہے کہ میں خلافت کا زیادہ حق دار ہوں اور اللہ اور مومن سوائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے اور کسی کی خلافت سے انکار کرتے ہیں۔ (مسلم:6181)

[033] حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خالِدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ خدری فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں عام لوگوں سے (خلافت کا) زیادہ حق دار

أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَلَسْتُ أَحَقَّ النَّاسِ بِهَا، أَلَسْتُ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ، أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا، أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا.

نہیں ہوں؟ کیا میں سب سے پہلے مسلمان نہیں ہوا؟ کیا میں فلاں موقعے پر موجود نہیں تھا اور فلاں موقع پر حاضر نہیں تھا؟

(ترمذی:3667)

[034] وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، وَسُئِلَتْ: مَنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهُ؟ قَالَتْ: أَبُو بَكْرٍ، فَقِيلَ لَهَا: ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَتْ: عُمَرُ، ثُمَّ قِيلَ لَهَا: مَنْ بَعْدَ عُمَرَ؟، قَالَتْ: أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَىٰ هٰذَا.

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا اور ان سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ (اگر اپنی حیاتِ طیبہ) میں کسی کو خلیفہ بناتے تو کس کو بناتے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ پھر اس کے بعد کس کو؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو بناتے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو۔ پھر اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔

(مسلم:6178)

نبی کریم ﷺ کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

[035] حدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بنُ عَبْدِ اللهِ: حدَّثَنا سُلَيْمانُ عَنْ يَحْيى بنِ سَعِيدٍ، عَنْ نافِعٍ، عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما قالَ: كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ في زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَنُخَيِّرُ أَبا بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثمانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.
[انظر: ٣٦٩٨]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے ہی میں جب ہمیں صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان انتخاب کے لئے کہا جاتا تو سب میں افضل اور بہتر ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قرار دیتے، پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو، پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو۔

(صحیح بخاری:3655)

[036] حدَّثَنَا مُسْلِمُ بنُ إبْرَاهِيمَ: حدَّثَنا وُهَيْبٌ: حدَّثَنا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابنِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں اور ہم تمام میں

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَليلًا لاتَّخَذْتُ أَبا بكْرٍ، ولكِنْ أَخِي وصاحِبِي». [راجع: ٤٦٧]

سب سے بہتر اور رسول اللہ ﷺ کے ہاں ہم سب سے زیادہ محبوب تھے۔

(ترمذی:3656)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہوں

[037] حدَّثَنَا سُلَيمانُ بنُ حَرْبٍ: حدَّثَنا حَمَّادُ بنُ زَيْدٍ عَنْ ثابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا سأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ السَّاعَةِ، فَقالَ: مَتى السَّاعَةُ؟ قالَ: «ومَاذَا أَعْدَدْتَ لهَا؟» قالَ: لا شَيْءَ، إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ ورَسُولَهُ ﷺ، فَقالَ: «أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ»، قالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنا بِشَيْءٍ فَرَحَنا بقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ»، قالَ أَنَسٌ: فأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ وأَبا بكْرٍ وعُمَرَ، وأَرْجو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ، وإِنْ لمْ أَعمَلْ بِمِثْلِ أَعمالِهِم. [انظر: ٦١٦٧، ٦١٧١، ٧١٥٣]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک صاحب (ذوالخویصرہ یا ابوموسیٰ) نے رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھا کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: کچھ بھی نہیں سوائے اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر تمہارا حشر بھی انہیں کے ساتھ ہوگا جن سے تمہیں محبت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں کبھی اتنی خوشی کسی بات سے نہیں ہوئی جتنی آپ ﷺ کی یہ حدیث سن کر ہوئی کہ تمہارا حشر انہیں کے ساتھ ہوگا جن سے تمہیں محبت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں بھی رسول اللہ ﷺ سے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہوں اور ان سے اپنی اس محبت کی وجہ سے امید رکھتا ہوں کہ میرا حشر انہیں کے ساتھ ہوگا اگرچہ میں ان جیسے عمل نہ کرسکا۔

(صحیح بخاری:3688)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

یا اللہ! اسلام کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ذریعے غلبہ دے

[038] حَدَّثَنَا مُحَمَّد بْنُ بَشَّارٍ ومُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ العَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُّ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ أَعِزَّ الإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ». قَالَ: وَكانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! ابوجہل یا عمر بن خطاب، ان دونوں میں سے جو تجھے زیادہ محبوب ہے اس کے ذریعے اسلام کو غلبہ عطا فرما۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان دونوں میں سے عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ محبوب تھے۔

(ترمذی:3681)

[039] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، أَبُو عُبَيْدٍ الْمَدِينِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْمَاجِشُونِ: حَدَّثَنِي الزَّنْجِيُّ، ابْنُ خَالِدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّةً».

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! اسلام کو خاص عمر بن خطاب سے عزت دے۔

(ابن ماجه:105)

آسمان والے عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام سے خوش ہوئے

[040] حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلْحِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ خِرَاشٍ الْحَوْشَبِيُّ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! لَقَدِ اسْتَبْشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اترے اور کہا کہ یا محمد ﷺ! آسمان والے عمر کے اسلام سے نہایت خوش ہوئے۔

(ابن ماجه:103)

عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے بعد ہمیشہ عزت حاصل رہی

[041] حدَّثنا مُحَمَّدُ بنُ المُثَنَّى: حدَّثنا يَحْيَى عَنْ إِسمَاعِيلَ: حدَّثنا قَيْسٌ قالَ: قالَ عَبْدُ اللهِ: ما زِلنا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ. [انظر: ٣٨٦٣]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے بعد پھر ہمیشہ عزت حاصل رہی۔

(صحیح بخاری:3684)

رسول اللہ ﷺ عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے تھے

[042] حدَّثنا يَحْيَى بنُ سُلَيمانَ قالَ: حدَّثني ابنُ وَهْبٍ قالَ: أَخْبَرَني حَيْوَةُ قالَ: حدَّثني أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بنُ مَعْبَدٍ أَنَّهُ سَمعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللهِ بنَ هِشامٍ قالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وهُوَ آخِذٌ بيَدِ عُمَرَ . الخَطَّاب. [انظر: ٦٢٦٤، ٦٦٣٢]

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ اس وقت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے تھے۔

(بخاری:3694)

رسول اللہ ﷺ کو جن سے محبت تھی

[043] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: أَخْبَرَنِي الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَيُّ أَصْحَابِهِ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ؟ قَالَتْ: أَبُو بَكْرٍ. قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّهُمْ؟ قَالَتْ: عُمَرُ. قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّهُمْ؟ قَالَتْ: أَبُو عُبَيْدَةَ.

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں آپ ﷺ کو کون زیادہ پیارا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ ۔ انہوں نے پوچھا: ان کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ عمر رضی اللہ عنہ ۔ انہوں نے پوچھا: ان کے بعد؟ فرمایا: ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ۔

(ابن ماجه:102)

ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی یقین رکھتے ہیں

[043] حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَىٰ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ، أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی ایک بیل پر بوجھ ڈالے ہوئے اسے ہانک رہا تھا کہ اس بیل نے اس آدمی کی طرف دیکھ کر کہا کہ میں اس کام کے لیے پیدا نہیں کیا گیا ہوں بلکہ مجھے تو کھیتی باڑی کے

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً لَهُ، قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا، الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا، وَلَكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ»، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ! تَعَجُّبًا وَفَزَعًا، أَبَقَرَةٌ تَكَلَّمُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ».

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ، عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً، فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ[1]، يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي؟» فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِنِّي أُومِنُ بِذَلِكَ، أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ».

لیے پیدا کیا گیا ہے۔لوگوں نے حیرانگی اور گھبراہٹ میں سبحان اللہ کہا اور کہا: کیا بیل بھی بولتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تو اس بات پر یقین کرتا ہوں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی یقین کرتے ہیں۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا کہ ایک بھیڑیا آیا اور اس نے ایک بکری پکڑی اور لے گیا تو اس چرواہے نے اس بھیڑیئے کا پیچھا کیا یہاں تک کہ اس سے بکری کو چھڑا لیا تو بھیڑیئے نے اس چرواہے کی طرف دیکھ کر کہا کہ اُس دن بکری کو کون بچائے گا کہ جس دن میرے علاوہ کوئی چرواہا نہیں ہوگا۔لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تو اس بات پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی اس پر یقین رکھتے ہیں۔

(مسلم:6183)(بخاری:3690،ترمذی:3695)

اللہ تعالی نے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ہے

[044] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ - هُوَ الْعَقَدِيُّ -: حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ - هُوَ الْأَنْصَارِيُّ - عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ». قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ أَمْرٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالی نے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ہے۔ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں کو کبھی کوئی ایسا معاملہ پیش نہیں آیا کہ انہوں نے اس میں اپنی رائے دی ہو اور عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی رائے کا اظہار کیا ہو مگر اس بارے میں قرآن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے موافق نازل ہوا۔

(ترمذی:3682)

[045] حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ، يَقُولُ بِهِ».

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر رکھ دیا ہے کہ وہ ہمیشہ حق کہا کرتے ہیں۔

(ابن ماجه:108)

اگر میرے بعد کسی نے نبی ہونا ہوتا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوتے

[046] حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ».

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کسی نے نبی ہونا ہوتا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوتے۔

(ترمذی:3686)

عمر رضی اللہ عنہ دین میں آگے تھے

[047] حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَىٰ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، إِذْ رَأَيْتُ قَدَحًا أُتِيتُ بِهِ، فِيهِ لَبَنٌ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّىٰ إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِي فِي أَظْفَارِي، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ»، قَالُوا: مَاذَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «الْعِلْمَ».

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو قمیص پہنے ہوئے تھے۔ ان میں سے بعض کی قمیص صرف سینے تک تھی اور بعض کی اس سے بھی چھوٹی، اور میرے سامنے عمر رضی اللہ عنہ پیش کئے گئے تو اتنی بڑی قمیص پہنے ہوئے تھے کہ چلتے ہوئے گھسٹتی تھی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے اس کی تعبیر کیا لی؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ دین مراد ہے۔

(بخاری:3691)

علم وفضل میں آگے

[048] حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ بُكَيرٍ: حدَّثَنا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابنِ شِهابٍ قالَ: أَخْبَرَني أَبُو أُمامَةَ بنُ سَهْلِ بنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبي سَعيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنا أَنا نائمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ وعَلَيهِمْ قُمُصٌ، فمِنْها مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ، ومِنْها ما يَبْلُغُ دُونَ ذٰلكَ، وعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وعَلَيْهِ قَمِيصٌ اجترُّهُ»، قالُوا: فَما أَوَّلْتَهُ يا رَسُولَ اللهِ؟ قالَ: «الدِّينَ». [راجع: ٢٣]

حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں سو رہا تھا۔ میں نے ایک پیالہ دیکھا جو میری طرف لایا گیا۔ اس پیالے میں دودھ تھا۔ میں نے اس میں سے پیا یہاں تک کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخنوں میں سے نکلنے لگی۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس خواب کی تعبیر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علم۔

(بخاری:3681، ترمذی:3687، مسلم:6190)

ربّ کی موافقت

[049] حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ أَخْبَرَنَا عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ: فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ، وَفِي الْحِجَابِ، وَفِي أُسَارَىٰ بَدْرٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تین باتوں میں اپنے ربّ کی موافقت کی: (1) مقامِ ابراہیم میں نماز پڑھنے کی۔ (2) عورتوں کے پردے میں جانے کی۔ (3) بدر کے قیدیوں کے بارے میں۔

(مسلم:6206)

[050] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِلَىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ أَنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن اُبی بن سلول فوت ہو گیا تو اس کا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے آپ ﷺ سے آپ ﷺ کا کُرتا مانگا کہ جس میں اس کے باپ کو کفن دیا

يُكَفِّنَ فِيهِ أَبَاهُ، فَأَعْطَاهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللهُ فَقَالَ: ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً﴾ [التوبة: ٨٠] وَسَأَزِيدُهُ عَلَىٰ سَبْعِينَ» قَالَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ.

فَصَلَّىٰ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ﴾ [التوبة: ٨٤].

جائے تو آپ ﷺ نے اپنا کرتا اسے دے دیا۔ پھر اس نے عرض کیا کہ آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیں تو رسول اللہ ﷺ اس پر نماز جنازہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا کپڑا پکڑ لیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ ﷺ اس پر نماز پڑھتے ہیں جب کہ اللہ نے آپ ﷺ کو اس پر نماز پڑھنے سے منع فرما دیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: **اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ...** (آپ ﷺ نے فرمایا) کہ میں تو ستر مرتبہ سے بھی زیادہ مرتبہ دعائے مغفرت کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یہ تو منافق ہے۔ بالآخر رسول اللہ ﷺ نے اس پر نماز پڑھ لی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِنْهُمْ....** ان منافقوں میں سے کوئی مر جائے تو ان پر کبھی نماز نہ پڑھیں۔

(مسلم: 6207)

عمر رضی اللہ عنہ سے شیطان خوف کھاتا ہے

[051] حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ بُرَيْدَةَ يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللهُ سَالِمًا

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بعض غزوات میں تشریف لے گئے۔ جب آپ ﷺ واپس لوٹ کر آئے تو ایک سیاہ رنگ کی لونڈی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی: اے اللہ کے رسول ﷺ!

أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بالدُّفِّ وَأَتغنَّى. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبي وإلَّا فَلَا»، فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِن الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ أَلْقَتِ الدُّفَّ».

میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو (غزوہ) سے صحیح سالم واپس لوٹا دیا تو میں آپ ﷺ کے سامنے دَف بجاؤں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تو نے نذر مانی ہے تو بجالے ورنہ نہیں۔ وہ دف بجانے لگی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ وہ دف بجاتی رہی ۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو وہ دف بجاتی رہی۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو وہ اسی طرح دف بجاتی رہی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اس نے دف اپنے سرین کے نیچے پھینکی اور اس پر بیٹھ گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ! شیطان تم سے خوف کھاتا ہے۔ میں بیٹھا تھا تو یہ دف بجاتی رہی تھی، ابوبکر داخل ہوئے تو یہ دف بجاتی رہی، پھر علی داخل ہوئے تو یہ دف بجاتی رہی، پھر عثمان آئے تو یہ تب بھی دف بجاتی رہی، جب تم داخل ہوئے تو اس نے دف پھینک دی۔

(ترمذی:3690)

شیطان تمہیں دیکھ کر دوسرے راستے پر چل پڑتا

[052] حدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبْدِ اللهِ: حدَّثَنا يَعْقُوبُ بنُ إِبْرَاهِيمَ قالَ: حدَّثَني أَبي عَنْ صَالحٍ، عَنِ ابنِ شِهابٍ: أَخْبرَني عَبْدُ الحَمِيدِ، أَنَّ مُحَمَّدَ ابنَ سَعدٍ أَخْبرَهُ، أَنَّ أَباهُ قالَ: حدَّثَنا عَبْدُ العَزِيزِ ابنُ عَبْدِ اللهِ: حدَّثَنا إِبْرَاهِيمُ بنُ سَعْدٍ عَنْ صَالحٍ، عَنِ ابنِ شِهابٍ، عَنْ عَبْدِ الحَمِيدِ بنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بنِ سَعْدِ بنِ أَبي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ قالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلى رَسُولِ اللهِ ﷺ وعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْش يُكَلِّمْنَهُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اوران سے ان کے والد نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ اس وقت آپ ﷺ کے پاس قریش کی چند عورتیں (اُمہات المومنین میں سے) بیٹھی باتیں کر رہی تھیں اور آپ ﷺ کی آواز سے بھی بلند آواز کے ساتھ آپ ﷺ سے نان ونفقہ میں زیادتی کی درخواست کر رہی تھیں۔ جونہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی تو وہ تمام

وَيَسْتَكْثِرْنَهُ، عالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلى صَوْتِهِ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبادَرْنَ الحِجابَ، فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَدَخَلَ عُمَرُ ورَسُولُ اللهِ ﷺ يَضْحَكُ فَقالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ يا رَسُولَ اللهِ، فَقالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَجِبْتُ من هٰؤُلاءِ اللَّاتي كُنَّ عِنْدِي، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الحِجابَ»، قالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يا رَسُولَ اللهِ، ثُمَّ قالَ عُمَرُ: يا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ، أَتَهَبْنَنِي وَلا تَهَبْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَقُلْنَ: نَعَمْ، أَنْتَ أَفَظُّ وأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إيهًا يَا ابنَ الخَطَّابِ، والَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ما لَقِيَكَ الشَّيْطانُ سالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ». [راجع: ٣٢٩٤]

کھڑی ہوکر پردے کے پیچھے جلدی سے بھاگ کھڑی ہوئیں۔ آخر آنحضرت ﷺ نے اجازت دی اور وہ داخل ہوئے تو آنحضرت ﷺ مسکرا رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو ہمیشہ خوش رکھے! آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے ان عورتوں پر ہنسی آرہی ہے جو ابھی میرے پاس بیٹھی ہوئی تھی لیکن تمہاری آواز سنتے ہی سب پردے کے پیچھے بھاگ گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ڈرنا تو انہیں آپ ﷺ سے چاہیے تھا۔ پھر انہوں نے (عورتوں سے) کہا: اے اپنی جانوں کی دشمنو! تم مجھ سے تو ڈرتی ہو اور حضور اکرم ﷺ سے نہیں ڈرتیں۔ عورتوں نے کہا کہ ہاں آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کے مقابلے میں آپ رضی اللہ عنہ کہیں زیادہ سخت ہیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر کبھی شیطان تم کو کسی راستے پر چلتا دیکھ لیتا تو اسے چھوڑ کر وہ کسی دوسرے راستے پر چل پڑتا۔

(بخاری:3683،مسلم:6202)

ایک نبی، ایک صدیق، ایک شہید

[053] حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنا يَزِيدُ بنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنا سَعِيدٌ قَالَ وقالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بنُ سَوَاءٍ وكَهْمَسُ بنُ المِنْهالِ قالا: حَدَّثَنا سَعِيدٌ عَنْ قَتادَةَ، عَنْ أَنَسِ بنِ مالِكٍ رَضِيَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ احد پہاڑ پر چڑھے تو آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ پہاڑ لرزنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے

اللهُ عَنْهُ قالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ أُحُدًا ومَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وعُمَرُ وعُثْمانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقالَ: «اثْبُتْ أُحُدُ! فَما عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ [شَهِيدَانِ]». [را . : ٣٦٧٥]

پاؤں سے اسے مارا اور فرمایا: احد! ٹھہرا رہ کہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہی تو ہیں۔

(بخاری:3686)

لوگوں میں سب سے بڑا

[054] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَبُو بَكْرٍ، وَخَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ.

عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے: سب لوگوں سے بہتر رسول اللہ ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ۔

(ابن ماجه:106)

جن سے اللہ تعالیٰ پہلے مصافحہ کرے گا

[054] حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلْحِيُّ: أَنْبَأَنَا دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ [الْمَدَنِيُّ]، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُهُ الْحَقُّ عُمَرُ، وَأَوَّلُ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِيَدِهِ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ».

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے اللہ پہلے مصافحہ کرے گا یعنی قیامت میں عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور پہلے جن پر سلام کرے گا عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور پہلے جن کا ہاتھ پکڑ کر داخل کرے گا وہی ہیں۔

(ابن ماجه:104)

جنت کے سردار

[055] حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ [فِرَاسٍ]، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ، إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، لاَ تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ! مَا دَامَا حَيَّيْنِ».

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ دونوں جنت کے ادھیڑ عمر لوگوں کے سردار ہیں خواہ اگلے ہوں یا پچھلے، انبیاء اور مرسلین علیہم السلام کے سوا اور یہ جب تک زندہ رہیں اے علی رضی اللہ عنہ! ان کو اس کی خبر نہ دینا۔

(ابن ماجه:95، ترمذی:3665,3666)

انہیں جنت کی بشارت دے دو

[056] حدَّثنا يُوسُفُ بنُ مُوسَى: حدَّثنا أَبُو أُسامَةَ قالَ: حدَّثني عُثمانُ بنُ غِياثٍ: حدَّثنا أَبُو عُثمانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ في حائطٍ منْ حِيطانِ المَدِينَةِ، فجاءَ رَجُلٌ فاسْتَفْتَحَ فَقالَ النَّبِيُّ ﷺ: «افْتَحْ لَهُ وبَشِّرْهُ بالجَنَّةِ» فَفَتَحْتُ لَهُ، فإذَا هُوَ أَبُو بكْرٍ، فَبَشَّرْتُهُ بِما قالَ النَّبِيُّ ﷺ، فَحَمِدَ اللهَ، ثُمَّ جاءَ رَجُلٌ، فاسْتَفْتَحَ فَقالَ النَّبِيُّ ﷺ: «افْتَحْ لَهُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مدینہ کے ایک باغ (بئر اریس) میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ ایک صاحب نے آ کر دروازہ کھلوایا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان کے لئے دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے انہیں نبی کریم ﷺ کے فرمانے کے مطابق جنت کی خوشخبری سنائی تو انہوں نے اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کی۔ پھر ایک اور صاحب آئے اور دروازہ کھلوایا۔ حضور ﷺ نے اس موقع پر بھی یہی فرمایا کہ دروازہ ان کے لئے کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ انہیں بھی جب حضور ﷺ کے ارشاد کی اطلاع سنائی تو انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر ایک تیسرے اور صاحب نے دروازہ کھلوایا۔ ان کے لیے بھی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو ان مصائب اور آزمائش کے بعد جن سے انہیں (دنیا میں) واسطہ پڑے گا۔ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ جب میں نے ان کو حضور ﷺ کے ارشاد کی اطلاع دی تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی مدد کرنے والا ہے۔

(بخاری:3693)

دین میں کوشش کرنے والے سخی

[057] حدَّثَنَا يَحْيَى بنُ سُلَيمانَ قالَ: حدَّثَني ابنُ وهْب قالَ: حدَّثَني عُمَرُ هُوَ ابنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ زَيْدَ بنَ أَسلَمَ حدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ قالَ: سَأَلَني ابنُ عُمَرَ عَنْ بَعْض شَأْنِهِ - يَعْني عُمَرَ - فأَخبَرْتُهُ فَقالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ حِين قُبِضَ، كانَ أَجَدَّ وأَجْوَدَ - حتَّى انْتَهى - مِنْ عُمَرَ بنِ الخَطَّاب.

زید بن اسلم نے بیان کیا اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعض حالات پوچھے جو میں نے انہیں بتا دیئے تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے بعد میں نے کسی شخص کو دین میں اتنی زیادہ کوشش کرنے والا اور اتنا زیادہ سخی نہیں دیکھا اور یہ خصائل حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر ختم ہو گئے۔

(بخاری:3687)

میری اُمت میں فرشتے عمر رضی اللہ عنہ سے کلام کرتے

[058] حدَّثَنَا يَحْيَى بنُ قَزَعَةَ: حدَّثَنا إِبْرَاهِيمُ بنُ سَعدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبي سَلَمَةَ، عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قالَ: قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقَدْ كانَ فِيما قَبْلَكُمْ مِنَ الأُمَمِ مُحَدَّثُونَ، فإِنْ يَكُنْ في أُمَّتِي أَحَدٌ فإِنَّهُ عُمَرُ».

زَادَ زَكرِيا بنُ أَبي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدٍ، عَنْ أَبي سَلَمَةَ، عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَقَدْ كانَ فِيمَن كانَ قَبْلَكُمْ منْ بَني إِسْرَائِيلَ رِجالٌ يُكَلَّمُونَ منْ غَيرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِياءَ، فإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی اُمتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اور اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہے تو وہ عمر ہیں۔ زکریا بن زائدہ نے اپنی روایت میں سعد سے یہ بڑھایا ہے کہ ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے بنی اسرائیل کی اُمتوں میں کچھ لوگ ایسے ہوا کرتے تھے نبی نہیں ہوا کرتے تھے اور اس کے باوجود فرشتے ان سے کلام کرتے تھے اور اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہوسکتا ہے تو وہ عمر ہیں۔

(بخاری:3689)

عمر کا محل

[059] حدّثنا حَجّاجُ بنُ مِنْهالٍ: حدّثنا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ المَاجِشُونِ: حدَّثَنا مُحَمَّدُ بنُ المُنْكدِرِ عَنْ جابِرِ بنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما قالَ: قالَ النَّبِيُّ ﷺ: «رَأَيْتُني دَخَلْتُ الجَنَّةَ، فإِذَا أَنا بالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ، وسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ: مَنْ هذَا؟ فَقالَ: هذَا بِلالٌ، ورَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنائِهِ جارِيَةٌ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذا؟ فَقالَ: لِعُمَرَ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَذَكَرْتُ غَيرَتَكَ»، فَقالَ عُمَرُ: بِأَبِي وأُمِّي يا رَسُولَ اللهِ أَعَلَيْكَ أَغارُ؟. [انظر: ٥٢٢٦، ٧٠٢٤]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں (خواب میں) جنت میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ابوطلحہ کی بیوی رمیصا کو دیکھا اور میں نے قدموں کی آواز سنی تو میں نے پوچھا: یہ کون صاحب ہیں؟ بتایا گیا کہ یہ بلال رضی اللہ عنہ ہیں اور میں نے ایک محل دیکھا۔ اس کے سامنے ایک عورت تھی۔ میں نے پوچھا: یہ کس کا محل ہے؟ تو بتایا یہ عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ میرے دل میں آیا کہ اندر داخل ہوکر اسے دیکھوں لیکن مجھے عمر کی غیرت یاد آئی (اور اس لیے اندر داخل نہیں ہوا)۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روتے ہوئے کہا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ ﷺ سے غیرت کروں گا۔

(بخاری: 3679، مسلم: 6198,6179)

[060] حَدَّثَنَا الحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ المَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي بُرَيْدَةُ قَالَ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ: «يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ؟ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي، دَخَلْتُ البَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي فَأَتَيْتُ عَلَى قَصْرٍ مُرَبَّعٍ مُشْرِفٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا القَصْرُ؟ فَقَالُوا: لِرَجُلٍ مِنَ العَرَبِ، فَقُلْتُ: أَنَا عَرَبِيٌّ لِمَنْ هٰذَا القَصْرُ؟ قَالُوا: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقُلْتُ: أَنَا قُرَشِيٌّ لِمَنْ هٰذَا القَصْرُ؟

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک دن صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: ''اے بلال! تو جنت میں مجھ سے آگے کیسے سبقت لے گیا؟ میں جب بھی جنت میں داخل ہوا ہوں تو اپنے آگے تیرے قدموں کی آہٹ پائی ہے۔ میں رات جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے تیرے قدموں کی آہٹ سنی۔ میں ایک بلند محل کے پاس آیا جو مربع شکل میں تھا۔ اس کے کنگرے سونے کے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے جواب

قَالُوا: لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَقُلْتُ: أَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ»، فَقَالَ بِلَالٌ: يا رَسُولَ اللهِ! مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا وَرَأَيْتُ أَنَّ للهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بِهِمَا».

دیا: ایک عربی کا ہے۔ میں نے کہا: میں بھی عربی ہوں تو پھر یہ کس کا ہے؟ وہ کہنے لگے: ایک قریشی کا ہے۔ میں نے کہا: میں بھی قریشی ہوں، یہ محل کس کا ہے؟ وہ کہنے لگے: امت محمدیہ ﷺ کے ایک فرد کا ہے۔ میں نے کہا: میں تو خود محمد ﷺ ہوں تو پھر یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں جب بھی اذان کہتا ہوں تو دو رکعت نماز پڑھتا ہوں اور میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر حق ہے کہ میں دو رکعتیں پڑھوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ درجہ تو انہیں دو رکعتوں کی وجہ سے پایا ہے۔ انہیں لازم پکڑے رکھو۔

(مسلم:6201، ترمذی:3688، 3689)

یہ دونوں کان اور آنکھیں ہیں

[061] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وعُمَرَ فَقَالَ: «هٰذَانِ السَّمْعُ والبَصَرُ».

حضرت عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا: یہ دونوں کان اور آنکھیں ہیں۔

(ترمذی:3671)

بلند درجے والے

[062] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالاَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى يَرَاهُمْ مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا يُرَى الْكَوْكَبُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نچلے درجے والے بلند درجے والے لوگوں کو جنت میں ایسے دیکھیں گے جیسے چمکتا ہوا ستارہ آسمان کے کنارے میں دکھائی دیتا ہے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ انہی بلند درجے

الطَّالِعُ فِي الأُفُقِ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمَا».

والوں میں ہیں اور کیا خوب رہے ہیں!

(ابن ماجہ:96، ابو سعید،ترمذی:3658)

حسنِ تدبیر اور مضبوط قوت کے ساتھ کام کرنے والے

[063] حدّثني احمد بنُ سعيدٍ ابو عبْدِ اللهِ: حدَّثَنا وَهْبُ بنُ جَرِيرٍ: حدَّثَنا صَخْرٌ عَنْ نافعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما قالَ: قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أنا على بِئْرٍ أَنْزِعُ مِنْها جاءَنِي أَبُو بَكْرٍ وعُمَرُ، فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ الدَّلْوَ، فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وفي نَزْعِهِ ضَعْفٌ واللهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ أَخَذَها ابنُ الخَطَّاب مِنْ يَدِ أَبي بَكْرٍ فاسْتَحالَتْ في يَدِهِ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ، فَنَزَعَ حتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ». قالَ وَهْبٌ: العَطَنُ: مَبْرَكُ الإِبِلِ، يَقُولُ: حتَّى رَوِيَتِ الإِبِلُ فأَناخَتْ. [راجع: ٣٦٣٤]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک کنوئیں پر (خواب میں) کھڑا اس سے پانی کھینچ رہا تھا کہ میرے پاس ابوبکر اور عمر بھی پہنچ گئے۔ پھر ابوبکر نے ڈول لے لیا اور ایک یا دو ڈول کھینچے۔ ان کے کھینچنے میں ضعف تھا اور اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے گا۔ پھر ابوبکر کے ہاتھ سے ڈول عمر نے لے لیا اور ان کے ہاتھ میں پہنچتے ہی وہ ایک بہت بڑے ڈول کی شکل میں ہو گیا۔ میں نے کوئی ہمت والا اور بہادر انسان نہیں دیکھا جو اتنی حسن تدبیر اور مضبوط قوت کے ساتھ کام کرنے کا عادی ہو۔ چنانچہ انہوں نے اتنا پانی کھینچا کہ لوگوں نے اونٹوں کو پانی پلانے کی جگہیں بھر لیں۔ وہب نے بیان کیا کہ ''العطن'' اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ عرب لوگ بولتے ہیں: اونٹ سیراب ہوئے کہ (وہیں) بیٹھ گئے۔

(بخاری:3665،3676)

ان کی اقتداء کرلو

[064] حَدَّثَنا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الأُمَوِيُّ: حَدَّثَنا وكِيعٌ عَنْ سَالِمٍ أَبِي العَلَاءِ المُرَادِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «إِنِّي لَا أَدْرِي مَا بَقَائِي فِيكُمْ، فَاقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي» وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے علم نہیں کہ میں کب تک تم میں زندہ رہوں۔ تم میرے بعد ان لوگوں کی اقتداء کرو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا۔

(ترمذی:3664-3663)

زمین بھر سونا ہوتا تو اسے دے کر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات پانے کی کوشش کرتا

[065] حدَّثَنا الصَّلْتُ بنُ مُحَمَّدٍ: حدَّثَنا إسمَاعِيلُ بنُ إبْرَاهِيمَ: حدَّثَنا أَيُّوبُ عَنِ ابنِ أَبي مُلَيْكَةَ، عَنِ المِسْوَرِ بنِ مخْرَمَةَ قالَ: لمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يألَمُ، فَقالَ لَهُ ابنُ عَبَّاسٍ، وكأنَّهُ يُجزِّعُهُ: يا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ ولَئِنْ كانَ ذَاكَ، لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَ وهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ أَبا بَكْرٍ فأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقْتَ وهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ صَحَبَتَهُمْ فأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ، ولَئِنْ فارَقْتَهُمْ لَتُفارِقَنَّهُمْ وهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ، قالَ: أَمَّا ما ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ورِضَاهُ فَإِنَّ ذَلِكَ مَنٌّ مِنَ اللهِ تَعالى مَنَّ بهِ عَلَيَّ، وأَمَّا ما ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبي بَكْرٍ ورضَاهُ فإنَّما ذَلِكَ مَنٌّ مِنَ اللهِ، جَلَّ ذِكْرُهُ، مَنَّ بهِ عَلَيَّ، وأَمَّا ما تَرَى مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ، ومِنْ أَجْلِ أَصْحابِكَ، واللهِ لَوْ أَنَّ لي طِلاعَ الأَرْضِ ذَهَبًا، لافْتَدَيْتُ بهِ مِنْ عَذَابِ اللهِ عَزَّ وجَلَّ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ.

قالَ حَمَّادُ بنُ زَيْدٍ: حدَّثَنا أَيُّوبُ عَنِ ابنِ أَبي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ: دَخَلْتُ عَلى عُمَرَ، بهذَا.

مسور بن مخرمہ نے بیان کیا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی کر دئے گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے بڑی بے چینی کا اظہار کیا۔ اس موقع پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ رضی اللہ عنہ سے تسلی کے طور پر کہا کہ اے امیر المومنین! آپ اس درجہ گھبرا کیوں رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا پورا حق ادا کیا اور پھر جب آپ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ عنہ سے خوش اور راضی تھے۔ اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت اٹھائی اور ان کی صحبت کا بھی آپ رضی اللہ عنہ نے پورا حق ادا کیا اور جب جدا ہوئے تو وہ بھی آپ رضی اللہ عنہ سے راضی اور خوش تھے۔ آخر میں مسلمانوں کی صحبت آپ رضی اللہ عنہ کو حاصل رہی۔ ان کی صحبت کا بھی آپ رضی اللہ عنہ نے پورا حق ادا کیا اور اگر آپ رضی اللہ عنہ ان سے جدا ہوئے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انہیں بھی آپ رضی اللہ عنہ اپنے سے خوش اور راضی ہی چھوڑیں گے۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن عباس! تم نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا اور خوشی کا ذکر کیا ہے تو یقیناً یہ صرف اللہ تعالیٰ کا ایک فضل اور احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا ہے۔ اسی طرح جو تم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت اور ان کی خوشی کا ذکر کیا ہے تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا مجھ پر فضل و احسان تھا لیکن جو گھبراہٹ اور پریشانی مجھ پر تم طاری دیکھ رہے ہو وہ تمہاری وجہ سے اور تمہارے ساتھیوں

کی فکر کی وجہ سے ہے اور خدا کی قسم! اگر میرے پاس زمین بھر سونا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا سامنا کرنے سے پہلے اس کا فدیہ دے کر اس سے نجات کی کوشش کرتا۔ حماد بن زید نے بیان کیا ان سے ایوب نے بیان کیا، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر آخر تک یہی حدیث بیان کی۔

(بخاری:3692)

شہادتِ عمر رضی اللہ عنہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رحمت کی دُعا

[066] حدثنا عَبْدَانُ: أَخبرنا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بنُ سَعِيدٍ عَنِ ابنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ ابنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: وُضِعَ عُمَرُ عَلى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ ويُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وأَنا فِيهِمْ، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ مَنْكِبِي، فإِذَا عَلِيُّ بنُ أَبِي طَالِبٍ، فَتَرَحَّمَ عَلى عُمَرَ وقالَ: ما خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلقى اللهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ، وايْمُ اللهِ إِنْ كُنْتُ لأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، وحَسِبْتُ أَنِّي كُنْتُ كَثِيرًا أَسمَعُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «ذَهَبْتُ أَنا وأَبُو بكْرٍ وعُمَرُ، ودَخَلْتُ أَنا وأَبُو بكْرٍ وعُمَرُ، وخَرَجْتُ أَنا وأَبُو بكر وعُمَرُ». [راجع: ٣٦٧٧]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جب تخت پر رکھا گیا تو لوگ ان کے اردگرد جمع ہو گئے اور ان کے لیے دعا کی اور ان کی تعریف کرنے لگے اور ان کا جنازہ اٹھانے سے پہلے ان کی نماز جنازہ پڑھ رہے تھے اور میں بھی انہی لوگوں میں تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نہیں گھبرایا سوائے ایک آدمی سے کہ جس نے میرے پیچھے سے آکر میرا کندھا پکڑا۔ میں نے اس کی طرف دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے رحم کی دعا فرمائی اور پھر فرمایا (اے عمر!) آپ نے اپنے پیچھے کوئی ایسا آدمی نہیں چھوڑا جس کے اعمال ایسے ہوں کہ ان اعمال پر اللہ تعالی سے ملاقات کرنا پسند ہو آپ سے زیادہ، اور اللہ کی قسم! مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالی آپ کو اپنے دونوں ساتھیوں کا ساتھ فرمائے گا اور اس کی

وجہ یہ ہے کہ میں زیادہ تر رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ میں آیا ابوبکر اور عمر آئے اور میں اندر داخل ہوا اور ابوبکر وعمر اندر داخل ہوئے، میں نکلا اور ابوبکر وعمر بھی نکلے اور میں امید کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالی آپ رضی اللہ عنہ کو ان دونوں کے ساتھ (یعنی نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ کردے گا۔

(بخاری:3685،مسلم:6187)

جو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں رکھتا وہ رسول اللہ ﷺ سے محبت نہیں رکھتا

[067] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: مَا أَظُنُّ رَجُلًا يَنْتَقِصُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ.

محمد بن سرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کی تنقیص کرتا ہے وہ میرے نزدیک رسول اللہ ﷺ سے محبت نہیں رکھتا۔

(ترمذی:3685)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ کے داماد

[068] حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي، عُثْمَانُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: «يَا عُثْمَانُ!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مسجد کے دروازے پر ملے اور فرمایا کہ اے عثمان رضی اللہ عنہ! یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں جنہوں نے مجھے خبر دی کہ اللہ پاک نے اُم کلثوم رضی اللہ عنہا تمہارے نکاح میں دی رقیہ رضی اللہ عنہا

هٰذَا جِبْرِيلُ أَخْبَرَنِي أَنَّ اللهَ قَدْ زَوَّجَكَ أُمَّ كُلْثُومٍ، بِمِثْلِ صَدَاقِ رُقَيَّةَ، عَلَى مِثْلِ صُحْبَتِهَا».

کے مہر پر اس شرط سے کہ اِن کو بھی تم اسی خوبی سے رکھو جیسے اُن کو رکھتے تھے۔ (ابن ماجه:110)

میرا رفیق عثمان ہے

[069] حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي، عُثْمَانُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ فِي الْجَنَّةِ، وَرَفِيقِي فِيهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ہر نبی کا ایک رفیق ہے اور میرا رفیق عثمان بن عفان ہے۔ (ابن ماجه:109)

[070] حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا العَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ العَطَّارُ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ حَيٌّ: أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں کہا کرتے تھے: ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، اور عثمان رضی اللہ عنہ۔ (ترمذی:3707)

وہ فضیلت والوں میں سے تھے

[071] حدَّثَني مُحَمَّدُ بنُ حاتِمِ بنِ بَزِيعٍ: حدَّثَنا شاذَانُ: حدَّثَنا عَبْدُ العَزِيزِ بنُ أَبي سَلَمَةَ المَاجِشونُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نافعٍ، عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما قالَ: كُنَّا في زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ لا نَعْدِلُ بأَبي بكرٍ أَحَدًا، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثمانَ، ثُمَّ نَترُكُ أَصْحابَ النَّبِيِّ ﷺ لا نُفاضِلُ بَيْنَهُمْ. [راجع: ٣١٣٠، ٣٦٥٥]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو نہیں قرار دیتے تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر ہم کوئی بحث نہیں کرتے تھے اور کسی کو ایک دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔

(صحیح بخاری:3698)

آج کے بعد عثمان کا کوئی عمل نقصان نہیں دے گا

[072] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ [بْنُ رَبِيعَةَ] عَنْ [عَبْدِ اللهِ] بْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ القاسِمِ، عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِأَلْفِ دِينَارٍ - قَالَ الْحَسَنُ ابْنُ وَاقِعٍ وكانَ في مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ كِتَابِي - في كُمِّهِ حِينَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا في حِجْرِهِ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَلِّبُهَا في حِجْرِهِ وَيَقُولُ: «مَا ضَرَّ عُثْمَانَ ما عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ» مَرَّتَيْنِ.

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جیشِ عُسرہ کی تیاری کے وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک ہزار دینار پیش کیے۔حسن بن واقع فرماتے ہیں کہ میری کتاب میں ایک جگہ اس طرح ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وہ درہم اپنی آستین میں چھپا کرلائے اور انہیں آپ ﷺ کی جھولی میں بکھیر دیا۔عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دیناروں کو اپنی جھولی میں اُلٹ پلٹ کرتے ہوئے فرمایا:آج کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ کو کوئی عمل نقصان نہیں دے گا۔یہ آپ ﷺ نے دوبار فرمایا۔

(ترمذی:3701)

عثمان رضی اللہ عنہ سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں

[073] حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَىٰ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى ابْنُ يَحْيَىٰ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ عَطَاءٍ وَسُلَيْمَانَ ابْنَيْ يَسَارٍ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِي، كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ، أَوْ سَاقَيْهِ، فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ، فَأَذِنَ لَهُ، وَهُوَ عَلَىٰ تِلْكَ الْحَالِ، فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ، وَهُوَ كَذَالِكَ، فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَسَوَّىٰ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں لیٹے ہوئے تھے اس حال میں کہ آپ ﷺ کی رانیں یا پنڈلیاں مبارک کھلی ہوئی تھیں۔(اسی دوران) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے ان کو اجازت عطا فرمادی اور آپ ﷺ اسی حالت میں لیٹے باتیں کررہے تھے۔پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے ان کو بھی اجازت عطا فرمادی اور آپ ﷺ اسی حالت میں باتیں کرتے رہے۔پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور اپنے کپڑوں کو سیدھا کیا۔راوی

ثِيَابَهُ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَلَا أَقُولُ ذٰلِكَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ - فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ، وَلَمْ تُبَالِهِ(١)، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ: «أَلَا أَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ».

محمد کہتے ہیں کہ میں نہیں کہتا کہ یہ ایک دن کی بات ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور باتیں کرتے رہے تو جب وہ سب حضرات نکل گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے کچھ خیال نہیں کیا اور نہ کوئی پرواہ کی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو بھی آپ ﷺ نے کچھ خیال نہیں کیا اور نہ ہی کوئی پرواہ کی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور آپ ﷺ نے اپنے کپڑوں کو درست کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اے عائشہ!) کیا میں اس آدمی سے حیاء نہ کروں کہ جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔

(مسلم:6209،6211،6210)

انہیں جنت کی خوش خبری دے دو

[074] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَخْبَرَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ: أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَ: لَأَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَلَأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هٰذَا، قَالَ: فَجَاءَ الْمَسْجِدَ، فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: خَرَجَ، وَجَّهَ هٰهُنَا، قَالَ: فَخَرَجْتُ عَلَىٰ إِثْرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ، حَتَّىٰ دَخَلَ بِئْرَ أَرِيسٍ، قَالَ: فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ، وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ، حَتَّىٰ قَضَىٰ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَاجَتَهُ وَتَوَضَّأَ، فَقُمْتُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے گھر میں وضو کیا۔ پھر وہ باہر نکلے اور کہنے لگے کہ آج میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہوں گا اور سارا دن آپ ﷺ کا ساتھ نہیں چھوڑوں گا۔ پھر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے اور نبی ﷺ کے بارے میں پوچھا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ آپ ﷺ اس طرف نکلے ہیں۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اس دروازے پر بیٹھ گیا اور وہ دروازہ لکڑی کا تھا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے اور آپ ﷺ نے وضو فرمایا تو میں آپ ﷺ کی

إِلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلَىٰ بِئْرِ أَرِيسٍ، وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا[٣]، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ، وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ، فَقُلْتُ: لَأَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْيَوْمَ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَٰذَا؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ، فَقُلْتُ: عَلَىٰ رِسْلِكَ[٤]، قَالَ: ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَٰذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: «ائْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» قَالَ: فَأَقْبَلْتُ حَتَّىٰ قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: ادْخُلْ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ، فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَعَهُ فِي الْقُفِّ، وَدَلَّىٰ رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ، كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ، وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي، فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللهُ بِفُلَانٍ - يُرِيدُ أَخَاهُ - خَيْرًا يَأْتِ بِهِ، فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَٰذَا؟ فَقَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ: عَلَىٰ رِسْلِكَ، ثُمَّ جِئْتُ إِلَىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: هَٰذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: «ائْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَجِئْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ: أَذِنَ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْقُفِّ، عَنْ يَسَارِهِ، وَدَلَّىٰ رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا - يَعْنِي أَخَاهُ - يَأْتِ بِهِ، فَجَاءَ إِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَٰذَا؟ فَقَالَ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقُلْتُ: عَلَىٰ رِسْلِكَ، قَالَ: وَجِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ

طرف گیا۔ دیکھا کہ آپ ﷺ بئر اریس پر تشریف فرما ہیں اور اس کے کنارے پر اپنی پنڈلیاں مبارک کھول کر کنوئیں میں لٹکائی ہوئی ہیں۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ پر سلام کیا۔ پھر میں واپس ہو کر دروازے کے پاس بیٹھ گیا اور میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ آج میں رسول اللہ ﷺ کا دربان بنوں گا۔ (اسی دوران) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے کہا: کون؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر۔ میں نے کہا: ٹھہریں۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں گیا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اجازت مانگ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو اجازت دے دو اور ان کو جنت کی خوشخبری دے دو۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر میں آیا اور میں نے حضرت ابوبکر ﷺ سے کہا: تشریف لے آئیں اور رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور کنوئیں کے کنارے آپ ﷺ کے دائیں طرف بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں کنوئیں میں لٹکا دیئے جس طرح کے نبی ﷺ نے کیا ہوا تھا اور اپنی پنڈلیاں کھولے ہوئے تھے۔ پھر میں واپس لوٹا (اور دروازے پر) بیٹھ گیا اور میں اپنے بھائی کو وضو کرتے ہوئے چھوڑ آیا تھا اور وہ میرے پاس آنے والا تھا تو میں نے (اپنے دل میں کہا) کہ اگر اللہ تعالیٰ میرے اس بھائی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے گا تو وہ اسے بھی لے آئے گا۔

فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «ائْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، مَعَ بَلْوَىٰ تُصِيبُهُ» قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: ادْخُلْ، وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ، مَعَ بَلْوَىٰ تُصِيبُكَ، قَالَ: فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِىءَ، فَجَلَسَ وُجَاهَهُمْ[۱] مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ.

قَالَ شَرِيكٌ: فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ.

میں نے دیکھا کہ ایک انسان نے دروازہ کو ہلایا۔ میں نے کہا: کون؟ انہوں نے کہا: عمر بن خطاب۔ میں نے عرض کیا: ٹھہریں۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور میں نے آپ ﷺ پر سلام کیا اور میں نے عرض کیا: یہ عمر آپ ﷺ سے اجازت مانگتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو اجازت دے دو اور ان کو جنت کی خوشخبری بھی دے دو۔ پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے کہا: آپ کو اجازت ہے اور رسول اللہ ﷺ نے آپ ﷺ کو جنت کی خوشخبری دی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کنوئیں کے کنارے پر آپ ﷺ کی بائیں جانب بیٹھ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے پاؤں کنوئیں میں لٹکا دیئے۔ پھر میں لوٹ گیا (اور دروازے پر) بیٹھ گیا اور میں نے کہا: اگر اللہ فلاں کے ساتھ (ساتھ) میرے بھائی سے بھی بھلائی چاہے گا تو اسے بھی لے آئے گا۔ پھر ایک انسان آیا اور اس نے دروازے کو ہلایا تو میں نے کہا: کون؟ انہوں نے کہا: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔ میں نے عرض کیا: ٹھہریں! حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور میں نے آپ ﷺ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آنے کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو اجازت دے دو اور ان کو جنت کی خوشخبری دے دو اس بلویٰ کے ساتھ کہ جو ان کو پہنچے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں آیا اور میں نے کہا: آپ تشریف لائیں اور رسول اللہ ﷺ نے

آپ کو اس بلویٰ کے ساتھ جنت کی خوشخبری دی ہے کہ جو آپ کو پہنچے گا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے دیکھا کہ کنوئیں کے کنارے اس طرف جگہ نہیں ہے تو وہ آپ ﷺ کے ساتھ دوسری طرف بیٹھ گئے۔ شریک کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اس سے سمجھا کہ ان کی قبریں بھی اسی طرح سے ہوں گی۔ (صحیح بخاری:3695،مسلم:6214-6216)

تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں

[075] حدَّثنا مُسَدَّدٌ: حدَّثَنا يَحْيَى عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حدَّثَهُمْ قالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُحُدًا ومَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وعُمَرُ وعُثمانُ، فَرَجَفَت فَقالَ: «اسْكُنْ أُحُدُ، - أَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ - فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وصِدِّيقٌ وشَهِيدَانِ». [راجع: ٣٦٧٥]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ احد پہاڑ پر چڑھے اور آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے اور پہاڑ کانپنے لگا۔ آپ ﷺ نے اس پر فرمایا: احد ٹھہر جا۔ میرا خیال ہے حضور ﷺ نے اسے پاؤں سے مارا بھی تھا کہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہی تو ہیں۔
(صحیح بخاری:3697)

فتنے میں انہیں مظلومانہ قتل کیا جائے گا

[076] حَدَّثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا شَاذَانُ الأَسْوَدُ بْنُ عامِرٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ هارُونَ [البُرْجُمِيِّ]، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَالَ: «يُقْتَلُ فِيهَا هٰذَا مَظْلُومًا» لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ].

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فتنے کا ذکر کیا اور فرمایا: اس فتنے میں اس شخص کو مظلومانہ قتل کیا جائے گا۔ یہ بات آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمائی۔ (ترمذی:3708)

فتنے کے دن عثمان رضی اللہ عنہ ہدایت پر ہوگا

[077] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ: أَنَّ خُطَبَاءَ قَامَتْ بالشَّام وَفِيهِمْ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ آخِرَهُمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ، فَقَالَ: لَوْلَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا قُمْتُ وذَكَرَ الفِتَنَ فَقَرَّبَها فَمَرَّ رَجلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ: «هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الهُدَى»، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ.

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وعَبْدِ اللهِ بْنِ حَوَالَةَ وكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ.

حضرت ابوالاشعث صنعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شام میں چند خطباء حضرات (خطبہ کے لیے) کھڑے ہوئے۔ان میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ان میں سب سے آخر میں کھڑا ہونے والے مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ تھے۔وہ فرمانے لگے کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نہ سنی ہوتی تو میں کھڑا نہ ہوتا۔(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس حدیث میں فتنوں کا ذکر کیا اوران کا جلد ہی واقع ہونا بیان فرمایا۔دریں اثنا ایک شخص سر پر کپڑا باندھے ہوئے وہاں سے گزرا(تو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے)فرمایا:یہ شخص (فتنے کے دن)ہدایت پر ہوگا۔ میں کھڑا ہوا (کہ دیکھوں یہ کون ہے)تو وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔میں(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف)متوجہ ہوااور عرض کیا:کیا یہ شخص؟فرمایا:ہاں۔ (ترمذی:3704)

خلافت کا لباس نہ اُتارنا

[078] حَدثنا مَحْمود بْنُ غيْلان: حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ المُثَنَّى: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَن عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَن عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يا عُثْمَانُ إِنَّهُ لَعَلَّ اللهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ».

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عثمان رضی اللہ عنہ!ممکن ہے کہ اللہ تعالی تجھے (خلافت کی)قمیض پہنائے اور یہ لوگ تجھ سے اس قمیض کے اتارنے کا ارادہ اور مطالبہ کریں تو تو ان کے لیے اسے نہ اتارنا۔ (ترمذی:3705)

١١٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عُثْمَانُ إِنْ وَلَّاكَ اللهُ هٰذَا الأَمْرَ يَوْماً، فَأَرَادَكَ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تَخْلَعَ قَمِيصَكَ الَّذِي قَمَّصَكَ اللهُ، فَلاَ تَخْلَعْهُ» يَقُولُ ذٰلِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ. قَالَ: النُّعْمَانُ: فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا مَنَعَكِ أَنْ تُعْلِمِي النَّاسَ بِهٰذَا؟ قَالَتْ: أُنْسِيتُهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان رضی اللہ عنہ ! اگر اللہ تمہیں کسی دن اس امر کا متولی کرے یعنی خلافت کا اور منافق چاہیں کہ تمہارا کُرتا اُتار لیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں پہنایا ہے تو تم نہ اُتارنا۔ آپ اس کو تین بار فرماتے تھے۔ نعمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ پھر آپ رضی اللہ عنہا نے اس کی لوگوں کو تعلیم کیوں نہ دی؟ انہوں نے فرمایا کہ میں بھول گئی تھی یعنی فتنہ کے وقت یہ حدیث مجھے یاد نہ رہی۔ (ابن ماجه:112)

میں رسول اللہ ﷺ کے عہد پر ہوں

[079] حدثنا سُفيَان بْنُ وَكِيعٍ: حَدَّثنَا أَبِي وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ [بْنِ أَبِي حَازِمٍ]: حَدَّثَنِي أَبُو سَهْلَةَ قَالَ: قَالَ لِي عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا فَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ.

حضرت قیس فرماتے ہیں مجھ سے ابوسہلہ نے بیان کیا کہ محاصرہ کے دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا اور میں اس عہد پر صابر ہوں۔

(ترمذی:3711)

[080] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ: «وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِي بَعْضَ أَصْحَابِي» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلاَ نَدْعُو لَكَ أَبَا بَكْرٍ؟ فَسَكَتَ. قُلْنَا: أَلاَ نَدْعُو لَكَ عُمَرَ؟ فَسَكَتَ. قُلْنَا: أَلاَ نَدْعُو لَكَ عُثْمَانَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» فَجَاءَ عُثْمَانُ، فَخَلاَ بِهِ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يُكَلِّمُهُ،

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض موت میں فرمایا کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ میرے بعض اصحاب رضی اللہ عنہم میرے پاس ہوتے۔ ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم آپ ﷺ کے لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلا دیں؟ آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ پھر عرض کی: عمر رضی اللہ عنہ کو؟ آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ پھر عرض کی: عثمان رضی اللہ عنہ کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے اکیلے میں باتیں کیں اور

وَوَجْهُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ، قَالَ قَيْسٌ: فَحَدَّثَنِي أَبُو سَهْلَةَ، مَوْلَى عُثْمَانَ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ، يَوْمَ الدَّارِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْداً، فَأَنَا صَابِرٌ إِلَيْهِ.

وَقَالَ عَلِيٌّ فِي حَدِيثِهِ: وَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ

قَالَ قَيْسٌ: فَكَانُوا يُرَوْنَهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ.

آپ ﷺ بات کرتے تھے اور چہرہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا متغیر ہو جاتا تھا۔ قیس نے کہا مجھ سے ابوسہلہ نے روایت کی جو مولی ہیں عثمان کے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے یوم الدّار کو کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے عہد کیا ہے سو میرا وہی حال ہونے والا ہے اور علی نے اپنی روایت میں کہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس پر صبر کرنے والا ہوں۔ قیس نے کہا کہ پھر سب لوگ جانتے تھے کہ وہ دن یوم الدّار ہے۔

(ابن ماجه:113)

اپنے مال سے جگہ خرید کر مسجد میں توسیع کی

[081] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ - هُوَ ابْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ -، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَوْقَ دَارِهِ ثُمَّ قَالَ: أُذَكِّرُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ حِرَاءَ حِينَ انْتَفَضَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اثْبُتْ حِرَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ»؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: أُذَكِّرُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ: «مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً»؟ وَالنَّاسُ مُجْهَدُونَ مُعْسِرُونَ فَجَهَّزْتُ ذٰلِكَ الْجَيْشَ؟ قَالُوا: نَعَمْ. ثُمَّ قَالَ: أُذَكِّرُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ بِئْرَ رُومَةَ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا بِثَمَنٍ فَابْتَعْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَابْنِ السَّبِيلِ؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ. وَأَشْيَاءَ عَدَّهَا. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

ثمامہ بن حزن قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گھر کی چھت سے (بلوائیوں سے) مخاطب ہوئے تو میں بھی وہاں موجود تھا۔ انہوں نے فرمایا: تم میرے پاس اپنے ان دونوں ساتھیوں کو لے آؤ جنہوں نے تم کو میرے خلاف جمع کیا ہے۔ چنانچہ ان دونوں کو لایا گیا گویا کہ وہ دونوں اونٹ ہیں یا گدھے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تھے تو یہاں صرف بئر رومہ کا پانی میٹھا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کون شخص ہے جو بئر رومہ کو خرید کر اپنا ڈول بھی عام مسلمانوں کے ڈولوں کے ساتھ کرے تو اس کے بدلے جنت میں اسے بہتر ملے گا۔ میں نے اس

السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ.

کنوئیں کو اپنے اصل مال سے خریدا۔تم آج مجھے اس کنوئیں کا پانی پینے سے روکتے ہو حتیٰ کہ میں سمندر کا پانی پی رہا ہوں۔وہ کہنے لگے: ہاں درست ہے۔پھر فرمایا: میں تم سے اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا تمہیں علم ہے کہ مسجد نمازیوں سے تنگ ہوگئی تھی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کون ہے جو فلاں خاندان سے جگہ خرید کر مسجد وسیع کر دے تو اس کے لیے جنت میں اس سے بہتر بدلہ ہوگا۔میں نے اپنے اصل مال سے وہ جگہ خریدی۔تم آج مجھے اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے سے روکتے ہو۔وہ کہنے لگے: ہاں ٹھیک ہے۔پھر فرمایا: میں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے جیشِ عُسرہ کو اپنے مال سے تیار کیا تھا۔وہ کہنے لگے: ہاں۔پھر فرمایا: میں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ کے پہاڑ ثبیر پر تشریف فرما تھے۔آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور میں بھی تھا تو پہاڑ نے جنبش کی حتیٰ کہ اس کی جنبش اور حرکت کی وجہ سے کئی ایک پتھر بھی نیچے گر گئے۔رسول اللہ ﷺ نے اس پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا: ثبیر ٹھہر جا، تجھ پر نبی، صدیق اور دو شہید ہیں۔وہ کہنے لگے: ہاں! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر! ربّ کعبہ کی قسم! انہوں نے میرے لیے گواہی دے دی ہے کہ میں شہید ہوں۔انہوں نے یہ تین بار فرمایا۔ (ترمذی:3699;،3703)

وادیٔ مکہ میں عثمان سے زیادہ عزت والا اور باا ثر نہ تھا

[081] حدَّثنا مُوسَى: حدَّثنا أَبُو عَوَانَةَ: حدَّثنا عُثمانُ - هُوَ ابنُ مَوْهَبٍ - قالَ: جاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ وَحَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقالَ: مَنْ هٰؤُلاءِ القَوْمُ؟ قالَ: هٰؤُلاء قُرَيْشٌ، قالَ: فَمَنِ الشَّيْخُ فِيهِمْ؟ قالُوا: عَبْدُ اللهِ ابنُ عُمَرَ، قالَ: يا ابنَ عُمَرَ، إِنِّي سائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي عَنْهُ، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثمانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قالَ: نَعَمْ، فَقالَ: تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ ولَمْ يَشْهَدْ؟ قالَ: نَعَمْ، قَال الرَّجُلُ: هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْها؟ قالَ: نَعَمْ، قالَ: اللهُ أَكْبرُ، قالَ ابنُ عُمَرَ: تعالَ أُبَيِّنْ لكَ، أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فأَشْهَدُ أَنَّ اللهَ عَفا عَنْهُ وغَفَرَ لَهُ، وأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فإِنَّهُ كانَ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وكانَتْ مَرِيضَةً، فَقالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّن شَهِدَ بَدْرًا وسَهْمَهُ». وأَمَّا تَغَيُّبُهُ عنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثمانَ لَبَعَثَهُ مَكانَهُ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عُثمانَ وكانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَان بَعْدَما ذَهَبَ عُثمانُ إِلى مَكَّةَ، فَقالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ اليُمْنَى: «هٰذِهِ يَدُ عُثمانَ»، فَضَرَبَ بِها عَلى يَدِهِ فَقالَ: «هٰذِهِ لِعُثمانَ»، فَقالَ لَهُ ابنُ عُمَرَ: اذْهَبْ بِها الآنَ مَعَكَ.

عثمان بن موہب نے بیان کیا کہ مصر والوں میں سے ایک آدمی آیا جس کا نام معلوم نہیں اور اس نے حج بیت اللہ کیا۔ پھر کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو اس نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ کسی نے کہا کہ یہ قریشی ہیں۔ اس نے پوچھا کہ ان میں بزرگ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ عبداللہ بن عمر ہیں۔ اس نے پوچھا: اے ابن عمر! میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ مجھے بتائیں گے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے احد کی لڑائی سے راہ فرار اختیار کی تھی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہاں ایسا ہوا تھا۔ پھر انہوں نے پوچھا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے تھے؟ جواب دیا کہ ہاں ایسا ہوا تھا۔ اس نے پوچھا کہ آپ کو معلوم ہے کہ وہ بیعتِ رضوان میں بھی شریک نہیں ہوئے تھے؟ جواب دیا کہ ہاں یہ بھی صحیح ہے۔ یہ سن کر اس کی زبان سے نکلا اللہ اکبر تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ قریب آ جاؤ۔ اب میں تمہیں ان واقعات کی تفصیل سمجھاؤں گا۔ احد کی لڑائی سے فرار کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا ہے۔ بدر میں شریک نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں اور وہ اس وقت بیمار تھیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تمہیں مریضہ کے پاس ٹھہرنے کا اتنا ہی اجر و ثواب ملے

گا جتنا اس کو جو بدر کی لڑائی میں شریک ہوگا اور اسی کے مطابق مالِ غنیمت سے حصہ بھی ملے گا اور بیعتِ رضوان میں شریک نہ ہونے کہ وجہ یہ ہے کہ اس موقع پر وادیٔ مکہ میں کوئی شخص (مسلمانوں میں سے) عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ عزت والا اور با اثر ہوتو حضورا کرم ﷺ اسی کو ان کی جگہ وہاں بھیجتے۔یہی وجہ ہوئی تھی کہ آنحضرت ﷺ نے (قریش سے باتیں کرنے کیلئے) مکہ بھیج دیا تھا اور جب بیعتِ رضوان ہورہی تھی تو عثمان رضی اللہ عنہ مکہ جا چکے تھے۔اس موقع پر حضورا کرم ﷺ نے اپنے داہنے ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا تھا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور پھر اسے اپنے دوسرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا کہ یہ بیعتِ عثمان کی طرف سے ہے۔اس کے بعد ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے سوال کرنے والے شخص سے فرمایا کہ جا ان باتوں کو ہمیشہ یاد رکھنا۔

(صحیح بخاری:3699)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

ابوتراب

[082] **حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ:** حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ، قَالَ: فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا، قَالَ: فَأَبَى سَهْلٌ، فَقَالَ [لَهُ]: أَمَّا إِذَا أَبَيْتَ فَقُلْ: لَعَنَ اللهُ أَبَا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مروان کے خاندان میں سے ایک آدمی مدینہ منورہ پر حاکم مقرر ہوا۔اس حاکم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں حکم دیا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بُرا کہیں تو حضرت سہیل رضی اللہ عنہ نے (اس طرح کرنے سے) انکار کردیا تو اس حاکم نے حضرت سہیل

التُّرَابِ، فَقَالَ سَهْلٌ: مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا، فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ، لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ؟ قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: «أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟» فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ، فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي[1]، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ: «انْظُرْ، أَيْنَ هُوَ؟» فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ، فَجَاءَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ، قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ، فَأَصَابَهُ تُرَابٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ: «قُمْ أَبَا التُّرَابِ! قُمْ أَبَا التُّرَابِ!».

ؓ سے کہا: اگر تو حضرت علی ؓ کو (العیاذ باللہ) بُرا کہنے سے انکار کرتا ہے تو تو اس طرح کہہ (العیاذ باللہ) ابوالتراب ؓ پر اللہ کی لعنت ہو۔ حضرت سہیل ؓ فرمانے لگے حضرت علی ؓ کو تو ابوالتراب سے زیادہ کوئی نام محبوب نہیں تھا اور جب حضرت علی ؓ کو اس نام سے پکارا جاتا تھا تو وہ خوش ہوتے تھے۔ وہ حاکم حضرت سہیل ؓ سے کہنے لگا: ہمیں اس واقعے کے بارے میں باخبر کرو کہ حضرت علی ؓ کا نام ابو تراب کیوں رکھا گیا؟ حضرت سہیل ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ (ایک مرتبہ) حضرت فاطمہ ؓ کے گھر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے گھر میں حضرت علی ؓ کو موجود نہ پایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (اے فاطمہ!) تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ تو حضرت فاطمہ ؓ نے عرض کیا: میرے اور حضرت علی ؓ کے درمیان کچھ بات ہوگئی ہے جس کی وجہ سے وہ غصہ میں آ کر باہر نکل گئے ہیں اور میرے یہاں نہیں سوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: علی کو دیکھو کہ وہ کہاں ہیں؟ تو وہ آدمی (دیکھ) کر آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! حضرت علی ؓ مسجد میں سو رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ (مسجد میں) حضرت علی ؓ کے پاس تشریف لائے اور حضرت علی ؓ لیٹے ہوئے تھے اور ان کی چادر ان کے پہلو سے دور ہوگئی تھی اور ان کے جسم کو مٹی لگی ہوئی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ؓ کے جسم سے

مٹی صاف کرنا شروع کر دیا اور آپ ﷺ فرمانے لگے: ابو تراب! اٹھ جاؤ۔ ابو تراب اٹھ جاؤ۔

(صحیح بخاری: 3703، مسلم: 6229)

تمہارا مقام میرے ہاں حضرت ہارون علیہ السلام جیسا ہے

[083] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا التُّرَابِ؟ فَقَالَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا، قَالَهُنَّ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَنْ أَسُبَّهُ، لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَهُ، وَخَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ! خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَا تَرْضَىٰ أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَٰرُونَ مِنْ مُوسَىٰ، إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي» وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ» قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ «ادْعُوا لِي عَلِيًّا» فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ[٣] وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ، فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ، وَلَمَّا نَزَلَتْ هَٰذِهِ الْآيَةُ، ﴿نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَأَبْنَآءَكُمْ﴾ [آل عمران: ١٦] دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: «اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي».

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا اور ان سے فرمایا: تجھے ابو التراب (علی رضی اللہ عنہ) کو برا بھلا کہنے سے کس چیز نے منع کیا ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے تین باتیں یاد ہیں کہ جو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمائی ہیں جن کی وجہ سے میں ان کو برا بھلا نہیں کہتا۔ اگر ان تینوں باتوں میں سے کوئی ایک بھی مجھے حاصل ہو جائے تو وہ میرے لیے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پیاری ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور آپ ﷺ نے کسی غزوہ میں جاتے ہوئے ان کو اپنے پیچھے مدینہ منورہ میں چھوڑا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جا رہے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: (اے علی!) کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہارا مقام میرے ہاں اس طرح ہے کہ جس طرح سے حضرت ہارون علیہ السلام کا مقام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاں تھا سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور میں نے آپ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ خیبر کے دن فرما رہے تھے کہ

کل میں ایک ایسے آدمی کو جھنڈا عطا کروں گا کہ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہو اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ بھی اس سے محبت کرتا ہوگا۔ راوی کہتے ہیں (یہ سن کر ہم اس انتظار میں رہے کہ ایسا خوش نصیب کون ہوگا؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلاؤ۔ ان کو بلایا گیا تو ان کی آنکھیں دُکھ رہی تھیں تو آپ ﷺ نے اپنا لعابِ دہن ان کی آنکھوں پر لگایا اور علم ان کو عطا فرما دیا تو اللہ تعالی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں فتح عطا فرمائی اور یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی نَدْعُ اَبْنَاءَ نَا وَ اَبْنَائَکُم تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ سب میرے اہل بیت (گھر والے) ہیں۔ (مسلم:6220,6221)

[084] حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى [إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي]». هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَيُسْتَغْرَبُ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو (مدینہ پر) حاکم بنایا۔ جب آپ ﷺ غزوۂ تبوک میں تشریف لے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ رہے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اے علی!) کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تیرا مقام میرے ہاں ایسے ہے کہ جیسے حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاں سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (ترمذی:3730،3731 بخاری:3706 مسلم:6219)

رسول اللہ ﷺ نے انہیں علم عطا کیا

[085] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِيَنَّ هَٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللهُ عَلَىٰ يَدَيْهِ»، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، قَالَ: فَتَسَاوَرْتُ لَهَا[1] رَجَاءَ أَنْ أُدْعَىٰ لَهَا، قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، وَقَالَ: «امْشِ، وَلَا تَلْتَفِتْ، حَتَّىٰ يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْكَ» قَالَ: فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ، فَصَرَخَ: يَا رَسُولَ اللهِ! عَلَىٰ مَاذَا أُقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ: «قَاتِلْهُمْ حَتَّىٰ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ، إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَىٰ اللهِ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ جھنڈا میں ایک ایسے آدمی کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوگا۔ اللہ اس کے ہاتھوں پہ فتح عطا فرمائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس دن کے علاوہ کبھی بھی امارت کی آرزو نہیں کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں اس امید کو لے کر آپ ﷺ کے سامنے آیا کہ آپ ﷺ مجھے اس کام کے لئے بلالیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلالیا تو آپ ﷺ نے جھنڈا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عطا فرما دیا اور فرمایا: جاؤ کسی طرف توجہ نہ کرو یہاں تک کہ اللہ تجھے (تیرے ہاتھوں) فتح عطا فرمادے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کچھ چلے اور پھر ٹھہر گئے اور کسی طرف توجہ نہیں کی۔ پھر چیخ کر بولے: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں لوگوں سے کس بات پر قتال کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ان لوگوں سے اس وقت تک لڑو جب تک کہ وہ لوگ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی نہ دے دیں تو جب وہ لوگ اس بات کی گواہی دے دیں تو انہوں نے اپنا خون اور مال تم سے محفوظ کرلیا سوائے کسی حق کے بدلہ اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔

(صحیح بخاری:3702،مسلم:6224:6222)

علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہے

[086] حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَىٰ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ أَبُو لَيْلَى يَسِيرُ مَعَ عَلِيٍّ، فَكَانَ يَلْبَسُ ثِيَابَ الصَّيْفِ فِي الشِّتَاءِ، وَثِيَابَ الشِّتَاءِ فِي الصَّيْفِ. فَقُلْنَا: لَوْ سَأَلْتَهُ. فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ إِلَيَّ وَأَنَا أَرْمَدُ الْعَيْنِ، يَوْمَ خَيْبَرَ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَرْمَدُ الْعَيْنِ، فَتَفَلَ فِي عَيْنِي، ثُمَّ قَالَ: «اللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ» قَالَ: فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلاَ بَرْداً بَعْدَ يَوْمَئِذٍ. وَقَالَ: «لأَبْعَثَنَّ رَجُلاً يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ، لَيْسَ بِفَرَّارٍ» فَتَشَرَّفَ لَهُ النَّاسُ، فَبَعَثَ إِلَى عَلِيٍّ، فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ.

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ابولیلیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر میں تھے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ گرمی کے کپڑے جاڑے میں پہنتے تھے اور جاڑے کے کپڑے گرمی میں۔ہم نے کہا: کاش ہم ان سے پوچھیں! انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے میرے پاس کسی کو بھیجا اور میری آنکھیں دُکھتی تھیں۔میں نے حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میری آنکھیں دُکھتی ہیں۔آپ ﷺ نے اپنا تھوک میری آنکھوں میں ڈال دیا اور فرمایا: اے اللہ! اس سے گرمی اور جاڑے کو دور رکھ۔سو مجھے اس دن سے نہ گرمی لگی اور نہ سردی۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ایسے شخص کو بھیجوں گا جو اللہ کو اور اس کے رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس کو دوست رکھتا ہے۔وہ ہرگز بھگوڑا نہیں۔لوگ گردنیں اُٹھا کر دیکھنے لگے۔آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور لڑائی کا جھنڈا ان کو دیا یعنی جس پر خیبر فتح ہوا۔ (ابن ماجه:117)

میں اللہ تعالیٰ کے رسول کا بھائی ہوں

[087] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى: أَنْبَأَنَا الْعَلاَءُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: أَنَا عَبْدُ اللهِ، وَأَخُو رَسُولِهِ ﷺ. وَأَنَا الصِّدِّيقُ الأَكْبَرُ، لاَ يَقُولُهَا بَعْدِي إِلاَّ

عباد بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بندہ ہوں اللہ کا اور بھائی ہوں اس کے رسول ﷺ کا۔درود ہے اللہ کا ان پر اور سلام ہے اور میں بڑا صدیق ہوں۔میرے بعد اس فضیلت کا دعویٰ نہیں کرے گا مگر جھوٹا۔

كَذَّابٌ، صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِ سِنِينَ.

میں نے سب لوگوں سے سات برس پیشتر نماز پڑھی تھی۔

(ابن ماجه:120)

علی رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے نماز پڑھی

[088] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي بَلْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلَّى عَلِيٌّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سب سے پہلے نماز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پڑھی۔

(ترمذی:3734)

علی رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں

[089] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى، قَالُوا: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَلاَ يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا عَلِيٌّ».

حبشی بن جنادہ سے روایت ہے، کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور کوئی ادا نہیں کر سکتا میری طرف سے اس پیغام کو سوائے علی کے۔

(ابن ماجه:119)

[090] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَيْشًا وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَمَضَى فِي السَّرِيَّةِ فَأَصَابَ جَارِيَةً فَأَنْكَرُوا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: [إِنْ] لَقِينَا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ. وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا رَجَعُوا مِنْ سَفَرٍ بَدَأُوا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوا إِلَى رِحَالِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَامَ أَحَدُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا اور ان پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس لشکر کے ساتھ گئے تو انہوں نے ایک لونڈی سے صحبت کی جسے لوگوں نے برا جانا، اور چار صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپس میں معاہدہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے ہماری ملاقات ہوئی تو ہم آپ ﷺ کو اس کی ضرور خبر دیں گے جو علی رضی اللہ عنہ نے کیا ہے۔ مسلمان جب سفر سے واپس لوٹتے تو پہلے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور سلام

الأَرْبَعَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَمْ تَرَ إِلَى عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا. فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوا فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالغَضَبُ يُعْرَفُ فِي وجْهِهِ فَقَالَ: «مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ، ما تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ، ما تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ؟ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي».

عرض کرتے، پھر اپنے گھروں کی طرف لوٹتے۔ جب یہ لشکر واپس لوٹ کر آیا تو انہوں نے بھی نبی اکرم ﷺ پر سلام عرض کیا اور ان چاروں میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا: اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا کہ اس نے ایسے ایسے کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے اعراض فرمایا۔ پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا۔ اس نے بھی پہلے شخص کی طرح کہا۔ آپ ﷺ نے اس سے بھی اعراض فرمایا۔ تیسرا شخص کھڑا ہوا۔ اس نے بھی پہلے کی طرح بات کہی۔ آپ ﷺ نے اس سے بھی اعراض کیا۔ پھر چوتھا شخص کھڑا ہوا۔ اس نے بھی وہی بات کہی جو تینوں نے کہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ ﷺ کے چہرے سے غصہ ظاہر تھا۔ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: تم علی رضی اللہ عنہ سے کیا چاہتے ہو؟ بلاشبہ علی رضی اللہ عنہ سے ہے اور میں علی رضی اللہ عنہ سے ہوں۔ وہ میرے بعد مومن کے ولی ہیں۔ (ترمذی:3712)

[091] حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ».

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”علی رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں علی رضی اللہ عنہ سے ہوں۔ صلح اور نقضِ عہد کی ذمے داری کا فریضہ میری طرف سے یا تو میں خود ہی ادا کرسکتا ہوں یا علی رضی اللہ عنہ کرسکتے ہیں۔

(ترمذی:3719)

علی رضی اللہ عنہ اُن سے بہتر ہے

[092] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسٰى الْوَاسِطِيُّ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا».

نے فرمایا: حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ جنت کے جوانوں میں سے سردار ہیں اور ان کا باپ اِن سے بہتر ہے۔

(ابن ماجه:118)

علی رضی اللہ عنہ کا گھرانہ رسول اللہ ﷺ کے خاندان کا عمدہ گھرانہ تھا

[093] حدَّثَنا مُحَمَّدُ بنُ رَافِعٍ: حدَّثَنا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ أَبي حَصِينٍ، عَنْ سَعْدِ بنِ عُبَيْدَةَ قالَ: جاءَ رَجُلٌ إلى ابنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ عُثمانَ فَذَكَرَ عَنْ مَحَاسِنِ عَمَلِهِ، قالَ: لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوؤُكَ، قالَ: نَعَمْ، قالَ: فأَرْغَمَ اللهُ بأَنْفِكَ، ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ فَذَكَرَ مَحَاسِنَ عَمَلِهِ، قالَ: هُوَ ذَاكَ، بَيْتُهُ أَوْسَطُ بُيُوتِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قالَ: لَعَلَّ ذَاكَ يَسوءكَ؟ قالَ: أَجَلْ، قالَ: فأَرْغَمَ اللهُ بأَنْفِكَ، انْطَلِقْ فاجْهَدْ عَلَيَّ جَهْدَكَ. [راجع: ٣١٣٠]

سعد بن عبیدہ نے بیان کیا کہ ایک شخص عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کے محاسن کا ذکر کیا۔ پھر کہا کہ شاید یہ باتیں تمہیں بری لگی ہوں گی ۔اس نے کہا جی ہاں! حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ تیری ناک خاک آلود کرے! پھر اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے ان کے محاسن ذکر کئے اور کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گھرانہ نبی کریم ﷺ کے خاندان کا نہایت عمدہ گھرانہ ہے۔ پھر کہا کہ شاید یہ باتیں بھی تمہیں بری لگی ہوں گی ۔اس نے کہا: جی ہاں! حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بولے: اللہ تیری ناک خاک آلود کرے! جا اور میرا جو بگاڑنا چاہے بگاڑ لینا، کچھ کمی نہ کرنا۔

(صحیح بخاری:3704)

[094] حدَّثَنا مُحَمَّدُ بنُ بَشَّارٍ: حدَّثَنا غُنْدَرٌ: حدَّثَنا شُعْبَةُ عَنِ الحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ ابنَ أبي لَيْلى قالَ: حدَّثَنا عَلِيٌّ: أَنَّ فاطِمَةَ عَلَيها السَّلامُ شَكَتْ ما تَلْقى منْ أَثَرِ الرَّحى، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْيٍ، فانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ فَوَجَدَتْ عائِشَةَ فأَخْبَرَتها، فَلَمَّا جاءَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبرَتهُ

ابن ابی لیلیٰ سے سنا گیا' کہا ہم سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے (نبی کریم ﷺ سے) چکی پیسنے کی تکلیف کی شکایت کی۔اس کے بعد آنحضرت ﷺ کے پاس قیدی آئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے پاس

عائِشَة بِمَجِيءِ فاطِمَةَ، فَجاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْنا وقدْ أَخَذْنا مَضَاجِعَنا، فَذَهَبْتُ لأقُومَ، فَقالَ: عَلى مَكَانِكما، فَقَعَد بَيْنَنا، حتَّى وجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلى صَدْرِي، وقالَ: «ألا أُعَلِّمُكُما خَيرًا ممَّا سَألتماني؟ إِذَا أَخَذْتُما مَضَاجِعَكُما تُكبِّرانِ ثَلاثًا وثَلاثِينَ، وتُسَبِّحانِ ثَلاثًا وثَلاثِينَ، وتَحْمَدَانِ ثَلاثًا وثَلاثِينَ، فَهُوَ خيرٌ لَكما منْ خادِمٍ».
[راجع: ٣١١٣]

آئیں لیکن آپ ﷺ موجود نہیں تھے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کی ملاقات ہوسکی توان سے اس کے بارے میں انہوں نے بات کی جب حضور ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کوحضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کی اطلاع دی ۔اس پرخود حضور ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے۔اس وقت ہم بستروں پر لیٹ چکے تھے۔میں نے چاہا کہ کھڑا ہوجاؤں لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ یوں ہی لیٹے رہو۔اس کے بعدآپ ﷺ ہم دونوں کے درمیان بیٹھ گئے اور میں نے آپ ﷺ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔پھرآپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے مجھ سے جوطلب کیاہے،کیا میں تمہیں اس سے اچھی بات نہ بتاؤں؟جب تم سونے کے لئے بستر پرلیٹوتوچونتیس مرتبہ اللہ اکبر،تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اورتینتیس مرتبہ الحمدللہ پڑھ لیا کرو۔یہ عمل تمہارے لئے کسی خادم سے بہتر ہے۔

(صحیح بخاری:3705)

علی رضی اللہ عنہ اہلِ بیت میں سے ہیں

[095] حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ،- قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - : حَدَّثَنِي أَبُو حَيَّانَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، فَلَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ

حضرت یزید بن حیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حصین بن بصرہ رضی اللہ عنہ اورعمر بن مسلمہ رضی اللہ عنہ،حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی طرف چلے توجب ہم ان کے پاس جا کر بیٹھ گئے تو حضرت حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے کہا:اے زید!تو نے بہت بڑی نیکی حاصل کی ہے کہ تو نے رسول اللہ ﷺ کو

حُصَيْنٌ: لَقَدْ لَقِيتَ، يَا زَيْدُ! خَيْرًا كَثِيرًا، رَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَسَمِعْتَ حَدِيثَهُ، وَغَزَوْتَ مَعَهُ، وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ، لَقَدْ لَقِيتَ، يَا زَيْدُ! خَيْرًا كَثِيرًا، حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ! مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! وَاللهِ! لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي، وَقَدُمَ عَهْدِي، وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ أَعِي مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوا، وَمَا لَا، فَلَا تُكَلِّفُونِيهِ، ثُمَّ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا، بِمَاءٍ يُدْعَىٰ خُمًّا[1]، بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَىٰ عَلَيْهِ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ! فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ[2]: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدَىٰ وَالنُّورُ، فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ، وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ» فَحَثَّ عَلَىٰ كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَأَهْلُ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي». فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ؟ يَا زَيْدُ! أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ؟ قَالَ: نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَلَكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ، قَالَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ آلُ عَلِيٍّ، وَآلُ عَقِيلٍ، وَآلُ جَعْفَرٍ، وَآلُ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُلُّ هَؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

دیکھا ہے اور آپ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے اور تو نے آپ ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کیا ہے اور تو نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ اے زید! آپ نے تو بہت کثرت سے بھلائیاں حاصل کر لی ہیں۔ اے زید! آپ نے رسول اللہ ﷺ سے احادیث سنی ہیں وہ ہم سے بیان کرو۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اللہ کی قسم میری عمر بڑھاپے کو پہنچ گئی ہے اور ایک زمانہ گزر گیا (جس کی وجہ سے) میں بعض وہ باتیں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن کر یاد رکھی تھیں بھول گیا ہوں۔ اس وجہ سے جو میں تم سے بیان کروں تو تم اسے قبول کرو اور جو میں تم سے بیان نہ کروں تو تم اس کے بارے میں مجھے مجبور نہ کرنا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن ایک پانی کہ جسے خم کہہ کر پکارا جاتا ہے جو کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ہے پر ہمیں خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور وعظ و نصیحت فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بعد حمد و صلوٰۃ! آگاہ رہو اے لوگو! میں ایک آدمی ہوں۔ قریب ہے کہ میرے ربّ کا بھیجا ہوا میرے پاس آئے تو میں اسے قبول کروں اور میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں: ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے تو تم اللہ کی اس کتاب کو پکڑے رکھو اور اس کے ساتھ مضبوطی سے قائم رہو اور آپ ﷺ نے اللہ کی کتاب (قرآنِ مجید) کی خوب رغبت دلائی۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: (دوسری چیز) میرے اہلِ بیت ہیں۔ میں تم لوگوں کو اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ یاد دلاتا ہوں۔ میں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں تم لوگوں کو اللہ یاد دلاتا ہوں۔ حضرت حصین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے زید! آپ ﷺ کے اہلِ بیت کون ہیں؟ کیا آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اہلِ بیت میں سے نہیں ہیں؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ کی ازواج مطہرات آپ ﷺ کے اہلِ بیت میں سے ہیں اور وہ سب اہلِ بیت میں سے ہیں کہ جن پر آپ ﷺ کے بعد صدقہ (زکوۃ، صدقہ وخیرات وغیرہ) حرام ہے۔ حضرت حصین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: وہ کون ہیں؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خاندان، حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کا خاندان، آلِ جعفر، آلِ عباس۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ان سب پر صدقہ وغیرہ حرام ہے؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! ان سب پر صدقہ، زکوۃ وغیرہ حرام ہے۔ (مسلم: 6227-6225)

اللہ تعالیٰ اس کو دوست رکھے جو علی رضی اللہ عنہ کو دوست رکھے

[096] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ: أَخْبَرَنِي حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ ابْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ الَّتِي حَجَّ، فَنَزَلَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ، فَأَمَرَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ،

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج سے لوٹے تو آپ ﷺ کسی راہ میں اُترے اور حکم دیا کہ نماز میں سب اکٹھے ہو جائیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: کیا میں مومنوں کا ان کی جانوں سے بڑھ کر دوست نہیں ہوں؟ لوگوں

فَقَالَ: «أَلَسْتُ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟» قَالُوا: بَلَى. قَالَ: «أَلَسْتُ أَوْلَىٰ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟» قَالُوا: بَلَى. قَالَ: «فَهٰذَا وَلِيُّ مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، اللَّهُمَّ عَادِ مَنْ عَادَاهُ».

نے عرض کیا: کیوں نہیں! فرمایا: کیا میں ہر مومن کا اس کی جان سے بڑھ کر دوست نہیں ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں! فرمایا: یہ بھی ولی ہے جس کا میں مولیٰ ہوں۔ یا اللہ! دوست رکھ اس کو جو اس سے دوستی رکھے اور یا اللہ! عداوت رکھ اس سے جو اس سے عداوت رکھے یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے۔

(ابن ماجه:116)

علی رضی اللہ عنہ کو مومن دوست رکھیں گے اور منافق ان سے بغض رکھیں گے

[097] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ الأُمِّيُّ ﷺ أَنَّهُ لاَ يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلاَ يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے رسولِ خدا ﷺ نے عہد کیا ہے کہ مجھے دوست نہ رکھے گا مگر مومن اور مجھ سے بغض نہ رکھے گا مگر منافق۔

(ابن ماجه:114)

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ کا خصوصی معاون

[098] حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: نَدَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ، فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ، فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خندق کے دن لوگوں کو جہاد کی ترغیب فرمائی۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں حاضر ہوں (یعنی میں جہاد کے لیے پوری طرح تیار ہوں)۔ آپ ﷺ نے پھر جہاد کی ترغیب فرمائی تو پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہی نے

حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ».

عرض کیا کہ میں تیار ہوں۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے کچھ خصوصی معاون ہوتے ہیں اور میرا خصوصی معاون زبیر رضی اللہ عنہ ہے۔

(صحیح مسلم: 6243,6244)

حواریٔ رسول ﷺ

[099] حدَّثَنا مالكُ بنُ إسماعِيلَ: حدَّثَنا عَبْدُ العَزِيزِ - هُوَ ابنُ أَبي سَلَمَةَ - عَنْ مُحَمَّدِ بنِ المُنْكَدِرِ، عَنْ جابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قالَ: قالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إنَّ لكُلِّ نَبِيٍّ [حَوارِيًّا] وإنَّ حَوارِيَّ الزُّبَيْرُ بنُ العَوَّامِ». [راجع: ٢٨٤٦]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہے۔

(صحیح بخاری: 3719)

زبیر میرا مخلص مددگار ہے

[100] حَدَّثَنا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنا أَبُو دَاوُدَ الحَفَرِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوارِيًّا وَ[إِنَّ] حَوارِيَّ الزُّبَيْرُ [بْنُ العَوَّامِ]» وَزَادَ أَبُو نُعَيمٍ فِيهِ: يَوْمَ الأَحْزَابِ قَالَ: «مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ القَوْمِ؟» قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا. قَالَهَا ثَلاثًا. قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا.

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لیے مخلص اور مددگار تھے اور زبیر میرا مخلص مددگار ہے۔ ابونعیم نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد ذکر کیے ہیں کہ آپ ﷺ نے احزاب ''خندق'' کے دن فرمایا: قوم ''مشرکین'' کی خبر کون لائے گا؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں لاتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا تو ہر بار زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں لاتا ہوں۔

(ترمذی: 3744,3745)

میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں

[101] حدَّثَنا أَحْمَدُ بنُ مُحَمَّدٍ: أنبأنا عَبْدُ اللهِ: أَخْبرَنا هِشامُ بنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بن الزُّبَير رَضِيَ اللهُ عَنْهُما قالَ: كُنْتُ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جنگِ احزاب کے موقع پر مجھے اور عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما کو عورتوں

يَوْمَ الأَحْزَابِ، جُعِلْتُ أَنا وعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النِّساءِ، فَنَظَرْتُ فإذَا أَنا بالزُّبَيْرِ عَلى فَرَسِهِ يَخْتَلِفُ إِلى بَنِي قُرَيْظَةَ مَرَّتَينِ أَوْ ثَلاثًا، فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ: يا أَبَتِ، رَأَيْتُكَ تَخْتَلِفُ؟ قالَ: أَوَ هَلْ رَأَيْتَنِي يا بُنَيَّ؟ قُلتُ: نَعَمْ، قالَ: كانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قالَ: «مَنْ يأْتِ بَنِيهِ قُرَيْظَةَ فَيَأْتِينِي بِخَبرِهِمْ؟» فانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَبَوَيْهِ فَقالَ: «فِدَاكَ أَبِي وأُمِّي».

میں چھوڑ دیا گیا تھا (کیونکہ یہ دونوں حضرات بچے تھے)۔ میں نے اچانک دیکھا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ (آپ کے والد) اپنے گھوڑے پر سوار بنی قریظہ (یہودیوں کے ایک قبیلہ) کی طرف آجا رہے ہیں۔ دو یا تین مرتبہ ایسا ہوا۔ پھر جب وہاں سے واپس آیا تو میں نے عرض کیا: ابا جان! میں نے آپ کو کئی مرتبہ آتے جاتے دیکھا۔ انہوں نے کہا: بیٹے! کیا واقعی تم نے بھی دیکھا تھا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو بنو قریظہ کی طرف جا کر ان کی (نقل وحرکت کے متعلق) اطلاع میرے پاس لا سکے؟ اس پر میں وہاں گیا اور جب میں (خبر لے کر) واپس آیا تو آنحضرت ﷺ نے (فرطِ مسرت میں) اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر کر کے فرمایا کہ میرے ماں باپ تم فدا ہوں۔

(صحیح بخاری:3720)

[102] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اُحد کے دن میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع کیا۔

(ابن ماجه:123)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں گہرے زخم کھانے والے

[103] حدَّثَنا عَلِيُّ بنُ حَفْصٍ: حدَّثَنا ابنُ المُبارَكِ: أَخْبَرَنا هِشامُ بنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أَصْحابَ النَّبِيِّ ﷺ قالُوا للزُّبَيرِ يَوْمَ وَقْعَةِ اليرْمُوكِ: ألا تَشُدُّ فَنَشُدُّ مَعَكَ؟ فَحَمَلَ عَلَيهِمْ فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَينِ عَلى عاتِقِهِ، بَيْنَهُما ضَرْبَةٌ ضُرِبَها

حضرت عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی اور انہیں ان کے والد نے کہ جنگِ یرموک کے موقع پر نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ حملہ کیوں نہیں کرتے تا کہ ہم بھی

يَوْمَ بَدْرٍ، قالَ عُرْوَةُ: فَكُنْتُ أدْخِلُ أصَابِعِي فِي تِلْكَ الضَّرَبَاتِ ألْعَبُ وأنا صَغِيرٌ. [انظر: ٣٩٧٣، ٣٩٧٥]

آپ کے ساتھ حملہ کریں؟ چنانچہ انہوں نے ان (رومیوں) پر حملہ کیا۔ اس موقع پر انہوں (رومیوں) نے آپ رضی اللہ عنہ کے دو کاری زخم شانے پر لگائے۔ درمیان میں وہ زخم تھا جو بدر کے موقع پر آپ رضی اللہ عنہ کو لگا تھا۔ عروہ نے کہا کہ یہ (زخم) اتنے گہرے تھے کہ اچھے ہو جانے کے بعد (میں بچپن میں) ان زخموں کے اندر اپنی انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا۔

(صحیح بخاری:3721)

[104] وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَٰذَا الْإِسْنَادِ - وَزَادَ: تَعْنِي[1] أَبَا بَكْرٍ وَالزُّبَيْرَ.

[٦٢٥١] ٥٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ: كَانَ أَبَوَاكَ مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ.

حضرت ہشام رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں اور اس میں صرف یہ الفاظ زائد ہیں کہ (دونوں باپ سے مراد) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (کیونکہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ عروہ کے باپ ہی تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے نانا تھے اور نانا کو عرف میں باپ کہہ دیا جاتا ہے)

(صحیح مسلم:6250,6251)

[105] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَوْصَى الزُّبَيْرُ إِلَى ابْنِهِ عَبْدِ اللهِ صَبِيحَةَ الْجَمَلِ فَقَالَ: مَا مِنِّي عُضْوٌ إِلَّا وَقَدْ جُرِحَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى انْتَهَى ذَاكَ إِلَى فَرْجِهِ.

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هَٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ.

ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ جمل کی صبح کو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو وصیت کی اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی معیت میں لڑائیاں کرتے ہوئے میرے جسم کے تمام اعضاء حتیٰ کہ عضو "شرمگاہ" بھی زخمی ہوا تھا۔

(ترمذی:3746)

رسول اللہ ﷺ نے پیشین گوئی کی

[106] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلَىٰ حِرَاءٍ، هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ، فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اهْدَأْ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (غار) حرا پر تھے اور حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر رضی اللہ عنہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے تو وہ پتھر (جس پر آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کھڑے تھے) حرکت کرنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اے حرا) ٹھہر جا! کیونکہ تیرے اوپر سوائے نبی یا صدیق یا شہید کے اور کوئی نہیں ہے۔

[107] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَعَبْدَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ: أَبَوَاكَ، وَاللهِ! مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ.

حضرت ہشام رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا: اللہ کی قسم! تیرے دونوں باپ ان لوگوں میں سے تھے جن کا ذکر اس آیتِ کریمہ میں ہے: ''جن لوگوں نے حکم مانا اللہ کا اور اس کے رسول ﷺ کا بعد اس کے کہ پہنچ چکے تھے ان کو زخم۔

(صحیح مسلم: 6249,6247)

رسول اللہ ﷺ کی نظروں میں محبوب

[108] حدَّثَنا خالِدُ بنُ مَخْلَدٍ: حدَّثَنا عَلِيُّ ابنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشامِ بنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قالَ: أَخْبرَنِي مَرْوَانُ بنُ الحَكَمِ قالَ: أَصَابَ عُثمانَ ابنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رُعافٌ شَدِيدٌ سَنَةَ الرُّعافِ، حتَّى حَبَسَهُ عَنِ الحَجِّ، وأَوْصَى فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ منْ قُرَيْشٍ، قالَ: اسْتَخْلِفْ، قالَ: وقالُوهُ؟: قالَ: نَعَمْ، قالَ: ومَنْ؟ فَسَكَتَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ - أَحْسِبُهُ الحَارِثَ - فَقالَ: اسْتَخْلِفْ، فَقالَ عُثمانُ: وقالُوا؟ فَقالَ: نَعَمْ، قالَ: ومَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ، قالَ: فَلَعَلَّهُمْ قالُوا:

مروان بن حکم نے خبر دی کہ جس سال نکسیر پھوٹنے کی بیماری پھوٹ پڑی تھی، اس سال عثمان رضی اللہ عنہ کی اتنی سخت نکسیر پھوٹی کہ آپ رضی اللہ عنہ حج کے لئے بھی نہ جا سکے اور (زندگی سے مایوس ہو کر) وصیت بھی کر دی۔ پھر ان کی خدمت میں قریش کے ایک صاحب گئے اور کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ کسی کو اپنا خلیفہ بنا دیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: کیا یہ سب کی خواہش ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کسے

إِنَّهُ الزُّبَيْرُ، قالَ: نَعَمْ، قالَ: أَما والذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لخَيرُهُمْ ما عَلِمْتُ، وإنْ كانَ لأَحَبَّهُمْ إلى رَسُولِ اللهِ ﷺ. [انظر: ٣٧١٨]

بناؤں؟ اس پر وہ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد ایک دوسرے صاحب گئے۔ میرا خیال ہے کہ وہ حارث تھے۔ انہوں نے بھی یہی کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ کسی کو خلیفہ بنا دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے بھی پوچھا: کیا یہ سب کی خواہش ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: لوگوں کی رائے کس کے لئے ہے؟ اس پر وہ بھی خاموش ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غالباً زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف لوگوں کا رجحان ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میرے علم کے مطابق بھی وہ ان میں سے سب سے بہتر ہیں اور بلاشبہ وہ رسول اللہ ﷺ کی نظروں میں بھی ان میں سب سے زیادہ محبوب تھے۔

(صحیح بخاری:3717)

لوگوں میں بہتر

[109] حدَّثَنَا عُبَيْدُ بنُ إسمَاعِيلَ: حدَّثَنا أَبُو أُسامَةَ عَنْ هِشام: أَخبرَني أَبِي: سَمِعْتُ مَرْوَانَ بنَ الحَكَمِ: كُنتُ عِنْدَ عُثمانَ أَتاهُ رَجُلٌ فَقالَ: اسْتَخْلِفْ قالَ: وقيلَ ذَاكَ؟ قالَ: نَعَمْ، الزُّبَيرُ قالَ: أَمَ واللهِ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ خَيرُكُمْ، ثَلاثا. [را : ٣٧١٧]

مروان سے سنا گیا کہتے ہیں کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا کہ اتنے میں ایک صاحب آئے اور کہا کہ کسی کو آپ رضی اللہ عنہ اپنا خلیفہ بنا دیجئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: کیا اس کی خواہش کی جا رہی ہے؟ انہوں نے بتایا: جی ہاں! حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف لوگوں کا رجحان ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا: ٹھیک ہے۔ تم کو بھی معلوم ہے کہ وہ تم میں بہتر ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ یہ بات دہرائی۔

(صحیح بخاری:3718)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما

جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے گواہی دی

[110] حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا إِسْحَاقُ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ».

موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم معاویہ کے پاس تھے جب انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے: طلحہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ۔ (ابن ماجہ:125، 126,127)

طلحہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے اپنا عہد پورا کیا

[111] حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَىٰ مُعاوِيَةَ فَقَالَ: أَلَا أُبَشِّرُكَ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ». [قَالَ] هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تجھے خوشخبری نہ دوں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: طلحہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہے جس نے اپنے عہد کو پورا کیا۔ (ترمذی:3741)

[112] حَدَّثَنَا [أَبُو كُرَيْبٍ] مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُوسَى وَعِيسَى ابْنَيْ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِمَا طَلْحَةَ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالُوا لِأَعْرَابِيٍّ جَاهِلٍ: سَلْهُ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ، مَنْ هُوَ؟ وكانُوا لَا يَجْتَرِئُونَ [هُمْ] عَلَى مَسْأَلَتِهِ يُوَقِّرُونَهُ وَيَهَابُونَهُ: فَسَأَلَهُ الأَعْرَابِيُّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک جاہل بدوی سے کہا: تم رسول اللہ ﷺ سے سوال کرو کہ وہ کون شخص ہے جس نے اپنا عہد پورا کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تعظیم اور ہیبت کی بنا پر براہِ راست رسول اللہ ﷺ سے سوال نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ اعرابی نے آپ ﷺ سے سوال کیا

سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ. ثُمَّ إِنِّي اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ المَسْجِدِ وَعَلَيَّ ثِيَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَآنِي النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ»؟ قَالَ الأَعْرَابِيُّ: أَنَا، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «هٰذَا مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ».

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نعْرِفهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ يُونُسَ ابْنِ بُكَيْرٍ. وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ كِبَارِ أَهْلِ الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ هٰذَا الْحَدِيثَ. وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ وَوَضَعَهُ فِي كِتَابِ الفَوَائِدِ.

تو آپ ﷺ نے اس سے اعراض کیا۔ پھر اس نے سوال کیا تو آپ ﷺ نے اعراض کیا۔ پھر میں اچانک مسجد کے دروازے سے آیا اور مجھ پر سبز رنگ کا لباس تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: وہ سائل کہاں ہے جس نے یہ سوال کیا تھا کہ وہ کون ہے جس نے وعدہ پورا کیا ہے؟ اعرابی کہنے لگا: اللہ کے رسول ﷺ! میں ہوں۔ فرمایا: یہ وہ شخص ہے جس نے اپنا وعدہ پورا کیا ہے۔

(ترمذی:3742)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگوں میں شریک ہونے والے

[113] حدَّثَنِي مُحَمَّدُ بنُ أَبِي بَكْرٍ المُقَدَّمِيُّ: حدَّثَنا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُثْمانَ قالَ: لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ تِلْكَ الأَيَّامِ الَّتِي قاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَيْرُ طَلْحَةَ وسَعْدٍ، عَنْ حَدِيثِهِما. [انظر: ٤٠٦٠، ٤٠٦١]

ابو عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعض ان جنگوں میں جن میں رسول اللہ ﷺ خود شریک ہوئے تھے، (احد کی جنگ میں) طلحہ رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہا تھا۔

(صحیح بخاری:3722,3723، صحیح مسلم:6242)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخم کھانے والے

[114] حدَّثَنا مُسَدَّدٌ: حدَّثَنا خالِدٌ: حدَّثَنا ابنُ أَبِي خالِدٍ عَنْ قَيْسِ بنِ أَبِي حازِمٍ قالَ: رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ الَّتِي وَقَى بِها النَّبِيَّ ﷺ قَدْ شَلَّتْ. [انظر: ٤٠٦٣]

قیس بن ابی حازم نے کہا کہ میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا وہ ہاتھ دیکھا ہے جس سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی (جنگِ اُحد میں) حفاظت کی تھی کہ وہ بالکل بیکار ہو چکا تھا۔

(صحیح بخاری:4 372)

شہید کو دیکھ لو

[115] [حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول

الْبَغْدَادِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: أَخْبَرَنَا عَوْفٌ الْأَعْرَابِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الجَمَلِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْطَانِي، وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي.][1]

اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: جسے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ کسی شہید کو زمین پر چلتا پھرتا دیکھے تو وہ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔

(ترمذی:3739)

[116] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلَىٰ حِرَاءٍ، هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ، فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اهْدَأْ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (غار) حرا پر تھے اور حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر رضی اللہ عنہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ وہ پتھر (جس پر آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کھڑے تھے حرکت کرنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اے حرا) ٹھہر جا! کیونکہ تیرے اوپر سوائے نبی یا صدیق یا شہید کے اور کوئی نہیں ہے۔

(صحیح مسلم:6247)

طلحہ نے اپنے لئے جنت واجب کرلی

[117] حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: كَانَ عَلَىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ، فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ، فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَوْجَبَ طَلْحَةُ».

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ دو زرہیں پہنے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے ایک چٹان پر چڑھنے کی کوشش کی مگر اس کی طاقت نہ پائی۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے نیچے بیٹھ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے کندھے پر قدم رکھا اور چٹان پر چڑھ گئے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے لیے جنت واجب کرلی ہے۔

(ترمذی:3738)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

اسلام میں پہلے داخل ہونے والے

[118] حَدَّثَنَا مَسْرُوقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ: مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ، وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ، وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا گیا، انہوں نے کہا کہ جس دن میں اسلام لایا، اسی دن دوسرے (سب سے پہلے اسلام میں داخل ہونے والے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم) بھی اسلام میں داخل ہوئے ہیں اور میں سات دن تک اسی طور پر رہا کہ میں اسلام کا تیسرا فرد تھا۔ ابن ابی زائدہ کے ساتھ اس حدیث کو ابو اسامہ نے بھی روایت کیا۔

(صحیح بخاری:3727)

[119] حدَّثَنَا مَكِّيُّ بنُ إِبْرَاهِيمَ: حدَّثَنا هَاشِمُ بنُ هاشِمٍ عَنْ عامِرِ بنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي وأنا ثُلُثُ الإِسْلامِ. [انظر: ٣٧٢٧، ٣٨٥٨]

سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: جس دن میں اسلام لایا اس دن کوئی اسلام نہ لایا اور ایک ہفتہ تک میں تہائی تھا اہلِ اسلام کا یعنی تین میں کا ایک۔

(ابن ماجہ:132)

[120] حدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بنُ مُوسَى: أَخْبَرَنا ابنُ أَبِي زَائِدَةَ: حدَّثَنا هاشِمُ بنُ هاشِمِ بنِ عُتْبَةَ ابنِ أَبِي وقَّاصٍ قالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بنَ المُسَيَّبِ يقولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بنَ أَبِي وقَّاصٍ يَقُولُ: ما أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا في اليَوْمِ الذِي أَسْلَمْتُ فيهِ، ولَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وإِنِّي لَثُلُثُ الإِسلامِ.
تابَعَهُ أَبُو أُسامَةَ: حدَّثَنا هاشِمٌ. [راجع: ٣٧٢٦]

عامر بن سعد نے اور ان سے ان کے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ مجھے خوب یاد ہے، میں نے ایک زمانے میں مسلمانوں کا تیسرا حصہ اپنے تئیں دیکھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اسلام کے تیسرے حصے سے یہ مراد ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف تین مسلمان تھے جن میں تیسرا مسلمان میں تھا۔

(صحیح بخاری:3726)

میرے ماں باپ تجھ پر قربان

[121] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ لَهُ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَحْرَقَ(٢) الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «ارْمِ، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي!» قَالَ: فَنَزَعْتُ لَهُ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيهِ نَصْلٌ فَأَصَبْتُ جَنْبَهُ فَسَقَطَ، وَانْكَشَفَتْ عَوْرَتُهُ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، حَتَّىٰ نَظَرْتُ إِلَىٰ نَوَاجِذِهِ.

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کے لیے اُحد کے دن اپنے ماں باپ کو جمع فرمایا۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرکوں میں سے ایک آدمی تھا کہ جس نے مسلمانوں کو جلا ڈالا تھا تو نبی ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا (اے سعد رضی اللہ عنہ!) اِرْمِ فِدَاکَ اَبِی وَاُمِّی تیر پھینک! میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بغیر پر کے تیر کھینچ کر اس کے پہلو پر مارا جس سے وہ گر پڑا اور اس کی شرم گاہ کھل گئی تو رسول اللہ ﷺ (سعد رضی اللہ عنہ کے معرکہ کو دیکھ کر) ہنس پڑے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کی داڑھیں مبارک دیکھیں۔

(صحیح مسلم:6237)

رسول اللہ ﷺ کا پہرہ دینے والے

[122] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَهِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ: «لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ»، قَالَتْ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذَٰلِكَ إِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا»؟ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا جَاءَ بِكَ»؟ فَقَالَ سَعْدٌ: وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ. فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ نَامَ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے زمانے میں ایک رات آپ ﷺ جاگتے رہے (یعنی آپ ﷺ کو نیند نہیں آئی) تو آپ ﷺ نے فرمایا: کاش میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی ایسا نیک آدمی ہوتا جو رات بھر میری حفاظت کرتا۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اسی حالت میں تھے کہ ہم نے اسلحہ کی کچھ جھنجھناہٹ سنی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ عرض کیا: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔رسول اللہ ﷺ نے

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تو کس وجہ سے آیا ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرے دل میں رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس کے بارے میں کچھ خوف سا محسوس ہوا اس لیے میں پہرہ دینے کے لیے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو دعا دی۔ پھر آپ ﷺ سو گئے اور ابن رمح کی روایت میں ہے کہ ہم نے کہا: یہ کون ہے؟

(مسلم: 6232-6230، ترمذی: 3756)

ان کو اپنے سے دور نہ کرو

[123] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَسَدِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سِتَّةَ نَفَرٍ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِئُونَ عَلَيْنَا.

قَالَ: وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ، وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ، وَبِلَالٌ، وَرَجُلَانِ لَسْتُ أُسَمِّيهِمَا، فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقَعَ، فَحَدَّثَ نَفْسَهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَوٰةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُۥ﴾ [الأنعام: ٥٢].

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم چھ آدمی نبی ﷺ کے ساتھ تھے تو مشرک لوگوں نے نبی ﷺ سے کہا: آپ ﷺ ان لوگوں کو اپنے پاس سے ہٹا دیں تو یہ ہم پر جرأت نہیں کر سکیں گے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ان لوگوں میں) میں اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ہذیل کا ایک آدمی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور دو آدمی جن کا نام میں نہیں جانتا تھا تو رسول اللہ ﷺ کے دل میں جو اللہ نے چاہا واقع ہوا اور آپ ﷺ نے اپنے دل میں ہی باتیں کیں تو اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ان لوگوں کو دور نہ کرو جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں اور اس کی رضا چاہتے ہیں۔

(صحیح مسلم: 6241)

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیر اندازی کرنے والے

[124] حدَّثَنا عَمْرُو بنُ عَوْنٍ: حدَّثَنا خالِد ابنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ إِسمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنِّي لأَوَّلُ العَرَبِ رَمى بِسَهْمٍ في سَبيلِ اللهِ، وكُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وما لَنَا طَعامٌ إِلَّا ورَقُ الشَّجَرِ، حتَّى إِنَّ أَحَدَنا لَيَضَعُ كما يَضَعُ البَعِيرُ أَوِ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُني عَلى الْإِسْلامِ، لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وضَلَّ عَمَلي، وكانُوا وَشَوْا بِهِ إِلى عُمَرَ، قالُوا: لا يُحْسِنُ يُصَلِّي.

قیس نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ عرب میں سب سے پہلے اللہ کے راستے میں میں نے تیراندازی کی تھی۔(ابتداء اسلام میں) ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ اس طرح غزوات میں شرکت کرتے تھے کہ ہمارے ساتھ درخت کے پتوں کے سوا کھانے کے لئے بھی کچھ نہیں ہوتا تھا۔اس سے ہمیں اونٹ اور بکریوں کی طرح اجابت ہوتی تھی یعنی ملی ہوئی نہیں ہوتی تھی لیکن اب بنی اسد کا یہ حال ہے کہ اسلامی احکام پر عمل میں میرے اندر عیب نکالتے ہیں(چہ خوش)ایسا ہوتو میں بالکل محروم اور بے نصیب ہی رہا اور میرے سب کام برباد ہوگئے۔ہوا یہ تھا کہ بنی اسد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سعد رضی اللہ عنہ کی چغلی کھائی تھی۔یہ کہا تھا کہ وہ اچھی طرح نماز بھی نہیں پڑھتے۔

(صحیح بخاری:3728)

[125] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، وَخَالِي يَعْلَى، وَوَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: إِنِّي لأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ.

سعد رضی اللہ عنہ کہتے تھے: عرب میں سب سے پہلے میں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں تیر مارا۔

(ابن ماجہ:131)

ان کے بارے میں قرآن مجید کی آیات نازل ہوئیں

[126] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُوسَىٰ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ ان کے بارے میں قرآن مجید میں سے کچھ آیات کریمہ نازل ہوئیں۔راوی کہتے ہیں

نَزَلَتْ فِيهِ آيَاتٌ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ: حَلَفَتْ أُمُّ سَعْدٍ أَنْ لَا تُكَلِّمَهُ أَبَدًا حَتَّىٰ يَكْفُرَ بِدِينِهِ، وَلَا تَأْكُلَ وَلَا تَشْرَبَ، قَالَتْ: زَعَمْتَ أَنَّ اللهَ وَصَّاكَ بِوَالِدَيْكَ، فَأَنَا أُمُّكَ، وَأَنَا آمُرُكَ بِهَٰذَا.

قَالَ: مَكَثَتْ ثَلَاثًا حَتَّىٰ غُشِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْجَهْدِ، فَقَامَ ابْنٌ لَهَا يُقَالُ لَهُ عُمَارَةُ: فَسَقَاهَا، فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلَىٰ سَعْدٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ- فِي الْقُرْآنِ هَٰذِهِ الْآيَةَ: وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا[٣].

قَالَ: وَأَصَابَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَنِيمَةً عَظِيمَةً، فَإِذَا فِيهَا سَيْفٌ فَأَخَذْتُهُ، فَأَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: نَفِّلْنِي هَٰذَا السَّيْفَ، فَأَنَا مَنْ قَدْ عَلِمْتَ حَالَهُ. فَقَالَ: «رُدَّهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ» فَانْطَلَقْتُ، حَتَّىٰ [إِذَا] أَرَدْتُ أَنْ أُلْقِيَهُ فِي الْقَبَضِ[١] لَامَتْنِي نَفْسِي، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: أَعْطِنِيهِ، قَالَ: فَشَدَّ لِي صَوْتَهُ: «رُدَّهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ» قَالَ: فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْأَنفَالِ﴾ [الأنفال: ١].

قَالَ: وَمَرِضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَىٰ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَانِي، فَقُلْتُ: دَعْنِي أَقْسِمْ مَالِي حَيْثُ شِئْتُ، قَالَ: فَأَبَىٰ، قُلْتُ: فَالنِّصْفَ، قَالَ: فَأَبَىٰ، قُلْتُ: فَالثُّلُثَ، فَسَكَتَ، فَكَانَ، بَعْدُ، الثُّلُثُ جَائِزًا.

قَالَ: وَأَتَيْتُ عَلَىٰ نَفَرٍ مِنَ الْأَنْصَارِ

کہ ان کی والدہ!(ام سعد) نے قسم کھائی کہ وہ ان سے کبھی بات نہیں کرے گی یہاں تک کہ وہ اپنے دین کا انکار کریں اور وہ نہ کھائے گی اور نہ پئے گی۔ وہ کہنے لگی: اللہ نے تجھے اپنے والدین کی اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے اور میں تیری والدہ ہوں اور میں تجھے اس بات کا حکم دیتی ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ تین (دن) تک اسی طرح رہی یہاں تک کہ اس پر غشی طاری ہوگئی تو اس کا ایک بیٹا کھڑا ہوا جسے عمارہ کہا جاتا ہے۔ اس نے اپنی والدہ کو پانی پلایا تو وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بددعا دینے لگی تو اللہ تعالی نے قرآن کریم میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے لیکن اگر وہ تجھ سے اس بات جھگڑا کریں کہ تو میرے ساتھ اس کو شریک کرے جس کا تجھے علم نہیں تو تو (اس معاملہ میں) ان کی اطاعت نہ کر۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں (ایک مرتبہ) بہت سا غنیمت کا مال آیا جس میں ایک تلوار بھی تھی تو میں نے وہ تلوار پکڑی اور اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر آیا اور میں نے عرض کیا: (اے اللہ کے رسول ﷺ!) یہ تلوار مجھے انعام کے طور پر عنایت فرما دیں اور میں کون ہوں اس کا آپ ﷺ کو علم ہی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اس تلوار کو) جہاں سے تو نے لیا ہے وہیں لوٹا دے تو میں چلا یہاں تک کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں اس تلوار کو گودام میں رکھ دوں

وَالْمُهَاجِرِينَ، فَقَالُوا: تَعَالَ نُطْعِمْكَ وَنَسْقِيكَ(٢) خَمْرًا، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُمْ فِي حُشٍّ - وَالْحُشُّ: الْبُسْتَانُ - فَإِذَا رَأْسُ جَزُورٍ مَشْوِيٌّ عِنْدَهُمْ، وَزِقٌّ مِنْ خَمْرٍ، قَالَ: فَأَكَلْتُ وَشَرِبْتُ مَعَهُمْ، قَالَ: فَذَكَرْتُ الْأَنْصَارُ وَالْمُهَاجِرِينَ(٣) عِنْدَهُمْ، فَقُلْتُ: الْمُهَاجِرُونَ خَيْرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: فَأَخَذَ رَجُلٌ أَحَدَ لَحْيَيِ الرَّأْسِ فَضَرَبَنِي بِهِ فَجَرَحَ بِأَنْفِي، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ - يَعْنِي نَفْسَهُ - شَأْنَ الْخَمْرِ: ﴿إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ﴾ [المائدة: ٩٠]. [راجع: ٤٥٥٦]

لیکن میرے دل نے مجھے ملامت کی اور پھر میں آپ ﷺ کی طرف لوٹا اور میں نے عرض کیا: (اے اللہ کے رسول ﷺ!) یہ تلوار مجھے عطا فرما دیں۔ آپ ﷺ نے مجھے اپنی آواز کی سختی کے ساتھ فرمایا: جہاں سے تو نے یہ تلوار لی ہے اس کو وہیں لوٹا دو تو اللہ عزوجل نے (آیت کریمہ) نازل فرمائی: (لوگ) آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں مالِ غنیمت کے حکم کے بارے میں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہو گیا تو میں نے نبی ﷺ کی طرف پیغام بھیجا (تاکہ آپ ﷺ میری طرف تشریف لائیں) تو آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: (اے اللہ کے رسول ﷺ!) مجھے اجازت عطا فرمائیں کہ میں اپنا مال جس طرح چاہوں تقسیم کروں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے انکار کر دیا۔ میں نے عرض کیا: آدھا مال تقسیم کر دوں؟ آپ ﷺ نے اس سے بھی انکار کر دیا۔ میں نے عرض کیا: تہائی مال تقسیم کر دوں؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ پھر اس کے بعد یہی حکم ہوا کہ تہائی مال تقسیم کرنے کی اجازت ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مہاجرین اور انصار کے کچھ لوگوں کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: آئیں ہم آپ کو کھانا کھلاتے ہیں اور ہم آپ کو شراب پلاتے ہیں اور یہ شراب کے حرام ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں

ان کے پاس ایک باغ میں گیا تو میں نے دیکھا کہ ان کے پاس اونٹ کے سر کا گوشت بھنا ہوا پڑا ہے اور شراب کی ایک مشک بھی رکھی ہوئی ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کے ساتھ گوشت بھی کھایا اور شراب بھی پی۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ان کے ہاں مہاجرین اور انصار کا ذکر ہوا تو میں نے کہا: مہاجر لوگ انصار سے بہتر ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ایک آدمی نے سری کا ایک ٹکڑا لیا اور اس سے مجھے مارا تو میری ناک زخمی ہوگئی۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سارے واقعے کی خبر دی تو اللہ عزوجل نے میری وجہ سے شراب کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: اِنَّمَا الْخَمْرُ ۔۔۔۔ شراب، جوا، بت، تیر یہ سب گندے اور شیطان کے کام ہیں۔ (صحیح مسلم:6238)

[127] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّىٰ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ [أَنَّهُ] قَالَ: أُنْزِلَتْ فِيَّ أَرْبَعُ آيَاتٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَىٰ حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ سِمَاكٍ - وَزَادَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ: قَالَ فَكَانُوا إِذَا أَرَادُوا أَنْ يُطْعِمُوهَا شَجَرُوا فَاهَا بِعَصًا، ثُمَّ أَوْجَرُوهَا، وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا: فَضَرَبَ بِهِ أَنْفَ سَعْدٍ فَفَزَرَهُ(٤)، فَكَانَ أَنْفُ سَعْدٍ مَفْزُورًا.

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میرے بارے میں چار آیات کریمہ نازل کی گئی ہیں (اور پھر آگے) زہیر عن سماک کی حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے اور شعبہ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ جب چاہتے کہ وہ میری والدہ کو کھانا کھلائیں تو اس کا منہ لکڑی سے کھولتے، پھر اس کے منہ میں کچھ ڈالتے اور اس روایت میں ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ناک پر انہوں نے مارا جس سے ان کی ناک چر گئی اور پھر چری ہی رہی۔ (مسلم:6239,6240)

مجھے ان جیسا ماموں دکھاؤ

[128] **حَدَّثَنَا** أَبُو كُرَيْبٍ وأَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ [الشَّعْبِيِّ] عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هٰذَا خَالِي فَلْيُرِنِي امْرُؤٌ خَالَهُ».

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُجَالِدٍ، وَكَانَ سَعْدُ [بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ] مِنْ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَتْ أُمُّ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ، لِذَلِكَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هٰذَا خَالِي».

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں۔کوئی شخص مجھے ان جیسا اپنا ماموں دکھائے۔

(ترمذی:3752)

یااللہ! سعد کی دُعائیں قبول فرما

[129] **حَدَّثَنَا** رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ العُذْرِيُّ [بَصْرِيٌّ]: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ [بْنِ أَبِي حازِم]، عَنْ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ».

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ». وَهٰذَا أَصَحُّ.

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! سعد جب بھی دعا کرے تو تو اس کی دعا قبول فرما۔

(ترمذی:3751)

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

اُمت کے امین

[130] **حدَّثَنَا** عَمْرُو بنُ عَلِيٍّ: حدَّثَنا عَبْدُ الأَعْلى: حدَّثَنا خالِدٌ عَنْ أَبي قِلابَةَ قالَ: حدَّثَني

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ

أَنَسُ بنُ مالكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ: «إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وإِنَّ أَمِينَنا أَيَّتُها الأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بنُ الجَرَّاحِ». [انظر: ٤٣٨٢، ٧٢٥٥]

ﷺ نے فرمایا: ہرامت میں امین ہوتے ہیں اوراس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔

(بخاری:3744،مسلم: 6252، ترمذی:3758)

[131] حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ [وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ] عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ أَهْلَ الْيَمَنِ قَدِمُوا عَلَىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالُوا: ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا يُعَلِّمْنَا السُّنَّةَ وَالْإِسْلَامَ، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَقَالَ: «هَٰذَا أَمِينُ هَٰذِهِ الْأُمَّةِ».

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یمن کے علاقے کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اورانہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے ساتھ کوئی ایسا آدمی بھیجیں جو ہمیں سنت (حدیث) اوراسلام کی تعلیم دے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: یہ اس امت کا امین ہے۔

(صحیح مسلم:6253)

[132] حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَا: ابْعَثْ مَعَنَا أَمِينَكَ، قَالَ: «فَإِنِّي سَأَبْعَثُ مَعَكُمْ أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ»، فَأَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ. قَالَ: وَكَانَ أَبُو إِسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ: سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ».

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نجران کے دو سردار عاقب اور سید نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ ﷺ ہمارے ساتھ کسی امین کو بھیجیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ جلد ہی ایسا امانتدار آدمی بھیجوں گا جو کما حقہ امین ہے۔ لوگوں نے ان کے ساتھ جانے کی تمنا کی مگر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

(ترمذی:3757.1)

رسول اللہ ﷺ کو محبوب تھے

[133] حَدَّثَنَا أَحْمَدُ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے

عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَيُّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ؟ قَالَتْ: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ: ثُمَّ عُمَرُ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ: ثُمَّ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ فَسَكَتَتْ.

رسول اللہ ﷺ کو زیادہ محبوب کون تھے؟ فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: پھر کون تھے؟ فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: پھر کون تھے؟ فرمایا: ابوعبیدہ بن جراح تھے۔ میں نے کہا: پھر کون؟ اس کے بعد خاموش رہیں اور کوئی جواب نہیں دیا۔

(ترمذی:3757.3)

ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی اچھائی کی رسول اللہ ﷺ نے گواہی دی

[134] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ».

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت اچھے آدمی ہیں، عمر رضی اللہ عنہ بہت اچھے آدمی ہیں، ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بہت اچھے آدمی ہیں۔

(ترمذی:3757.4)

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما

یااللہ! عباس رضی اللہ عنہ اور اُن کی اولاد کو باعزت اور بحفاظت رکھ

[135] حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ: «إِذَا كَانَ غَدَاةَ الِاثْنَيْنِ فَأْتِنِي أَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتَّى أَدْعُوَ لَهُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللهُ بِهَا وَوَلَدَكَ»، فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ فَأَلْبَسَنَا كِسَاءً ثُمَّ قَالَ: «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: سوموار کی صبح کو تم اپنی اولاد سمیت میرے پاس آنا۔ میں تمہارے حق میں دعا کروں گا جس سے اللہ تعالیٰ تم کو اور تمہاری اولاد کو فائدہ پہنچائے گا۔ چنانچہ ہم عباس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تو آپ

وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا، اللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِي وَلَدِهِ» .
[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

ﷺ نے ہمارے اوپر ایک چادر اوڑھی اور یہ دعا کی کہ اے اللہ! عباس رضی اللہ عنہ اور اس کی اولاد کے ظاہری اور باطنی گناہوں کی ایسی بخشش فرما جو ان کے کسی گناہ کو باقی نہ چھوڑے۔ اے اللہ! ان کی اولاد کو با عزت اور با حفاظت رکھ۔

(ترمذی:3762)

رسول اللہ ﷺ کے چچا

[136] حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ الأَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعُمَرَ فِي الْعَبَّاسِ: «إِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ» وكانَ عُمَرُ كَلَّمَهُ فِي صَدَقَتِهِ.
[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ [صَحِيحٌ].

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آدمی کا چچا اس کے باپ کی مثل ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے ان کی زکوٰۃ کے متعلق بات کی تھی۔

(ترمذی:3760)

رسول اللہ ﷺ کے چچا کے ذریعے بارش کی دُعا کرتے ہیں

[137] حدَّثَنا الحَسَنُ بنُ مُحَمَّدٍ: حدَّثَنا مُحَمَّدُ بنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصارِيُّ: حدَّثَني أَبي عَبْدُ اللهِ بنُ المُثَنَّى عَنْ ثُمامَةَ بنِ عَبْدِ اللهِ بنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ كانَ إِذَا قَحِطُوا اسْتَسْقَى بالعَبَّاسِ بنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ فَقالَ: اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنا ﷺ فَتَسْقِينا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنا فاسْقِنا، قالَ: فَيُسْقَوْنَ. [راجع: ۱۰۱۰]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قحط کے زمانے میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھا کر بارش کی دعا کراتے اور کہتے کہ اے اللہ! پہلے ہم اپنے نبی ﷺ سے بارش کی دعا کراتے تھے اور تو ہمیں سیرابی عطا کرتا تھا اور اب ہم اپنے نبی کے چچا کے ذریعے بارش کی دعا کرتے ہیں، اس لئے ہمیں سیرابی عطا فرما۔ راوی نے بیان کیا کہ اس کے بعد خوب بارش ہوتی۔

(صحیح بخاری:3710)

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

اُمت میں سب سے افضل

[138] حدَّثني مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنا عَبْدَةُ عَنْ هِشامِ بنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابنَ جَعْفَرٍ قالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ.
وَحدَّثَني صَدَقَةُ: أَخْبرَنا عَبْدَةُ عَن هِشَام بنِ عُروَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بنَ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بنِ أَبِي طَالِب رَضِيَ اللهُ عَنْهُم عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ وخَيرُ نِسائها خَدِيجَةُ». [راجع: ٣٤٣٢]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے زمانے میں حضرت مریم سب سے افضل خاتون تھیں اور اس امت میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سب سے افضل ہیں۔

(صحیح بخاری:3815)

ان کو جنت میں موتیوں کے محل کی خوش خبری سنا دو

[139] حدَّثَنا سَعِيدُ بنُ عُفَيرٍ: حدَّثَنا اللَّيْثُ قالَ: كَتَبَ إِلَيَّ هِشامُ بنُ عُرْوة، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها قالَتْ: ما غِرْتُ عَلى امْرأَةٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ ما غِرْتُ عَلى خَدِيجَةَ، هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتزَوَّجَني، لِمَا كُنْتُ أَسمَعُهُ يَذْكُرُها، وأَمَرَهُ اللهُ أَنْ يُبَشِّرَها بِبَيْتٍ منْ قَصَبٍ، وإِنْ كانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهدِي في خَلائِلِها مِنها ما يَسَعُهُنَّ.
[انظر: ٣٨١٧، ٣٨١٨، ٥٢٢٩، ٦٠٠٤، ٧٤٨٤]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی کسی بیوی کے معاملے میں میں نے اتنی غیرت محسوس نہیں کی جتنی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے معاملے میں میں محسوس کرتی تھی۔ وہ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں لیکن رسول اللہ ﷺ کی زبان سے ان کا ذکر سنتی رہتی تھی اور اللہ تعالی نے آنحضرت ﷺ کو حکم دیا تھا کہ ان کو جنت میں موتیوں کے محل کی خوشخبری سنا دیں۔ آنحضرت ﷺ جب کبھی بکری ذبح کرتے تو ان سے میل محبت رکھنے والی خواتین کو اتنا ہدیہ

بھجواتے جوان کو کافی ہو جاتا۔

(صحیح بخاری:3816)

ان سے رسول اللہ ﷺ کی اولاد تھی

[140] حدَّثني عُمَرُ بنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ: حدَّثَنا أَبي: حدَّثَنا حَفصٌ عَنْ هِشامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها قالَتْ: مَا غِرْتُ عَلى أَحَدٍ منْ نِساءِ النَّبِيِّ ﷺ ما غِرْتُ عَلى خديجَةَ ومَا رَأَيْتُها، ولكِنْ كانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ ذِكْرَها، ورُبَّما ذَبَحَ الشَّاةَ، ثُمَّ يُقَطِّعُها أَعْضاءً، ثُمَّ يَبْعَثُها في صَدائِقِ خَدِيجَةَ، فَرُبَّما قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لمْ يكُنْ في الدُّنْيا إلَّا خدِيجَةُ، فَيَقُولُ: «إنَّها كانَتْ وكانَتْ، وكانَ لي مِنْها ولَدٌ». [راجع: ٣٨١٦]

چند الفاظ کا اضافہ ہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے کہتیں کہ جیسے دنیا میں کوئی اور عورت ہے ہی نہیں (حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ) تو رسول اللہ ﷺ فرماتے: وہ ایسی تھیں اور ایسی تھیں اور ان سے میری اولاد ہے۔

(صحیح بخاری:3818)

انہیں ربّ کی طرف سے سلام پہنچا دو

[141] حدَّثَنا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيدٍ: حدَّثَنا مُحَمَّدُ بنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمارَةَ، عَنْ أَبي زُرْعَةَ، عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قالَ: أَتى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقالَ: يا رَسُولَ اللهِ، هٰذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَها إناءٌ فِيهِ إدَامٌ أو طَعامٌ أَوْ شَرَابٌ، فإذَا هي أَتَتْكَ فاقْرَأْ عَلَيها السَّلامَ مِنْ رَبِّها ومِنِّي، وبَشِّرْها بِبَيْتٍ في الجَنَّةِ منْ قَصَبٍ، لا صَخَبَ فِيهِ ولا نَصَبَ». [انظر: ٧٤٩٧]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: یارسول اللہ ﷺ! خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے پاس ایک برتن لئے آرہی ہیں جس میں سالن (یا فرمایا) کھانا (یا فرمایا) پینے کی چیز ہے۔ جب وہ آپ ﷺ کے پاس آئیں تو انہیں ان کے ربّ کی طرف سے سلام پہنچانا ہے اور میری طرف سے بھی اور انہیں جنت میں موتیوں سے بنے ایک محل کی بشارت دیجئے گا جہاں شور و ہنگامہ ہوگا اور نہ تکلیف و تھکن ہوگی۔

(صحیح بخاری:3820)

رسول اللہ ﷺ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا یاد آ گئیں

[142] وقالَ إسمَاعِيلُ بنُ خَلِيلٍ: أخْبَرَنا عَلِيُّ بنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها قالَت: اسْتَأْذَنَتْ هالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ على رَسُولِ اللهِ ﷺ فَعرَفَ اسْتِئْذانَ خَدِيجَةَ فارْتاعَ لِذٰلِكَ، فَقالَ: «اللَّهمَّ هالَةَ»، قالَتْ: فَغِرْتُ فَقُلْتُ: ما تَذْكُرُ من عَجُوزٍ مِنْ عَجائِزِ قُرَيْشٍ، حَمْراءِ الشِّدْقَينِ هَلَكَتْ في الدَّهْرِ! قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ خَيرًا مِنْها.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا نے ایک بار رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ کو خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اجازت لینے کی ادا یاد آ گئی۔ آپ ﷺ چونک اٹھے اور کہا: اللہ! یہ تو ہالہ ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: مجھے اس پر بڑی غیرت آئی۔ میں نے کہا: آپ ﷺ قریش کی کس بوڑھی کا ذکر کیا کرتے ہیں جس کے مسوڑھوں پر دانت ٹوٹ جانے کی وجہ سے (سرخی رہ گئی تھی) اور جسے مرے ہوئے بھی ایک زمانہ گزر چکا ہے۔ اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو اس سے بہتر بیوی دے دی ہے۔ (ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اس بات پر بہت غصہ آیا تھا)۔

(صحیح بخاری: ا 382)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

دنیا اور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کی بیوی

[143] حَدَّثَنا بُنْدارٌ: حَدَّثَنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ الأَسَدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقُولُ: هِيَ زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ - يَعْنِي عَائِشَةَ - [رَضِيَ اللهُ عَنْهَا].

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

[قَالَ: وفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ].

حضرت عبداللہ بن زیاد اسدی فرماتے ہیں، میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے تھے: عائشہ رضی اللہ عنہا دنیا اور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کی بیوی ہیں۔

(ترمذی:3889)

[144] حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ بَشَّارٍ: حدَّثَنا غُنْدَرٌ: حدَّثَنا شُعْبَةُ عَنِ الحَكَمِ: سَمِعْتُ أَبا وائِلٍ قالَ: لمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارًا والحَسَنَ إِلى الكُوفَةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ عَمَّارٌ فقالَ: إِنِّي لأَعْلَمُ أَنَّها زَوْجَتُهُ في الدُّنْيا والآخِرَةِ، ولكِنَّ اللهَ ابتلاكُمْ لِتَتَّبِعُوهُ أَوْ إِيَّاها. [انظر: ٧١٠٠، ٧١٠١]

جب علی رضی اللہ عنہ نے عمار اور حسن رضی اللہ عنہما کو کوفہ بھیجا تھا تاکہ لوگوں کو اپنی مدد کے لئے تیار کریں تو عمار رضی اللہ عنہ نے ان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: مجھے بھی خوب معلوم ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی لیکن اللہ تعالیٰ تمہیں آزمانا چاہتا ہے کہ دیکھے تم علی رضی اللہ عنہ کا اتباع کرتے ہو (جو برحق خلیفہ ہیں) یا عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔

(صحیح بخاری:3772)

جبریل علیہ السلام نے انہیں سلام کیا

[145] حدَّثَنَا يَحْيَى بنُ بُكَيرٍ: حدَّثَنا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابنِ شِهابٍ: قالَ أَبُو سَلَمَةَ: إِنَّ عائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها قالَتْ: قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا: «يا عائِشُ، هذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلامَ»، فَقُلْتُ: عَلَيْهِ السَّلامُ ورَحْمَةُ اللهِ وبَرَكاتُهُ، تَرَى ما لا أَرى، تُرِيدُ رَسُولَ اللهِ ﷺ. [راجع: ٣٢١٧]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا: اے عائش! یہ جبریل علیہ السلام تشریف رکھتے ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے اس پر جواب دیا: **وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ**. آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ چیز ملاحظہ فرماتے ہیں جو مجھے نظر نہیں آتی۔

(صحیح مسلم:6304)(صحیح بخاری:3768)

[146] حَدَّثَنا سُوَيْدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ المُبَارَكِ: حَدَّثَنَا زكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ»، فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامَ وَرَحْمَةُ اللهِ [وبَرَكَاتُهُ].

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جبریل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے جواب میں **وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ** کہا۔

(ترمذی:3882)

عائشہ! تم مجھے تین راتوں تک خواب میں دکھائی گئیں

[147] حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي الرَّبِيعِ -: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، جَاءَنِي بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ[1] مِنْ حَرِيرٍ، يَقُولُ: هَٰذِهِ امْرَأَتُكَ؟ فَأَكْشِفُ عَنْ وَجْهِكِ، فَإِذَا أَنْتِ هِيَ، فَأَقُولُ: إِنْ يَكُ هَٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ، يُمْضِهِ».

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اے عائشہ!) تو مجھے تین رات تک خواب میں دکھائی گئی۔ ایک فرشتہ سفید ریشم کے ٹکڑے میں تجھے میرے پاس لایا اور وہ مجھ سے کہنے لگا: یہ آپ ﷺ کی بیوی ہے۔ میں نے اس کا چہرہ کھولا تو وہ تو ہی نکلی تو میں نے (اپنے جی میں) کہا: اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خواب ہے تو اس طرح ضرور ہوگا۔ (صحیح مسلم:6283،صحیح مسلم:6284)

عائشہ کے بستر پر وحی نازل ہوتی ہے

[148] حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ [بَصْرِيٌّ]: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، قَالَتْ: فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبَاتِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ! إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، وَإِنَّا نُرِيدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيدُ عَائِشَةُ، فَقُولِي لِرَسُولِ اللهِ ﷺ يَأْمُرِ النَّاسَ يُهْدُونَ إِلَيْهِ أَيْنَمَا كَانَ، فَذَكَرَتْ ذَٰلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ، فَأَعْرَضَ عَنْهَا، ثُمَّ عَادَ إِلَيْهَا فَأَعَادَتِ الْكَلَامَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ صَوَاحِبَاتِي قَدْ ذَكَرْنَ أَنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأْمُرِ النَّاسَ يُهْدُونَ أَيْنَمَا كُنْتَ، فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَتْ ذَٰلِكَ، قَالَ: «يَا أُمَّ سَلَمَةَ! لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ، فَإِنَّهُ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگ میری باری کے دن تحفے تحائف بھیجنے کا اہتمام کرتے تو میری تمام سوکنیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جمع ہوئیں اور کہنے لگیں: ام سلمہ رضی اللہ عنہا! لوگ اپنے تحائف بھیجنے کا اہتمام عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن کرتے ہیں۔ ہم بھی ایسے ہی بھلائی کا ارادہ رکھتی ہیں جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا رکھتی ہیں۔ تم رسول اللہ ﷺ سے عرض کرو کہ وہ لوگوں کو حکم فرمائیں کہ میں جس گھر میں بھی ہوں، تم اپنے تحائف وہیں بھیج دیا کرو۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے چہرۂ انور دوسری طرف پھیر لیا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بات دہراتے

وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا».

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ [حَسَنٌ] ـيبٌ. وقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الحَدِيثَ عَنْ ـدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ ـ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا. وقَدْ رُوِيَ عَنْ هِشَامِ بْنِ ـرْوَةَ هٰذَا الحَدِيثُ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ ـمَيْثَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا، وهٰذَا حَدِيثٌ قَدْ رُوِيَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِيهِ رِوَايَاتٌ مُخْتَلِفَةٌ، وقَدْ رَوَى سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ [عَنْ أَبِيهِ]، عَنْ عائِشَةَ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ.

ہوئے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! اس بات کا ذکر میری سوکنوں نے کیا ہے کہ لوگ اپنے تحائف عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن بھیجتے ہیں۔ آپ ﷺ حکم فرمائیں کہ میں جہاں بھی ہوں لوگ اپنے تحائف وہیں بھیج دیا کریں۔ جب میں نے تیسری بار یہ بات عرض کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ام سلمہ رضی اللہ عنہا! تو مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں تکلیف نہ پہنچا کیونکہ سوائے عائشہ کے (بستر کے) تمہارے کسی ایک کے بستر میں مجھ پر وحی نہیں ہوئی۔

(ترمذی:3879)

عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی دوسرے کھانوں پر

[149] حدَّثنَا آدَمُ: أَخْبَرَنَا شُعبَةُ قالَ؛ ح: وحدَّثَنا عَمْرٌو: أَخْبرَنا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بنِ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قالَ: قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَمَلَ مِنَ الرِّجالِ كَثِيرٌ، ولم يكمُلْ مِنَ النِّساءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وفَضْلُ عائِشَةَ عَلى النِّساءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلى سَائِرِ الطَّعامِ». [راجع: ٣٤١١]

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مردوں میں تو بہت سے کامل پیدا ہوئے لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ کے سوا اور کوئی کامل پیدا نہیں ہوئی اور عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت بقیہ تمام کھانوں پر ہے۔

(صحیح بخاری:3769)

تمام لوگوں سے محبوب

[150] حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ؟ قَالَ: «عَائِشَةُ». قِيلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: «أَبُوهَا».

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: آپ ﷺ کو تمام لوگوں سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا۔ پھر پوچھا گیا: مردوں میں سے؟ فرمایا: ان کے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ۔

(ترمذی:3890)

[151] حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ و بُنْدَارٌ [واللَّفْظُ لابْنِ يَعْقُوبَ] قَالَا: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا خالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: «عائِشَةُ»، قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: «أَبُوهَا».
[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کو غزوہ ذات السلاسل میں لشکر کا امیر مقرر فرمایا۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! تمام لوگوں سے آپ ﷺ کو زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا۔ میں نے عرض کیا: مردوں میں کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ۔

(ترمذی:3885)

اللہ تعالیٰ نے عائشہ کے ذریعے امت کے لئے راستہ نکالا ہے

[152] حدَّثنا عُبَيْدُ بنُ إسماعِيلَ: حدَّثنا أبو أُسامَةَ عَنْ هِشام، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها: [أَنَّهَا] اسْتَعارَتْ منْ أَسماءَ قِلادَةً فَهلَكَتْ، فأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ناسًا منْ أَصْحابِهِ في طَلَبِها، فأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلاةُ فَصَلَّوْا بغَيرِ وُضُوءٍ، فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ شَكَوْا ذٰلكَ إِلَيْهِ فَنزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ، فَقالَ أُسَيْدُ بنُ حُضَير: جزاكِ اللهُ خَيرًا، فَوَاللهِ ما نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللهُ لكِ مِنْهُ مَخرَجًا، وجَعَلَ للمُسْلِمِينَ فيهِ بَرَكَةً. [راجع: ٣٣٤]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا کہ (نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں جانے کے لیے) آپ رضی اللہ عنہا نے (اپنی بہن) اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک ہار عاریتاً لے لیا تھا۔ اتفاق سے وہ راستے میں کہیں گم ہو گیا۔ حضور ﷺ نے اسے تلاش کرنے کے لیے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھیجا۔ اس دوران میں نماز کا وقت ہو گیا تو ان حضرات نے بغیر وضو کئے نماز پڑھ لی۔ پھر جب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ سے صورتِ حال کے متعلق عرض کیا۔ اس کے بعد تیمّم کی آیت نازل ہوئی۔ اس پر اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہیں اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ خدا کی قسم! تم پر جب بھی کوئی مرحلہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے نکلنے کی سبیل تمہارے لیے پیدا کر دی اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی اس میں برکت پیدا فرمائی۔

(صحیح بخاری:3773)

مجھے عائشہ کے بارے میں نہ ستاؤ!

[153] حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بنُ عَبْدِ الوَهَّابِ: حدَّثَنا حَمَّادٌ: حدَّثَنا هِشامٌ عَنْ أَبِيهِ قالَ: كانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَاياهُمْ يَوْمَ عائِشَةَ، قالَتْ عائِشَةُ: فاجْتَمَعَ صَواحِبِي إِلى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ: يا أُمَّ سَلَمَةَ، واللهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَاياهُمْ يَوْمَ عائِشَةَ، وإِنَّا نُرِيدُ الخَيرَ كما تُرِيدُهُ عائِشَةُ، فَمُرِي رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يأمُرَ النَّاسَ أَنْ يُهْدُوا إِلَيْهِ حَيْثُمَا كانَ - أَوْ حَيْثُمَا دَارَ - قالَتْ: فَذَكَرَتْ ذٰلكَ أُمُّ سَلَمَةَ للنَّبِيِّ ﷺ، قالَتْ: فأَعْرَضَ عَنِّي، فَلَمَّا عادَ إِلَيَّ ذَكرتُ لهُ ذٰلكَ فَأَعْرَضَ عَنِّي، فَلَمَّا كانَ في الثَّالِثَةِ ذَكَرْتُ لَهُ فَقالَ: «يا أُمَّ سَلَمَةَ لا تُؤْذِينِي في عائِشَةَ، فإِنَّهُ واللهِ ما نَزَلَ عَلَيَّ الوَحيُ وأنا في لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا». [راجع: ٢٥٧٤]

ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ لوگ آنحضرت ﷺ کو تحفے بھیجنے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میری سوکنیں سب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں اور ان سے کہا: اللہ کی قسم! لوگ جان بوجھ کر اپنے تحفے اس دن بھیجتے ہیں جس دن عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ سے کہو کہ آپ لوگوں کو فرمادیں کہ میں جس بھی کے پاس ہوں، جس کی بھی باری ہو، اسی گھر میں تحفے بھیج دیا کرو۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات آنحضرت ﷺ کے سامنے بیان کی۔ آپ ﷺ نے کچھ بھی جواب نہیں دیا۔ انہوں نے دوبارہ عرض کیا تب بھی جواب نہ دیا۔ پھر تیسری بار عرض کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا! عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مجھ کو نہ ستاؤ۔ اللہ کی قسم! تم میں سے کسی بیوی کے لحاف میں (جو میں اوڑھتا ہوں سوتے وقت) مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی۔ ہاں (عائشہ کا مقام یہ ہے) ان کے لحاف میں وحی نازل ہوتی ہے۔ (صحیح بخاری:3775)

میں جانتا ہوں کب عائشہ ناراض ہوتی ہے اور کب راضی ہوتی ہے

[154] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تُو جس وقت مجھ سے راضی ہوتی ہے اور جس وقت کہ تُو غصے میں ہوتی ہے۔ حضرت

مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً، وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَىٰ» قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَمِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ؟ قَالَ «أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً، فَإِنَّكِ تَقُولِينَ: لَا، وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ غَضْبَىٰ، قُلْتِ: لَا، وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ» قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلْ، وَاللهِ! يَا رَسُولَ اللهِ! مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ.

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: آپ ﷺ یہ کیسے پہچان لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو مجھ سے راضی (خوش) ہوتی ہے تو تُو کہتی ہے محمد ﷺ کے ربّ کی قسم اور جب تو غصے میں (ناراض) ہوتی ہے تو کہتی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے ربّ کی قسم۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: بے شک اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم! میں تو صرف آپ ﷺ کا نام مبارک ہی چھوڑتی ہوں۔

(صحيح مسلم: 6285,6286)

وصال کے وقت رسول اللہ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں قیام کیا

[156] حدَّثَنا عُبَيْدُ بنُ إسماعِيلَ: حدَّثَنا أَبُو أُسامَةَ عَنْ هِشام، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لمَّا كانَ في مَرَضِهِ جَعَلَ يَدُورُ في نِسائِهِ ويَقُولُ: «أَيْنَ أَنا غَدًا؟ أَيْنَ أَنا غدًا؟» حِرْصًا عَلى بَيْتِ عائِشَةَ، قالَتْ عائِشَةُ: فَلَمَّا كانَ يَوْمي سَكَنَ. [را. : ٨٩٠]

ہشام سے ان کے والد نے روایت کیا کہ رسول کریم ﷺ اپنے مرض الوفات میں بھی ازواج مطہرات کی باری کی پابندی فرماتے رہے۔ البتہ یہ دریافت فرماتے رہے کہ کل مجھے کس کے یہاں ٹھہرنا ہے؟ کیونکہ آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے خواہاں تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب میرے یہاں قیام کا دن آیا تو آپ ﷺ کو سکون ہوا۔

(صحيح بخاری: 3774)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سینے سے لگے ہوئے رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا

[157] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيَتَفَقَّدُ يَقُولُ: «أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟» اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (بیماری کے عالم میں) فرماتے تھے کہ میں آج کہاں ہوں اور کل کہاں ہوں گا، یہ خیال کرتے ہوئے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دن کی باری میں ابھی دیر ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللهُ بَيْنَ سُحْرِي وَنَحْرِي.

کہ پھر جب میرا دن ہوا تو اللہ نے آپ ﷺ کو میرے سینے اور حق کے درمیان وفات دے دی۔(یعنی اس حال میں آپ ﷺ اس دُنیا سے رخصت ہوئے کہ آپ ﷺ کا سر مبارک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سینے سے لگا ہوا تھا۔

(صحیح مسلم: 6292)

[158] حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ [بْنِ سَعْدٍ]: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَ هُوَ صَحِيحٌ «إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ، حَتَّىٰ يُرَىٰ مَقْعَدَهُ فِي الْجَنَّةِ، ثُمَّ يُخَيَّرُ» قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، وَرَأْسُهُ عَلَىٰ فَخِذِي، غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ، فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ[٢] إِلَىٰ السَّقْفِ، ثُمَّ قَالَ: «اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَىٰ».

قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: إِذًا لَا يَخْتَارُنَا.

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَعَرَفْتُ الْحَدِيثَ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ: «إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّىٰ يُرَىٰ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ».

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَوْلَهُ: «اللّٰهُمَّ! الرَّفِيقَ الْأَعْلَىٰ».

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی زوجۂ مطہرہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اس حال میں کہ آپ ﷺ تندرست تھے فرماتے تھے کہ کوئی نبی اس وقت تک اس دُنیا سے رُخصت نہیں ہوتا جب تک کہ اُسے جنت میں اُس کا مقام نہ دکھا دیا جائے۔ پھر (اُسے دنیا میں جانے کا) اختیار نہ دے دیا جائے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے (وصال کا وقت) آ گیا تو آپ ﷺ کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ آپ ﷺ پر کچھ دیر غشی طاری رہی۔ پھر افاقہ ہوا اور آپ ﷺ نے اپنی نگاہ چھت کی طرف کی۔ پھر فرمایا: اے اللہ! مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس وقت میں نے کہا: اب آپ ﷺ ہمیں اختیار نہیں فرمائیں گے اور مجھے وہ حدیث یاد آ گئی جو آپ ﷺ نے ہمیں صحت و تندرستی کی حالت میں بیان فرمائی تھی کہ کسی نبی کی روح اُس وقت تک قبض نہیں کی گئی جب تک کہ اسے جنت میں اُس کا مقام نہ دکھا دیا جائے، پھر اُسے اختیار نہ دے دیا جائے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے جو بات فرمائی اُس کا آخری کلمہ یہ تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْاَعْلَى اے اللہ! مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔ (صحیح مسلم: 6297)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ ﷺ سے محبت

[159] حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ - قَالَ عَبْدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا خَرَجَ، أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ عَلَىٰ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ، فَخَرَجَتَا مَعَهُ جَمِيعًا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ، سَارَ مَعَ عَائِشَةَ، يَتَحَدَّثُ مَعَهَا، فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: أَلَا تَرْكَبِينَ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرَكِ، فَتَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ؟ قَالَتْ: بَلَىٰ، فَرَكِبَتْ عَائِشَةُ عَلَىٰ بَعِيرِ حَفْصَةَ، وَرَكِبَتْ حَفْصَةُ عَلَىٰ بَعِيرِ عَائِشَةَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَىٰ جَمَلِ عَائِشَةَ، وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ، فَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ مَعَهَا، حَتَّىٰ نَزَلُوا، فَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَغَارَتْ، فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ تَجْعَلُ رِجْلَهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ(١) وَتَقُولُ: يَا رَبِّ! سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي، رَسُولُكَ(٢) وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب (کسی سفر وغیرہ کے لیے) تشریف لے جاتے تو آپ ﷺ اپنی ازواج مطہراتؓ کے درمیان قرعہ اندازی کرتے۔ایک مرتبہ قرعہ مجھ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا کے نام نکلا تو ہم دونوں اکٹھی آپ ﷺ کے ساتھ نکلیں اور رسول اللہ ﷺ جب رات کو سفر کرتے تھے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے چلتے تھے۔حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہنے لگیں: کیا آج کی رات تُو میرے اُونٹ پر سوار نہیں ہو جاتی اور میں تیرے اُونٹ پر سوار ہو جاؤں؟ تُو بھی دیکھے اور میں بھی دیکھوں گی۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیوں نہیں۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر سوار ہو گئیں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اُونٹ پر سوار ہو گئیں۔پھر رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی طرف تشریف لائے (تو دیکھا) اس پر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سوار ہیں۔آپ ﷺ نے سلام کیا۔پھر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہی سوار ہو کر چل پڑے یہاں تک کہ

ایک جگہ اُترے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے (ساری رات) آپ ﷺ کو نہ پایا تو اُنہیں غیرت آئی۔ پھر جب وہ اُتریں تو اپنے پاؤں اِذخر گھاس میں مارنے لگیں اور کہنے لگیں! اے پروردگار! مجھ پر بچھو یا سانپ مسلط کر دے جو مجھے ڈس لے۔ وہ تیرے رسول ﷺ ہیں اور میں اُنہیں کچھ کہنے کی طاقت نہیں رکھتی۔ (صحیح مسلم:6298)

عائشہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیاں

[160] حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَىٰ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ: وَكَانَتْ تَأْتِينِي صَوَاحِبِي فَكُنَّ يَنْقَمِعْنَ[٢] مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَتْ: فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسَرِّبُهُنَّ[٣] إِلَيَّ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گڑیوں (کھلونے وغیرہ) کے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ میرے پاس میری سہیلیاں آیا کرتی تھیں تو جب وہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھتیں تو غائب ہو جاتی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ ان کو میری طرف بھیج دیا کرتے تھے۔

(صحیح مسلم:6287)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کھیل

[161] حَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فِي بَيْتِهِ، وَهُنَّ اللُّعَبُ.

حضرت ہشام اس سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں اور جریر کی روایت میں ہے انہوں نے کہا: (کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) کہ میں آپ ﷺ کے گھر میں گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور وہی کھیل تھے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) تحفہ تحائف بھیجنے

[162] حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، يَبْتَغُونَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

(لوگ) آپ ﷺ کے لیے میری باری کا انتظار کیا کرتے تھے (یعنی آپ ﷺ کی جس دن میرے ہاں باری ہوتی تھی اس دن صحابہ رضی اللہ عنہم تحفے بھیجا کرتے تھے) اور وہ اس سے رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی چاہتے تھے۔

(صحیح مسلم:6289،صحیح مسلم:6288)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کوئی فصیح نہ تھا

[163] حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: حَدَّثَنِي، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِيَ فِي مِرْطِي، فَأَذِنَ لَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي إِلَيْكَ يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ(۱)، وَأَنَا سَاكِتَةٌ، قَالَتْ: فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيْ بُنَيَّةُ! أَلَسْتِ تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ؟» فَقَالَتْ: بَلَىٰ، قَالَ: «فَأَحِبِّي هٰذِهِ». قَالَتْ: فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِينَ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَرَجَعَتْ إِلَىٰ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ، وَبِالَّذِي قَالَ لَهَا رَسُولُ

زینب رضی اللہ عنہا سے زیادہ دین دار اور اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والی اور سب سے زیادہ سچ بولنے والی اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والی اور بہت ہی صدقہ وخیرات کرنے والی عورت نہیں دیکھی اور نہ ہی حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر تواضع اختیار کرنے والی اور اپنے اعمال کو کم سمجھنے والی کوئی عورت دیکھی لیکن ایک چیز میں کہ ان میں تیزی تھی اور اس سے بھی وہ جلدی پھر جاتی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ سے اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے انہیں اس حال میں اجازت عطا فرمادی کہ آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ انہی کی چادر میں لیٹے ہوئے تھے اور آپ ﷺ اس حال میں تھے کہ جس حال میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی خدمت میں آئی تھیں۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ کی ازواج مطہرات نے مجھے آپ ﷺ کی طرف

اللهِ ﷺ، فَقُلْنَ لَهَا: مَا نُرَاكِ أَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ
شَيْءٍ، فَارْجِعِي إِلَىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُولِي لَهُ: إِنَّ
أَزْوَاجَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ،
فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: وَاللهِ! لَا أُكَلِّمُهُ فِيهَا أَبَدًا، قَالَتْ
عَائِشَةُ: فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ
جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، وَ هِيَ الَّتِي كَانَتْ
تُسَامِينِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ،
وَلَمْ أَرَ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ زَيْنَبَ،
وَأَتْقَىٰ لِلهِ، وَأَصْدَقَ حَدِيثًا، وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ،
وَأَعْظَمَ صَدَقَةً، وَأَشَدَّ ابْتِذَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ
الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ، وَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللهِ [تَعَالَىٰ]، مَا
عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا، تُسْرِعُ مِنْهَا
الْفَيْئَةَ. قَالَتْ: فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ،
وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا، عَلَىٰ
الْحَالِ الَّتِي دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا وَهُوَ بِهَا. فَأَذِنَ
لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ
أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي إِلَيْكَ يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ
أَبِي قُحَافَةَ، قَالَتْ: ثُمَّ وَقَعَتْ بِي، فَاسْتَطَالَتْ
عَلَيَّ، وَأَنَا أَرْقُبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَأَرْقُبُ طَرْفَهُ،
هَلْ يَأْذَنُ لِي فِيهَا، قَالَتْ: فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتَّىٰ
عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ،
قَالَتْ: فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشَبْهَا حِينَ أَنْحَيْتُ
عَلَيْهَا[٢]، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَتَبَسَّمَ:
«إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ».

اس لیے بھیجا ہے کہ آپ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی
(حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کے بارے میں ہم سے انصاف کریں۔
(حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا یہ کہہ
کر میری طرف متوجہ ہوئیں اور انہوں نے مجھے بہت کچھ کہا
اور میں رسول اللہ ﷺ کی نگاہوں کو دیکھ رہی تھی کہ کیا آپ
ﷺ مجھے اس بارے میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو جواب دینے
کی اجازت دیتے ہیں؟ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بولنے کا
سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا تھا کہ میں نے پہچان لیا کہ رسول اللہ
ﷺ میرے جواب دینے کو ناپسند نہیں سمجھیں گے۔ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر میں بھی ان پر متوجہ ہوئی اور تھوڑی
ہی دیر میں ان کو چپ کرا دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں
کہ رسول اللہ ﷺ (یہ دیکھتے ہوئے) مُسکرائے اور فرمایا: یہ
ابوبکر صدیق کی بیٹی ہے۔

(صحیح مسلم:6290)

[164] حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ [بْنُ] عَمْرٍو عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ.

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی ایک کو فصیح نہیں دیکھا۔

(ترمذی:3884)

عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم

[165] حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ المَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا - أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ - حَدِيثٌ قَطُّ، فَسَأَلْنَا عائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا.

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہوا تو ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا تو ان کے پاس اس کے بارے میں ہم نے ضرور علم پایا۔

(ترمذی:3883)

آپ تو سچے جانے والے کے پاس جارہی ہیں

[166] حدَّثَنا مُحَمَّدُ بنُ بَشَّارٍ: حدَّثَنا عَبْدُ الوَهَّابِ بنُ عَبْدِ المجيدِ: حدَّثَنا ابنُ عَوْنٍ عَنِ القاسِمِ بنِ مُحَمَّدٍ: أَنَّ عائِشَةَ اشْتَكَتْ فَجاءَ ابنُ عَبَّاسٍ فَقالَ: يَا أُمَّ المُؤْمِنِينَ، تَقْدَمِينَ على فَرَطِ صِدْقٍ، عَلى رَسُولِ اللهِ ﷺ وعلى أَبي بَكْرٍ.

[انظر: ٤٧٥٣، ٤٧٥٤]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار پڑیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عیادت کے لئے آئے اور عرض کیا: ام المومنین رضی اللہ عنہا! آپ تو سچے جانے والے کے پاس جارہی ہیں یعنی رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس۔ (عالم برزخ میں ان سے ملاقات مراد تھی)

(صحیح بخاری:3771)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

فاطمہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے

[167] حدَّثَنا أَبُو الوليدِ: حدَّثَنا ابنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بنِ دِينارٍ، عنِ ابنِ أبي مُلَيْكَةَ عَنِ المِسْوَرِ بن مَخرَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ: «فاطِمَةُ بَضعَةٌ مِنِّي، فمَن أَغْضَبَها أَغْضَبَني».

[راجع: ٩٢٦]

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔ جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

(صحیح بخاری:3767)

[168] حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ؛ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحًا ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ.

قَالَ الْمِسْوَرُ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ، فَحَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي، وَإِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَةٌ مِنِّي، وَإِنَّمَا أَكْرَهُ أَنْ

حضرت مِسور بن مَخرمہ رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات سُنی تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں آئیں اور عرض کرنے لگیں کہ آپ ﷺ کی قوم کے لوگ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ بیٹیوں کے لیے غصے میں نہیں آتے اور علی رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں۔ مِسور بن مَخرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر نبی ﷺ کھڑے ہوئے تو میں نے آپ ﷺ سے سُنا جس وقت کہ آپ ﷺ نے تشہد پڑھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اما بعد! میں نے ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ

يَفْتِنُوهَا، وَإِنَّهَا، وَاللهِ! لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَبَدًا».

قَالَ: فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ.

سے اپنی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح کر دیا۔اس نے مجھ سے جو بات بیان کی سچ بیان کی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد کی بیٹی میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور میں اس بات کو ناپسند سمجھتا ہوں کہ لوگ اُس کے دین پر کوئی آفت لائیں۔اللہ کی قسم! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کبھی ایک آدمی کے پاس اکٹھی نہ ہوں گی۔راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی) تو نکاح کا پیغام چھوڑ دیا۔

(صحیح مسلم:6312 6310)

[169] حدَّثَنا مُحَمَّدُ بنُ بَشَّارٍ: حدَّثَنا غُنْدَرٌ: حدَّثَنا شُعْبَةُ عَنِ الحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ ابنَ أَبي لَيْلى قالَ: حدَّثَنا عَليٌّ: أَنَّ فاطِمَةَ عَلَيها السَّلامُ شَكَتْ ما تَلْقى مِنْ أَثَرِ الرَّحى، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْيٍ، فانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ فَوَجَدَتْ عائِشَةَ فأَخْبَرَتها، فَلَمَّا جاءَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ عائِشَةُ بِمَجِيءِ فاطِمَةَ، فَجاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْنا وقدْ أَخَذْنا مَضاجِعَنا، فَذَهَبْتُ لأَقُومَ، فَقالَ: عَلى مَكانِكما، فَقَعَد بَيْنَنا، حتَّى وجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلى صَدْرِي، وقالَ: «أَلا أُعَلِّمُكُما خَيرًا ممَّا سَأَلتماني؟ إِذَا أَخَذْتُما مَضاجِعَكُما تُكَبِّرانِ ثَلاثًا وثَلاثِينَ، وتُسَبِّحانِ ثَلاثًا وثَلاثِينَ، وتَحْمَدَانِ ثَلاثًا وثَلاثِينَ، فَهُوَ خيرٌ لَكما مِنْ خادِمٍ».

[راجع: ٣١١٣]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے) چکی پیسنے کی تکلیف کی شکایت کی۔اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے۔حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہیں تھے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کی ملاقات ہوسکی تو ان سے اس کے بارے میں انہوں نے بات کی۔جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کی اطلاع دی۔اس پر خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے۔اس وقت ہم بستروں پر لیٹ چکے تھے۔میں نے چاہا کہ کھڑا ہو جاؤں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوں ہی لیٹے رہو۔اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم دونوں کے درمیان بیٹھ گئے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

تم لوگوں نے مجھ سے جو طلب کیا ہے، کیا میں تمہیں اس سے اچھی بات نہ بتاؤں؟ جب تم سونے کے لئے بستر پر لیٹو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو۔ یہ عمل تمہارے لئے کسی خادم سے بہتر ہے۔

(صحیح بخاری:3705)

جو چیز فاطمہ کو پریشان کرتی ہے وہ مجھے بھی پریشان کرتی ہے

[170] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: «إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي فِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ، إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ، فَإِنَّهَا بَضْعَةٌ مِنِّي، يَرِيبُنِي مَا رَابَهَا، وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا».

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. [وَقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ نَحْوَ هٰذَا].

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے منبر پر ارشاد فرمایا: ہشام بن مغیرہ کے بیٹوں نے اپنی بیٹی کا علی رضی اللہ عنہ سے نکاح کرنے کی مجھ سے اجازت طلب کی ہے۔ (سن لو) میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ پھر (کہتا ہوں) میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ پھر اجازت نہیں دوں گا۔ ہاں اگر علی رضی اللہ عنہ نکاح کرنا چاہتا ہے تو میری بیٹی کو طلاق دے دے اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا گوشہ ہے۔ جو چیز اسے پریشان کرتی ہے وہی مجھے پریشان کرتی ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف پہنچتی ہے اس سے مجھے بھی تکلیف پہنچتی ہے۔

(ترمذي:3867)

یا اللہ! یہ میرے اہلِ بیت اور خواص ہیں

[171] حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ، حسین رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ایک چادر میں لے

جَلَّلَ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ كِسَاءً ثُمَّ قَالَ: «اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَحَامَتِي أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا». فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَأَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «إِنَّكِ عَلَى خَيْرٍ».

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَهُوَ أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ.

وفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ [بْنِ مَالِكٍ] وَعُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي الْحَمْرَاءِ ومَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وعَائِشَةَ.

کر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت اور خواص ہیں۔ ان سے پلیدی دور فرما اور ان کو پاک کر دے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھلائی پر ہو۔

(ترمذی:3871)

مومن عورتوں کی سردار

[172] حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهُ، لَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً، فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي، مَا تُخْطِىءُ مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْئًا، فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا، فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِابْنَتِي» ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا، فَلَمَّا رَأَىٰ جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: خَصَّكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسِّرَارِ، ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ؟ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَأَلْتُهَا مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: مَا كُنْتُ أُفْشِي عَلَىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ سِرَّهُ، قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ: عَزَمْتُ عَلَيْكِ، بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی ساری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن آپ ﷺ کے پاس موجود تھیں۔ ان میں سے کوئی بھی زوجہ مطہرہ غیر حاضر نہیں تھی تو اسی دوران حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے چلنے کا انداز رسول اللہ ﷺ کے چلنے کی طرح تھا۔ جب آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو آپ ﷺ نے ان کو خوش آمدید اے میری بیٹی فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنی دائیں یا بائیں طرف بٹھالیا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کان میں خاموشی سے کوئی بات فرمائی تو وہ بہت سخت رونے لگیں۔ جب آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا یہ حال دیکھا تو پھر دوبارہ آپ ﷺ نے ان کے کان میں کچھ فرمایا تو وہ ہنس پڑیں۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

لَمَّا حَدَّثْتِنِي مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: أَمَّا الْآنَ، فَنَعَمْ، أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْمَرَّةِ الْأُولَىٰ، فَأَخْبَرَنِي: «أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، وَإِنَّهُ عَارَضَهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ، وَإِنِّي لَا أُرَى[١] الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ، فَاتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي، فَإِنَّهُ نِعْمَ السَّلَفُ[٢] أَنَا لَكِ». قَالَتْ: فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ، فَلَمَّا رَأَىٰ جَزَعِي. سَارَّنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ: «يَا فَاطِمَةُ! أَمَا تَرْضَيْ[٣] أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَٰذِهِ الْأُمَّةِ؟» قَالَتْ: فَضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّذِي رَأَيْتِ.

فرماتی ہیں کہ) پھر جب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے تم سے کیا فرمایا ہے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کا راز فاش نہیں کروں گی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر جب رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے تو میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس حق کی قسم دی جو میرا اُن پر تھا کہ مجھ سے وہ بات بیان کرو جو رسول اللہ ﷺ نے تم سے فرمائی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ اب میں بیان کروں گی۔ وہ یہ کہ جس وقت آپ ﷺ نے میرے کان میں پہلی مرتبہ بات بیان فرمائی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ ایک یا دو مرتبہ قرآنِ مجید کا دَور کیا کرتے تھے اور اس مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دو مرتبہ دَور کیا جس کی وجہ سے میرا خیال ہے کہ موت کا وقت قریب ہو گیا ہے۔ پس تُو اللہ سے ڈرتی رہ اور صبر کر کیونکہ میں تیرے لیے بہترین پیش خیمہ ہوں (تو یہ سن کر) میں رو پڑی جس طرح کہ تُو نے مجھے روتے ہوئے دیکھا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے دوبارہ میرے کان میں جو بات فرمائی (وہ یہ کہ) اے فاطمہ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہو جاتی کہ تم مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (یہ سن کر) میں ہنس پڑی جس طرح کہ آپ نے مجھے ہنستے دیکھا تھا۔

(صحیح بخاری:3715)(صحیح مسلم:6313)

اہلِ بیت میں سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ سے ملنے والی

[173] فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَنِي: أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ. [راجع: ٣٦٢٤]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے اس مرض کے موقع پر بلایا جس میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی۔ پھر آہستہ سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے انہیں بلایا اور آہستگی سے کوئی بات کہی تو وہ ہنسنے لگیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ پہلے مجھ سے حضور ﷺ نے آہستہ سے یہ فرمایا تھا کہ حضور ﷺ اپنی اسی بیماری میں وفات پا جائیں گے۔ میں اس پر رونے لگی۔ پھر مجھ سے حضور ﷺ نے آہستہ سے فرمایا کہ آپ ﷺ کے اہلِ بیت میں سب سے پہلے میں آپ ﷺ سے جا ملوں گی۔ اس پر میں ہنسی تھی۔

(صحیح بخاری:3716)

سیرت و کردار میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ

[174] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللهِ فِي قِيَامِهَا وَقُعُودِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ: وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ سے بڑھ کر سیرت، کردار اور اٹھنے، بیٹھنے، چال اور ڈھال میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ کسی ایک کو بھی نہیں دیکھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آتیں تو آپ ﷺ (انہیں دیکھ کر) کھڑے ہو جاتے، انہیں بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ اس طرح نبی اکرم ﷺ ان کے پاس

وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا، فَلَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ ﷺ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فَأَكَبَّتْ عَلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَبَكَتْ، ثُمَّ أَكَبَّتْ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ: إِنْ كُنْتُ لأَظُنُّ أَنَّ هَذِهِ مِنْ أَعْقَلِ نِسَائِنَا فَإِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ قُلْتُ لَهَا: أَرَأَيْتِ حِينَ أَكْبَبْتِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَبَكَيْتِ، ثُمَّ أَكْبَبْتِ عَلَيْهِ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَضَحِكْتِ، مَا حَمَلَكِ عَلَى ذَلِكَ؟ قَالَتْ إِنِّي إِذَنْ لَبَذِرَةٌ، أَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهِ هٰذَا فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي أَسْرَعُ أَهْلِهِ لُحُوقًا بِهِ فَذَاكَ حِينَ ضَحِكْتُ.

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عائِشَةَ.

جاتے تو وہ بھی کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ کو بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔ جب نبی اکرم ﷺ بیمار ہوئے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے پاس تشریف لائیں اور آپ ﷺ کو جھک کر بوسہ دیا اور سر اٹھا کر رونے لگیں۔ پھر دوسری بار آپ ﷺ پر جھکیں تو سر اٹھا کر ہنسنے لگیں۔ میں نے خیال کیا کہ میں تو انہیں تمام عورتوں سے عقلمند سمجھتی ہوں مگر یہ تو عام عورتوں جیسی ہیں (کہ اس حالت میں بھی ہنس رہی ہیں)۔ جب نبی اکرم ﷺ فوت ہو گئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ جب آپ نبی اکرم ﷺ پر جھکی تھے اور پھر سر اٹھایا تھا تو رونے لگیں تھیں اور پھر دوبارہ جھکی تھیں تو پھر سر اٹھا کر ہنسنے لگیں تھیں۔ ایسے کیوں کیا؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اب یہ راز فاش کر دیتی ہوں۔ مجھے رسول اللہ ﷺ نے خبر دی تھی کہ میں اس بیماری سے فوت ہونے والا ہوں تو (یہ سن کو) میں رو پڑی۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے خبر دی کہ میرے تمام اہل میں سے تو مجھے سب سے پہلے ملے گی تو اس پر میں ہنس پڑی۔

(ترمذی:3872)

حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما

اے اللہ! مجھے ان سے محبت ہے آپ بھی ان سے محبت رکھیں

[175] حدَّثَنا مُسَدَّدٌ: حدَّثَنا المُعْتَمِرُ قالَ: سَمِعْتُ أَبي قالَ: حدَّثَنا أَبُو عُثمانَ عَنْ أُسامَةَ ابنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كانَ يَأْخُذُهُ والحَسَنَ ويَقُولُ: «اللَّهُمَّ إنِّي أُحِبُّهُما فأَحِبَّهما»، أَوْ كما قالَ. [راجع: ٣٧٣٥]

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ انہیں اور حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! مجھے ان سے محبت ہے، تو بھی ان سے محبت رکھ۔

(صحیح بخاری:3747)

حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِحَسَنٍ: «[اللَّهُمَّ]! إِنِّي أُحِبُّهُ، فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت کر اور تو اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے۔

(صحیح مسلم:6256)

[176] حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ [عَلَيْهِمَا السَّلَامُ] عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «صَدَقَ اللهُ ﴿إِنَّمَآ أَمْوَٰلُكُمْ وَأَوْلَٰدُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ [التغابن: ١٥] نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ آ گئے۔ ان دونوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں۔ وہ چلتے ہوئے لڑکھڑا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے اترے، ان دونوں کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھا دیا۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں۔ (التغابن 15) میں نے ان دونوں بچوں کو چلتے اور لڑکھڑاتے دیکھا تو صبر نہ کر سکا حتیٰ کہ میں نے خطبہ روک کر انہیں اٹھایا۔

(ترمذی:3774)

[177] حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ، لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَلِّمُهُ، حَتَّى جَاءَ سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ، ثُمَّ انْصَرَفَ، حَتَّى أَتَى خِبَاءَ(۱) فَاطِمَةَ فَقَالَ: «أَثَمَّ لُكَعُ(۲)؟ أَثَمَّ لُكَعُ؟» يَعْنِي حَسَنًا، فَظَنَنَّا أَنَّهُ إِنَّمَا تَحْبِسُهُ أُمُّهُ لِأَنْ تُغَسِّلَهُ وَتُلْبِسَهُ سِخَابًا، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعَىٰ، حَتَّى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللّٰهُمَّ! إِنِّي أُحِبُّهُ، فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں دن کے کسی وقت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا۔ نہ تو آپ ﷺ مجھ سے کوئی بات کرتے تھے اور نہ ہی میں نے آپ ﷺ سے کوئی بات کی یہاں تک کہ ہم بنی قینقاع کے بازار میں آ گئے۔ پھر آپ ﷺ واپس آئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے آئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بچہ ہے؟ کیا بچہ ہے؟ یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ تو ہم نے خیال کیا کہ ان کی ماں نے ان کو غسل کروانے کے لیے اور ان کو خوشبو کا ہار پہنانے کے لیے روک رکھا ہے لیکن تھوڑی سی دیر کے بعد وہ دوڑتے ہوئے آئے یہاں تک کہ وہ دونوں یعنی آپ ﷺ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ ایک دوسرے سے گلے ملے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت کر اور تو اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے۔

(صحیح مسلم:6257)

حسن اور حسین دنیا میں میرے دو پھول ہیں

[178] حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ بَشَّارٍ: حدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حدَّثَنَا شُعْبَةُ عنْ مُحَمَّدِ بنِ أَبي يَعْقُوبَ: سَمِعْتُ ابنَ أَبي نُعمٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بنَ عُمَرَ وسَأَلَهُ عَنِ المُحرِمِ: قالَ شُعْبَةُ: أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبابَ؟ فَقالَ: أَهْلُ العِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنِ الذُّبابِ وقَدْ قَتَلُوا ابنَ ابنةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ! وقالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هُمَا رَيحانَتايَ منَ الدُّنْيا». [انظر: ٥٩٩٤]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا گیا، کسی نے ان سے محرم کے بارے میں پوچھا تھا۔ شعبہ نے بیان کیا کہ میرے خیال میں پوچھا تھا کہ اگر کوئی شخص (احرام کی حالت میں) مکھی مار دے تو اسے کیا کفارہ دینا پڑے گا؟ اس پر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عراق کے لوگ مکھی کے بارے میں سوال کرتے ہیں جب کہ یہی لوگ رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو

قتل کر چکے ہیں جن کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ دونوں نواسے (حسن وحسین) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

(صحیح بخاری:3753)

[179] حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِيُّ الْعَمِّيُّ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: انْظُرُوا إِلَى هٰذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا».

عبدالرحمٰن بن ابی نعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عراقی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کپڑے پر مچھر کا خون لگ جائے تو کیا کرنا چاہیے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص کی طرف دیکھو، مچھر کے خون کے بارے میں سوال کرتا ہے جو معمولی چیز ہے حالانکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ’’نواسے‘‘ کو شہید کیا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین میرے دنیا کے دو پھول ہیں۔

(ترمذی:3770)

رسول اللہ ﷺ سے مشابہ

[180] قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَحَمَلَ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُولُ: بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ، لَيْسَ شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ، وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ. [راجع: ٣٥٤٢]

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھائے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں: میرے باپ ان پر فدا ہوں۔ یہ نبی کریم ﷺ سے مشابہ ہیں، علی سے نہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وہیں مسکرا رہے تھے۔

(صحیح بخاری:3750)

[181] حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أُتِيَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ بْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک عبیداللہ بن زیاد کے پاس لایا گیا اور ایک طشت میں رکھ دیا گیا تو وہ بدبخت اس پر لکڑی

عَلِيٍّ، فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ، وقالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا، فَقالَ أَنَسٌ: كانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وكانَ مَخضُوبًا بالوَسْمَة.

سے مارنے لگا اور آپ رضی اللہ عنہ کے حسن اور خوبصورتی کے بارے میں بھی کچھ کہا (کہ میں نے اس سے زیادہ خوبصورت چہرہ نہیں دیکھا)۔ اس پر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہ تھے۔ انہوں نے وسمہ کا خضاب استعمال کر رکھا تھا۔

(صحیح بخاری:3748)

[182] حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ [أَبُو بَكْرٍ] البَغْدَادِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ قَالَتْ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مالِكٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيءَ بِرأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَقُولُ بِقَضِيبٍ لَهُ في أَنْفِهِ ويَقُولُ: ما رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا لِمَ يُذْكَرُ، قَالَ: قُلْتُ: أَمَا إِنَّهُ كانَ مِنْ أَشْبَهِهِمْ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ابن زیاد کے پاس تھا جب اس کے پاس حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا تو وہ چھڑی کے ساتھ ان کی ناک کی طرف اشارہ کر کے ''بطور تحکم'' کہنے لگا: میں نے اس جیسا حسن نہیں دیکھا، اس کا ذکر کیوں ہوتا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا، یہ ان میں سے ہے جو رسول اللہ ﷺ کے بہت زیادہ مشابہ تھے۔

(ترمذی:3778)

[183] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ.

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے ہم صورت تھے۔

(صحیح بخاری:3752)(ترمذی:3776,3777)

حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں

[184] حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسین رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں حسین رضی اللہ عنہ سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت کرتا ہے جو حسین رضی اللہ عنہ سے

حُسَيْنٍ، أَحَبَّ اللهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الأَسْبَاطِ».

محبت کرتا ہے۔ حسین رضی اللہ عنہ نواسوں میں سے ایک نواسہ ہے۔"

(ترمذی:3775)

رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی اہلِ بیت کے ساتھ ہے

[185] حدَّثَني يَحْيَى بنُ مَعِينٍ وصَدَقَةُ قالا: أَخْبَرَنا مُحَمَّدُ بنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ واقِدِ بنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما قالَ: قالَ أَبُو بَكْرٍ: ارْقُبُوا مُحَمَّدًا ﷺ في أَهْلِ بَيْتِهِ. [راجع: ٣٧١٣]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی (خوشنودی) آپ ﷺ کے اہلِ بیت کے ساتھ (محبت وخدمت کے ذریعے) تلاش کرو۔

(صحیح بخاری:3751)

ایک رسول اللہ ﷺ کے آگے اور ایک ان کے پیچھے

[186] حَدَّثَني عَبْدُ اللهِ بْنُ الرُّومِيِّ الْيَمَامِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: قَالَا: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِيَاسٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللهِ ﷺ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ، حَتَّىٰ أَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ ﷺ، هَٰذَا قُدَّامَهُ وَهَٰذَا خَلْفَهُ.

حضرت ایاس رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے اس سفید گدھے کو کھینچا کہ جس پر اللہ کے نبی ﷺ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سوار ہیں یہاں تک کہ میں اسے کھینچ کر نبی ﷺ کے حجرے تک لے گیا۔ (حضرات حسن وحسین رضی اللہ عنہما) میں سے ایک آپ ﷺ کے آگے تھا اور ایک آپ ﷺ کے پیچھے۔

(صحیح مسلم:6260).

میرا بیٹا سردار ہے

[187] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا الأَشْعَثُ - هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ - عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: «إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ [عَظِيمَتَيْنِ]».

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے سنا گیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضرت ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پہلو میں تھے۔ آپ ﷺ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور پھر حسن رضی اللہ عنہ کی طرف اور فرماتے: میرا بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس

کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا۔

(صحیح بخاری: 3746، ترمذی: 3773)

جنت کے نوجوانوں کے سردار

[188] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ المِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: سَأَلَتْنِي أُمِّي مَتَى عَهْدُكَ؟ تَعْنِي بالنَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: مَالِي بِهِ عَهْدٌ مُنْذ كَذَا وَكَذَا، فَنَالَتْ مِنِّي فَقُلْتُ لَهَا: دَعِينِي آتِي النَّبِيَّ ﷺ فَأُصَلِّي مَعَهُ المَغْرِبَ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي وَلَكِ. فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ المَغْرِبَ فَصَلَّى حَتَّى صَلَّى العِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا؟ حُذَيْفَةُ»؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ»؟ قَالَ: «إِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ، اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِساءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَنَّ الْحَسَنَ والْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَاب أَهْلِ الْجَنَّةِ».

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ سے کب کے ملے ہو؟ میں نے کہا: اتنی مدت ہو چکی ہے کہ میں ملاقات نہیں کر سکا۔ وہ اس پر ناراض ہو گئیں، اور مجھے بُرا بھلا کہا۔ میں نے کہا: مجھے اجازت دو۔ میں نبی ﷺ کے پاس حاضر ہو کر آپ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتا ہوں اور عرض کروں گا کہ آپ ﷺ میرے لیے اور تمہارے لیے بخشش کی دعا فرمائیں۔ چنانچہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مغرب کی نماز آپ ﷺ کے ساتھ پڑھی۔ پھر میں وہیں ٹھہرا رہا حتیٰ کہ آپ ﷺ عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد گھر کی طرف چل پڑے تو میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑا۔ آپ ﷺ نے میری آواز سنی تو فرمایا: کون حذیفہ ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: کیا کام ہے؟ اللہ تعالیٰ تجھ کو اور تیری والدہ کو معاف کرے! اور فرمایا: یہ فرشتہ ہے جو آج رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا۔ اس نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ وہ مجھ پر سلام عرض کرے اور مجھے بشارت دے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہے اور حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ (ترمذی: 3781)

[189] حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ [الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ».

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

(ترمذی: 3768)

حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ نے جنت میں ان کے قدموں کی چاپ سنی

[190] حدَّثَنا حَجَّاجُ بنُ مِنْهالٍ: حدَّثَنا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ المَاجِشُونِ: حدَّثَنا مُحَمَّدُ بنُ المُنْكدِرِ عَنْ جابِرِ بنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما قالَ: قالَ النَّبِيُّ ﷺ: «رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الجَنَّةَ، فإذَا أنا بالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ، وسَمِعْتُ خَشَفَةً فَقُلْتُ: مَنْ هذَا؟ فَقالَ: هذَا بِلالٌ، ورَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنائِهِ جارِيَةٌ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذا؟ فَقالَ: لِعُمَرَ، فأَرَدْتُ أَنْ أدْخُلَهُ فأَنْظُرَ إلَيْهِ، فَذَكَرْتُ غَيرَتَكَ»، فَقالَ عُمَرُ: بِأَبِي وأُمِّي يا رَسُولَ اللهِ أَعَلَيْكَ أغارُ؟. [انظر: ٥٢٢٦، ٧٠٢٤]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں (خواب میں) جنت میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رمیصا رضی اللہ عنہا کو دیکھا اور میں نے قدموں کی آواز سنی تو میں نے پوچھا: یہ کون صاحب ہیں؟ بتایا گیا کہ یہ بلال ہیں اور میں نے ایک محل دیکھا۔ اس کے سامنے ایک عورت تھی۔ میں نے پوچھا: یہ کس کا محل ہے؟ بتایا: یہ عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ میرے دل میں آیا کہ اندر داخل ہو کر اسے دیکھوں لیکن مجھے عمر رضی اللہ عنہ کی غیرت یاد آئی (اور اس لیے اندر داخل نہیں ہوا)۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روتے ہوئے کہا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ ﷺ سے غیرت کروں گا۔

(صحیح بخاری: 3679، مسلم: 6198,6179)

ہمارے سردار

[191] حدَّثنا أبُو نُعَيم: حدَّثنا عَبْدُ العَزِيزِ ابنُ أبي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ: أخْبَرَنا جابِرُ بنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما قالَ: كانَ عُمَرُ يَقُولُ: أبُو بَكْرٍ سَيِّدُنا، وأعْتَقَ سَيِّدَنا، يَعْني بِلالًا.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کو انہوں نے آزاد کیا ہے۔ ان کی مراد حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے تھی۔

(صحیح بخاری:3754)

مجھے اللہ تعالیٰ کے راستے میں عمل کرنے دیجئے

[192] حدَّثنا ابنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بنِ عُبَيْدٍ: حدَّثنا إسمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ: أنَّ بِلالًا قالَ لأبي بكْرٍ: إنْ كُنْتَ إنَّما اشْتَرَيْتَني لِنَفْسِكَ فأمْسِكْني، وإنْ كُنْتَ إنَّما اشْتَرَيْتَني للهِ فَدَعْني وعَمَلَ اللهِ.

قیس نے روایت کی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے لئے خریدا ہے تو پھر اپنے پاس ہی رکھئے اور اگر اللہ تعالیٰ کے لئے خریدا ہے تو پھر مجھے آزاد کر دیجیے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں عمل کرنے دیجیے۔

(صحیح بخاری:3755)

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

سیرت اور صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ

[193] حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ إسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إسْرَائِيلَ، عَنْ أبي إسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِجَعْفَرِ بْنِ أبي طَالِبٍ: «أشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي». وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

[قَالَ أبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. [حَدَّثَنا سُفْيَانُ بْنُ وكِيعٍ حَدَّثَنا أبِيٌّ عَنْ إسْرَائِيلَ نَحْوَهُ].

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم سیرت اور صورت میں میرے مشابہ ہو۔

(ترمذی:3765)

رسول اللہ ﷺ نے انہیں جنت میں اُڑتے دیکھا

[194] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ العَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں جعفر رضی اللہ عنہ کو فرشتوں کے ساتھ جنت میں اڑتے دیکھا ہے۔

(ترمذی:3763)

دو پروں والے

[195] حدَّثنا عَمْرُو بنُ عَليٍّ: حدَّثنا يَزِيدُ ابنُ هارُونَ: أَخْبرَنا إسمَاعِيلُ بنُ أَبي خالِدٍ عَنِ الشَّعبِيِّ: أَنَّ ابنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما كانَ إِذَا سَلَّمَ عَلى ابنِ جَعْفَرٍ قالَ: السَّلامُ عَلَيْكَ يا ابنَ ذِي الجَناحَينِ.

قالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: الجَناحانِ: كلُّ ناحِيَتَينِ.

[انظر: ٤٢٦٤]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو سلام کرتے تو یوں کہا کرتے: السلام علیک یا ابن ذی الجناحین! اے دو پروں والے بزرگ کے بیٹے! تم پر سلام ہو۔ ابوعبد اللہ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا حدیث میں جو جناحین کا لفظ ہے اس سے مراد دو گوشے ہیں (دو کونے)۔

(صحیح بخاری:3709)

اُن سے بہتر کوئی سوار نہیں

[196] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا احْتَذَى النِّعَالَ وَلَا انْتَعَلَ، وَلَا رَكِبَ المَطَايَا، وَلَا رَكِبَ الكُورَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرِ [بْنِ أَبِي طَالِبٍ].

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ. [والكُورُ: الرَّحْلُ].

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے بعد جعفر رضی اللہ عنہ سے بہتر نہ کسی نے جوتا پہنا اور نہ کوئی اونٹ اور گھوڑے پر سوار ہوا ہے۔

(ترمذی:3764)

مسکینوں کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کرنے والے

[197] حدَّثَنَا أَحْمَدُ بنُ أَبِي بَكْرٍ: حدَّثَنا مُحَمَّدُ بنُ إِبْرَاهِيمَ بنِ دِينارٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ الجُهَنِيُّ عَنِ ابنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّاس كانُوا يَقُولُونَ: أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ، وإِنِّي كُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِشِبَعِ بَطْنِي حتَّى لا آكُلُ الخَمِيرَ، ولا أَلْبَسُ الحَبِيرَ، ولا يَخْدُمُنِي فُلانٌ ولا فُلانَةُ، وكُنْتُ أُلْصِقُ بَطْنِي بالحَصْباءِ منَ الجُوعِ، وإِنْ كُنْتُ لأَسْتَقْرِئُ الرَّجُل الآيَةَ هِيَ مَعِي، كَيْ يَنْقَلِبَ بي فَيُطْعِمَنِي، وكانَ أَخْيرَ النَّاسِ للمَساكِينِ جَعْفَرُ بنُ أَبِي طالِبٍ، كانَ يَنْقَلِبُ بِنا فَيُطْعِمُنا ما كانَ في بَيْتِهِ، حتَّى إِنْ كانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنا العُكَّةَ التي لَيْسَ فِيها شَيْءٌ، فَيَشُقُّها فَنَلْعَقُ ما فِيها. [انظر: ٥٤٣٢]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بہت زیادہ احادیث بیان کرتا ہے حالانکہ پیٹ بھرنے کے بعد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہر وقت رہتا تھا۔ میں خمیری روٹی نہ کھاتا اور نہ عمدہ لباس پہنتا تھا (یعنی میرا وقت علم کے سوا کسی دوسری چیز کے حاصل کرنے میں نہ جاتا) اور نہ میری خدمت کے لیے کوئی فلاں یا فلانی تھی بلکہ میں بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے پیٹ سے پتھر باندھ لیا کرتا تھا۔ بعض وقت میں کسی کو کوئی آیت اس لیے پڑھ کر اس کا مطلب پوچھتا تھا کہ وہ اپنے گھر لے جا کر مجھے کھانا کھلا دے حالانکہ مجھے اس آیت کا مطلب معلوم ہوتا تھا۔ مسکینوں کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کرنے والے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔ ہمیں اپنے گھر لے جاتے اور جو کچھ بھی گھر میں موجود ہوتا وہ ہم کو کھلاتے۔ بعض اوقات تو ایسا ہوتا کہ صرف شہد یا گھی کی کپی ہی نکال کر لاتے اور ہم اسے پھاڑ کر اس میں جو کچھ ہوتا اسے ہی چاٹ لیتے۔

(صحیح بخاری:3708)

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

پہلے وہ زید بن محمد ﷺ تھے

[198] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ ابْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ، حَتَّىٰ نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ: ﴿ٱدْعُوهُمْ لِءَابَآئِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ ٱللَّهِ﴾ [الأحزاب: ٥].

[قَالَ الشَّيْخُ أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَىٰ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ السَّرَّاجُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ يُوسُفَ الدُّوَيْرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيد بِهَٰذَا الْحَدِيثِ].

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد ﷺ کہہ کر پکارا کرتے تھے (کیونکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے متبنیٰ تھے یہاں تک کہ قرآن مجید میں (یہ حکم) نازل ہوا کہ تم لوگ ان کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو تو یہ اللہ کے ہاں زیادہ بہتر ہے۔

(صحیح مسلم:6262,6263)

وہ امارت کے مستحق تھے

[199] حَدَّثَنَا خالِدُ بنُ مَخْلَدٍ: حدَّثَنا سُلَيمانُ قالَ: حدَّثَني عَبْدُ اللهِ بنُ دِينارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما قالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْثًا، وأَمَّرَ عَلَيهِمْ أُسامَةَ بنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ في إِمارَتِهِ فَقالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنْ تَطْعَنُوا في إِمارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ في إِمارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وايمُ اللهِ إِنْ كانَ لخَلِيقًا لِلْإِمارَةِ، وإِنْ كانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وإِنَّ هٰذا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ». [انظر: ٤٢٥٠، ٤٤٦٨، ٤٤٦٩، ٦٦٢٧، ٧١٨٧]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک فوج بھیجی اور اس کا امیر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ ان کے امیر بنائے جانے پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر آج تم اس کے امیر بنائے جانے پر اعتراض کررہے ہو تو اس سے پہلے اس کے باپ کے امیر بنائے جانے پر بھی تم نے اعتراض کیا تھا اور خدا کی قسم! وہ (زید رضی اللہ عنہ) امارت کے مستحق تھے اور مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے اور یہ (اسامہ رضی اللہ عنہ) اب ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

(صحیح بخاری:3730)

زیداور اُسامہ

[200] حدَّثنا يَحْيى بنُ قَزَعَةَ: حدَّثنا إبْرَاهِيمُ بنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها قالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ قائِفٌ والنَّبيُّ ﷺ شاهِدٌ وأُسامَةُ بنُ زَيْدٍ وزَيْدُ بنُ حارِثَةَ مُضْطَجِعانِ، فَقالَ: إنَّ هذِهِ الأَقْدامَ بَعْضُها منْ بَعْضٍ، قالَ فَسُرَّ بِذٰلكَ النَّبيُّ ﷺ وأَعْجَبَهُ فأَخْبرَ بِهِ عائِشَةَ. [راجع: ٣٥٥٥]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک قیافہ شناس میرے یہاں آیا۔ نبی کریم ﷺ اس وقت وہیں تشریف رکھتے تھے اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ (ایک چادر میں) لیٹے ہوئے تھے (منہ اور جسم کا سارا حصہ قدموں کے سوا چھپا ہوا تھا)۔ اس قیافہ شناس نے کہا کہ یہ پاؤں بعض بعض سے نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں (یعنی باپ بیٹے کے ہیں)۔ قیافہ شناس نے پھر بتایا کہ حضور ﷺ اس کے اس اندازے پر بہت خوش ہوئے اور پھر آپ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی یہ واقعہ بیان فرمایا۔

(صحیح بخاری:3731)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

یا اللہ! اسے حکمت کا علم عطا فرما

[201] حدّثنا مُسَدَّدٌ: حدّثنا عَبْد الوَارِثِ عَنْ خالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قالَ: ضَمَّني النَّبيُّ ﷺ إلى صَدْرِهِ وقالَ: «اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الحِكْمَةَ».

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، مجھے نبی کریم ﷺ نے سینے سے لگایا اور فرمایا: اے اللہ! اسے حکمت کا علم عطا فرما۔

(صحیح بخاری:3756)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

ان سے قرآن سیکھو

[202] وقالَ: «اسْتَقْرِئُوا القُرْآنَ منْ أَرْبعةٍ: منْ عَبْدِ اللهِ بنِ مَسْعُودٍ، وسالمٍ مؤلى أبي حُذَيْفَةَ، وأُبَيِّ بنِ كَعْبٍ، ومُعاذِ بنِ جَبَلٍ». [راجع: ۳۷۵۸]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن مجید چار آدمیوں سے سیکھو: عبداللہ بن مسعود، ابوحذیفہ کے مولیٰ سالم، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم۔

(صحیح بخاری:3760، ترمذی:3810)

صاحبِ نعلین اور صاحبِ وِسادہ

[203] حدَّثَنا مُوسَى عَنْ أبي عَوانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، عَن عَلْقَمَةَ: دَخَلْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَينِ فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ يَسِّرْ لي جَليسًا فرَأَيتُ شَيْخًا مُقْبِلًا، فَلَمَّا دَنا قُلْتُ: أَرْجُو أَنْ يَكُونَ اسْتَجابَ اللّهُ، قالَ: منْ أينَ أَنْتَ؟ قُلْتُ: من أهلِ الكوفَةِ، قالَ: أَفَلَمْ يكنْ فِيكُمْ صاحبُ النَّعْلَينِ والوِسادِ والمِطْهَرَةِ؟ أَوَ لم يكنْ فِيكمُ الَّذِي أُجِيرَ منَ الشَّيْطانِ؟ أَوَ لمْ يكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الذِي لا يَعْلَمُهُ غيرُهُ؟ كَيْفَ قَرَأَ ابنُ أُمِّ عَبْدٍ ﴿وَالَّيْلِ﴾ فَقرأْتُ (واللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى والنَّهارِ إِذَا تجَلَّى والذَّكَرِ والأُنْثى) قالَ: أَقْرَأَنِيها النَّبِيُّ ﷺ فاهُ إلى فِيَّ، فما زَالَ هؤُلاءِ حتَّى كادُوا يَرُدُّونَني. [راجع: ۳۲۸۷]

علقمہ نے بیان کیا کہ میں جب شام پہنچا تو سب سے پہلے میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور یہ دعا کی کہ اے اللہ! مجھے کسی (نیک) ساتھی کی صحبت سے فیض یابی کی توفیق عطا فرما۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ آ رہے ہیں۔ جب وہ قریب آ گئے تو میں نے سوچا کہ شاید میری دعا قبول ہو گئی ہے۔ انہوں نے دریافت کیا: آپ کا وطن کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا: کوفہ کا رہنے والا ہوں۔ اس پر انہوں نے فرمایا: کیا تمہارے یہاں صاحبِ نعلین، صاحبِ وِسادہ ومطہرہ (یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نہیں ہیں؟ کیا تمہارے یہاں وہ صحابی نہیں ہیں جنہیں شیطان سے (اللہ کی) پناہ مل چکی ہے (یعنی عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ)؟ کیا تمہارے یہاں سربستہ رازوں کے جاننے والے نہیں ہیں کہ جنہیں ان کے سوا اور کوئی نہیں

جانتا؟ پھر دریافت فرمایا: ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) آیت والـلّیـل کی قرأت کس طرح کرتے ہیں؟ میں عرض کیا کہ واللیل اذا یغشی والنھار اذا تجلی والذکر والانثی. آپ نے فرمایا کہ مجھے بھی رسول اللہ ﷺ نے خود اپنی زبان مبارک سے اسی طرح سکھایا تھا لیکن اب شام والے مجھے اس طرح قرأت کرنے سے ہٹانا چاہتے ہیں۔

(صحیح بخاری:3761)

رسول اللہ ﷺ کے جوتے اور وضو کا برتن اُٹھاتے تھے

[204] حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ اللهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِي أَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي سَأَلْتُ اللهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِي، فَقَالَ لِي: مِنْ أَيْنَ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ جِئْتُ أَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَأَطْلُبُهُ فَقَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ، وَابْنُ مَسْعُودٍ صَاحِبُ طَهُورِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَعْلَيْهِ، وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَعَمَّارٌ الَّذِي أَجَارَهُ اللهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ، وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ، قَالَ قَتَادَةُ: وَالْكِتَابَانِ: الْإِنْجِيلُ وَالْقُرْآنُ.

حضرت خیثمہ بن ابی سبرہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ مجھے کسی نیک ساتھی کی صحبت میسر کرے تو اللہ تعالیٰ نے میرے لئے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی صحبت میسر کی۔ میں ان کے پاس بیٹھا اور عرض کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے نیک ساتھی کی صحبت کا سوال کیا تھا تو مجھے آپ کی صحبت میسر ہوئی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کہاں سے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: اہلِ کوفہ سے ہوں، بھلائی کی تلاش میں آیا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: کیا تم میں سعد بن مالک (ابن وقاص) رضی اللہ عنہ نہیں ہیں جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نہیں ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے لئے وضو کا برتن اور آپ ﷺ کے جوتے اٹھاتے تھے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ نہیں ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے راز دان ہیں اور عمار رضی اللہ عنہ نہیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان سے شیطان

سے پناہ دی ہے اور سلمان رضی اللہ عنہ نہیں ہیں جو دو کتابوں (پر ایمان رکھنے) والے تھے۔قتادۃ فرماتے ہیں: دو کتابوں سے مراد انجیل اور قرآن ہے۔

(ترمذی:3811)

انہیں رسول اللہ ﷺ کے گھرانے کا فرد خیال کرتے تھے

[205] **حَدَّثَنَا** أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مُوسَى يَقُولُ: لَقَدْ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ وَمَا نُرَى حِينًا إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ لِمَا نَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے بھائی یمن سے (مدینہ منورہ) آئے تو ہم ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کے گھر کا ایک فرد ہی خیال کرتے تھے اس لئے کہ ہم ان کو اور ان کی والدہ کو (بار بار) نبی ﷺ کے پاس جاتے دیکھتے تھے۔

(ترمذی:3806)

[206] **حَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بنُ العَلاءِ: حدَّثَنا إِبْرَاهِيمُ بنُ يُوسُفَ بنِ أَبي إِسحَاقَ قالَ: حدَّثَني أَبي عنْ أَبي إِسحَاقَ قالَ: حدَّثَني الأَسْوَدُ بنُ يَزِيدَ قالَ: سَمِعْتُ أَبا مُوسَى الأَشْعَرِيَّ يَقُولُ: قَدِمْتُ أَنا وأَخي منَ اليَمَنِ، فمَكَثْنا حِينًا ما نَرَى إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ منْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ، لمَا نَرَى منْ دخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلى النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٤٣٨٤]

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سنا گیا، انہوں نے بیان کیا کہ میں اور میرے بھائی یمن سے (مدینہ طیبہ) حاضر ہوئے اور ایک زمانے تک یہاں قیام کیا۔ ہم اس پورے عرصہ میں یہی سمجھتے رہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے گھرانے ہی کے ایک فرد ہیں کیونکہ حضور ﷺ کے گھر میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ کا (بکثرت) آنا جانا ہم خود دیکھا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری:3763)

سیرت و کردار میں رسول اللہ ﷺ سے مشابہ

[207] حدَّثَنا سُلَيمان بنُ حَرْبٍ: حدَّثَنا شُعْبَةُ عنْ أَبِي إسحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ يَزِيدَ قالَ: سَأَلْنا حُذَيْفَةَ عنْ رَجُلٍ قَرِيبِ السَّمْتِ والهَدْيِ منَ النَّبِيِّ ﷺ حتَّى نَأْخُذَ عَنْهُ، فَقالَ: ما أَعرِفُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْتًا وهَدْيًا ودَلًّا بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنِ ابنِ أُمِّ عَبْدٍ. [انظر: ٦٠٩٧]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں نبی کریم ﷺ سے عادات واَخلاق اورطور وطریق میں سب سے زیادہ قریب کون سے صحابی رضی اللہ عنہ تھے تا کہ ہم ان سے سیکھیں؟ انہوں نے کہا کہ اخلاق، طور وطریق اور سیرت و عادات میں ابن ام عبد رضی اللہ عنہ سے زیادہ آنحضرت ﷺ سے قریب اور کسی کو میں نہیں سمجھتا۔

(صحیح بخاری:3762)

ان کی وصیت لازم پکڑلو

[208] عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ واهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُودٍ».

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میرے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ کی اقتدا رکرو اور عمار رضی اللہ عنہ کے طریقے پر چلو اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی وصیت کو لازم پکڑو۔

(ترمذی:3805)

ابن مسعود اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہیں

[209] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: أَتَيْنَا حُذَيْفَةَ فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا بِأَقْرَبِ النَّاسِ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ هَدْيًا وَدَلًّا فَنَأْخُذَ عَنْهُ وَنَسْمَعَ مِنْهُ، قَالَ: كَانَ أَقْرَبُ النَّاسِ هَدْيًا وَدَلًّا وَسَمْتًا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ ابْنُ مَسْعُودٍ حَتَّى يَتَوَارَىٰ مِنَّا فِي بَيْتِهِ وَلَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّ

عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اوران سے عرض کیا: ہمیں اس شخص کی خبر دیں جو ہدایت اورسیرت میں رسول اللہ ﷺ کے بہت زیادہ قریب ہوتا کہ ہم اس سے علم حاصل کریں اور حدیث سنیں۔انہوں نے فرمایا: ہدایت اورسیرت میں رسول اللہ ﷺ کے زیادہ قریب ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں حتی کہ وہ ہم

ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ هُوَ مِنْ أَقْرَبِهِمْ إِلَى اللهِ زُلْفَىٰ.

سے مخفی ہو کر آپ ﷺ کے گھر میں داخل ہو جاتے۔ دین کی حفاظت کرنے والے صحابہ کو معلوم ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان تمام سے زیادہ اللہ کے قریب ہیں۔

(ترمذی:3807)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

تمہیں آلِ داود کی خوش الحانیوں میں سے خوش الحانی دی گئی ہے

[210] حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَىٰ الْحِمَّانِيُّ عَنْ بُرَيْدِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «يَا أَبَا مُوسَى! لَقَدْ أُعْطِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ».

[قَالَ أَبُو عِيسَى:] هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

[قَالَ] وفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وأَبِي هُرَيْرَةَ وأَنَسٍ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو موسیٰ! تجھ کو آلِ داود کی خوش الحانیوں میں سے خوش الحانی دی گئی ہے۔

(ترمذی:3855)

تم دونوں قبول کرلو۔

[211] حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، قَالَ أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَىٰ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَّانَةِ[1] بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَأَتَىٰ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: أَلَا تُنْجِزُ لِي، يَا مُحَمَّدُ! مَا وَعَدْتَنِي؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَبْشِرْ». فَقَالَ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھا اس حال میں کہ آپ ﷺ مکہ اور مدینہ کے درمیان مقامِ جعرانہ پر قیام پذیر تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک دیہاتی نے حاضر ہو کر عرض کیا: اے محمد ﷺ! آپ ﷺ مجھ سے کیا ہوا وعدہ پورا نہ کریں

لَهُ الْأَعْرَابِيُّ: أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ «أَبْشِرْ» فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَىٰ أَبِي مُوسَىٰ وَبِلَالٍ، كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ، فَقَالَ: «إِنَّ هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرَىٰ، فَاقْبَلَا أَنْتُمَا» فَقَالَا: قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ! ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ، وَمَجَّ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: «اشْرَبَا مِنْهُ، وَأَفْرِغَا عَلَىٰ وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا، وَأَبْشِرَا» فَأَخَذَا الْقَدَحَ، فَفَعَلَا مَا أَمَرَهُمَا بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَنَادَتْهُمَا أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَآءِ السِّتْرِ: أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا مِمَّا فِي إِنَائِكُمَا، فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً.

گے؟رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا:خوشخبری ہو۔اس اعرابی نے آپ ﷺ سے کہا: کیا آپ ﷺ نے مجھے کثرت کے ساتھ کہا :خوش ہوجاؤ۔رسول اللہ ﷺ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ کی طرف غصے کی حالت میں متوجہ ہوئے اور فرمایا:یہ وہ آدمی ہے جس نے بشارت کورد کردیا ہے۔تم دونوں قبول کرلو۔انہوں نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول ﷺ !ہم نے قبول کیا۔پھر رسول اللہ ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اوراس میں اپنے ہاتھوں اور چہرے کو دھویا اوراسی میں کُلّی بھی کی ۔پھر فرمایا:اس میں سے تم دونوں پانی پی لواوراپنے چہروں اورسینوں پرانڈیل لواورخوش ہو جاؤ۔پس انہوں نے پیالہ لے کراسی طرح کیا جوانہیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا۔پھرانہیں پردے کے پیچھے سے اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے آواز دی کہ اپنی والدہ کے لیے بھی اپنے برتنوں سے بچالینا۔پس انہوں نے انہیں بھی اس سے بچا ہوا دے دیا۔
(مسلم:6405)

اے اللہ!عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ کے گناہوں کو معاف فرمادے

[212] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي عَامِرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ، بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَىٰ جَيْشٍ إِلَىٰ أَوْطَاسٍ، فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ، فَقُتِلَ

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ غزوۂ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ابوعامر رضی اللہ عنہ کوایک لشکر کے ہمراہ اَوطاس کی طرف بھیجا۔پس درید بن صمہ سے اُن کا مقابلہ ہوا تو درید کو قتل کردیا گیا اوراللہ نے اس کے ساتھیوں کوشکست سے

دُرَيْدُ بْنُ الصِّمَّةُ وَهَزَمَ اللهُ أَصْحَابَهُ، فَقَالَ أَبُو مُوسَىٰ: وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ - قَالَ -: فَرُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ، رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي جُشَمٍ بِسَهْمٍ، فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا عَمِّ! مَنْ رَمَاكَ؟ فَأَشَارَ أَبُو عَامِرٍ إِلَىٰ أَبِي مُوسَىٰ، فَقَالَ: إِنَّ ذَاكَ قَاتِلِي، تَرَاهُ ذَاكَ الَّذِي رَمَانِي، قَالَ أَبُو مُوسَىٰ: فَقَصَدْتُ لَهُ فَاعْتَمَدْتُهُ فَلَحِقْتُهُ، فَلَمَّا رَآنِي وَلَّىٰ عَنِّي ذَاهِبًا، فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ [لَهُ]: أَلَا تَسْتَحْيِي؟ أَلَسْتَ عَرَبِيًّا؟ أَلَا تَثْبُتُ؟ فَكَفَّ، فَالْتَقَتُ أَنَا وَ هُوَ، فَاخْتَلَفْنَا أَنَا وَهُوَ ضَرْبَتَيْنِ، فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَىٰ أَبِي عَامِرٍ فَقُلْتُ: إِنَّ اللهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبَكَ، قَالَ: فَانْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ، فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! انْطَلِقْ إِلَىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ، وَقُلْ لَهُ: يَقُولُ لَكَ أَبُو عَامِرٍ: اسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: وَاسْتَعْمَلَنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَىٰ النَّاسِ، وَمَكَثَ يَسِيرًا ثُمَّ إِنَّهُ مَاتَ، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَىٰ النَّبِيِّ ﷺ دَخَلْتُ عَلَيْهِ، وَ هُوَ فِي بَيْتٍ عَلَىٰ سَرِيرٍ مُرْمَلٍ، وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ، وَقَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيرِ بِظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَنْبَيْهِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ، وَقُلْتُ لَهُ: قَالَ: قُلْ لَهُ: يَسْتَغْفِرْ لِي، فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَاءٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهُ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ» حَتَّىٰ رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «اللّٰهُمَّ! اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ، أَوْ مِنَ النَّاسِ» فَقُلْتُ: وَلِي، يَا

دوچار کیا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے بھی ابوعامر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجا تھا۔ پس ابوعامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں تیر مارا گیا جو کہ بنوجشم کے ایک آدمی نے پھینکا تھا اور وہ تیر آ کر ان کے گھٹنے میں چبھ گیا۔ میں ان کی طرف بڑھا تو میں نے کہا: اے چچا جان! آپ کو کس نے تیر مارا ہے؟ تو ابوعامر رضی اللہ عنہ نے اشارے کے ذریعے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ وہ جسے تم دیکھ رہے ہو اور وہ میرا قاتل ہے اور اسی نے مجھے تیر مارا ہے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اسے (مارنے) کے ارادے سے چل دیا اور اسے (راستے میں ہی) جا پہنچا۔ پس اس نے مجھے دیکھا تو مجھ سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا شروع کر دیا۔ میں بھی اس کے پیچھے چل دیا اور اسے کہنا شروع کر دیا: کیا تجھے حیاء نہیں آتی؟ کیا تو عربی نہیں ہے؟ کیا تو عربی نہیں ہے؟ کیا تو نہیں ٹھہرے گا؟ وہ رُک گیا۔ پھر میرا اور اس کا مقابلہ ہوا۔ پس اس نے بھی وار کیا اور میں نے بھی وار کیا۔ بالآخر میں نے اسے تلوار کی ضرب ماری اور اسے قتل کر ڈالا۔ پھر میں ابوعامر رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹا تو کہا: بے شک اللہ عزوجل نے تمہارے قاتل کو قتل کر دیا ہے۔ اس نے کہا: یہ تیر نکالو۔ میں نے اسے نکالا تو اس کی جگہ سے پانی نکلنا شروع ہو گیا۔ تو انہوں نے کہا: اے بھتیجے! رسول اللہ ﷺ کی طرف جا اور آپ ﷺ کو میری طرف سے سلام عرض کر اور آپ ﷺ سے عرض کر کہ ابوعامر آپ ﷺ سے عرض کرتا ہے کہ میرے لیے مغفرت

رَسُولَ اللهِ! فَاسْتَغْفِرْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ، وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا».

قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: إِحْدَاهُمَا لِأَبِي عَامِرٍ، وَالْأُخْرَىٰ لِأَبِي مُوسَىٰ.

طلب فرمائیں اور ابو عامر رضی اللہ عنہ نے مجھے لوگوں پر امیر مقرر کر دیا۔ پھر وہ تھوڑی ہی دیر کے بعد شہید ہو گئے۔ پس جب میں نبی کریم ﷺ کی طرف لوٹا اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ گھر میں بان کی چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے جس پر بستر نہ تھا۔ اسی وجہ سے چارپائی کے نشانات آپ ﷺ کے پہلوؤں اور کمر پر نمایاں تھے۔ پس میں نے آپ ﷺ کو اپنی اور ابو عامر رضی اللہ عنہ کی خبر دی اور آپ ﷺ سے عرض کیا: ابو عامر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا تھا کہ آپ ﷺ میرے لیے دعائے مغفرت فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس سے وضو فرمایا۔ پھر ہاتھ اٹھا کر فرمایا: اے اللہ! عبید ابو عامر رضی اللہ عنہ کی مغفرت فرما یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ پھر فرمایا: اے اللہ! اسے قیامت کے دن اپنی اکثر مخلوق یا لوگوں سے بلندی و عظمت عطا فرما۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اور میرے لیے بھی دعائے مغفرت فرمادیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ کے گناہوں کو معاف فرما دے اور اسے قیامت کے دن معزز جگہ میں داخل فرما۔ ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ان میں ایک دُعا ابو عامر رضی اللہ عنہ اور دوسری دعا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے (کی گئی تھی)۔

(مسلم:6406)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ

شیطان انہیں غلط راستے پر نہیں لے جاسکتا

[213] حَدَّثَنَا مالكُ بْنُ إسمَاعِيلَ: حدَّثَنا إسْرَائِيلُ عَنِ المُغِيرَةِ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ: اللَّهُمَّ يَسِّرْ لي جَلِيسًا صَالِحًا، فأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ، فإِذَا شَيْخٌ قَدْ جاءَ حتَّى يَجْلِسَ إلى جَنْبِي، قُلْتُ: مَنْ هذَا؟ قالُوا: أَبُو الدَّرْدَاءِ، فَقُلْتُ: إنِّي دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُيَسِّرَ لي جَلِيسًا صالحًا فَيَسَّرَكَ لي، قالَ: ممَّنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الكُوفَةِ، قالَ: أَوَلَيْسَ عِنْدَكُمُ ابنُ أُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ والوِسادِ والمِطْهَرَةِ؟ أَفِيكُمُ الَّذي أجارَهُ اللهُ مِنَ الشَّيْطانِ - يَعْنِي عَلى لِسانِ نَبِيِّهِ [ﷺ] -؟ أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي لا يَعْلَمُ أَحَدٌ غَيْرُهُ؟ ثُمَّ قالَ: كَيْفَ يَقرَأُ عَبْدُ اللهِ ﴿وَٱلَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ﴾ [الليل: ١] فَقَرأْتُ عليه (وَالَّيلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ وَالذَّكَرِ والأُنثَىٰ) قالَ: واللهِ لَقَدْ أَقْرأَنِيها رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ فِيهِ إلى فِيَّ. [راجع: ٣٢٨٧]

علقمہ نے بیان کیا کہ میں جب شام آیا تو میں نے دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا کی کہ اے اللہ! مجھے کوئی نیک ساتھی عطا فرما۔ پھر میں ایک قوم کے پاس آیا اور ان کی مجلس میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد ایک بزرگ آئے اور میرے پاس بیٹھ گئے۔ میں نے پوچھا: یہ کون بزرگ ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ کوئی نیک ساتھی مجھے عطا فرما تو اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو مجھے عنایت فرمایا۔ انہوں نے دریافت کیا: تمہارا وطن کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا: کوفہ ہے۔ انہوں نے کہا: کیا تمہارے یہاں ابن ام عبد، صاحب النعلین، صاحبِ وسادہ ومطہرہ (یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نہیں ہیں؟ کیا تمہارے یہاں وہ نہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی زبانی شیطان سے پناہ دے چکا ہے کہ وہ انہیں کبھی غلط راستے پر نہیں لے جاسکتا؟ (مراد عمار رضی اللہ عنہ سے تھی) کیا تم میں وہ نہیں ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے بہت سے بھیدوں کے حامل ہیں جنہیں اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا؟ (یعنی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ) اس کے بعد انہوں نے دریافت فرمایا: عبداللہ رضی اللہ عنہ آیت والـــــلیـــــل

اذا یغشی کی تلاوت کس طرح کرتے ہیں؟ میں نے انہیں پڑھ کر سنائی: والیل اذا یغشی والنھار اذا تجلی والذکر والانثی. اس پر انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خود اپنی زبان مبارک سے مجھے بھی اسی طرح یاد کرایا تھا۔

(صحیح بخاری: 3742,3743)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

عبداللہ کتنا اچھا آدمی ہے

[214] حدَّثنا مُحمَّد: حدَّثنا إسحاقُ بنُ نَصْرٍ: حدَّثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سالم، عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما قالَ: كانَ الرَّجُلُ في حَياةِ النَّبِيِّ ﷺ إذَا رَأى رُؤْيا قَصَّها على النَّبِيِّ ﷺ، فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيا أَقُصُّها عَلى النَّبِيِّ ﷺ، وكُنْتُ غُلامًا أَعْزَبَ، وكُنْتُ أَنامُ في المَسْجِدِ عَلى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَرَأَيْتُ في المَنامِ كأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذاني فَذَهَبا بِي إلى النَّارِ، فإذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ البِئْرِ، وإذَا لَها قَرْنانِ كَقَرْنَيِ البِئْرِ، وإذَا فِيها ناسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ، فَجَعَلْتُ أَقُولُ: أَعُوذُ باللهِ منَ النَّارِ، أَعُوذُ باللهِ منَ النَّارِ، فَلَقِيَهُما مَلَكٌ آخَرُ فَقالَ لي: لَنْ تُراعَ، فَقَصَصْتُها عَلى حَفْصَةَ. [راجع: ٤٤٠]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی مبارک میں کوئی آدمی جو بھی خواب دیکھتا، اسے رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کرتا اور میں غیر شادی شدہ نوجوان تھا اور رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ مبارک میں میں مسجد میں سویا کرتا تھا۔ پس میں نے نیند میں دیکھا گویا کہ دو فرشتوں نے مجھے پکڑا اور مجھے دوزخ کی طرف لے گئے تو وہ کنوئیں کی گہرائی کی طرح گہری تھی اور اس کے لیے کنوئیں کی دو لکڑیوں کی طرح لکڑیاں بھی تھیں اور اس میں لوگ تھے جنہیں میں پہچانتا تھا۔ پس میں نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ ،اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ میں آگ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔۔۔ دہرانا شروع کر دیا۔ ان دونوں فرشتوں میں سے ایک اور فرشتہ ملا تو اس نے مجھ سے کہا: تو خوف نہ کر۔ پس میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عبداللہ کتنا اچھا آدمی

ہے۔ کاش! یہ رات کو اُٹھ کر نماز پڑھے۔ سالم نے کہا: اس کے بعد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ رات کو تھوڑی دیر ہی سویا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری:3738)(صحیح مسلم:6370,6371)

[215] حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أُخْتِهِ حَفْصَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: «إِنَّ عَبْدَ اللهِ رَجُلٌ صَالِحٌ».

[راجع: ٤٤٠، ١١٢٢]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بہن حفصہ رضی اللہ عنہا سے اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: عبداللہ نیک آدمی ہے۔

(صحیح بخاری:41_3740)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

اے اللہ! ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور اس کی والدہ کو اپنے مومن بندوں کے ہاں محبوب بنادے

[216] حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ [يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ]: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ، فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَأَسْمَعَتْنِي فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا أَكْرَهُ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ فَتَأْبَى عَلَيَّ، فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَأَسْمَعَتْنِي فِيكَ مَا أَكْرَهُ، فَادْعُ اللهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللّٰهُمَّ! اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ» فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ إِلَى الْبَابِ، فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ، فَسَمِعَتْ أُمِّي خَشْفَ قَدَمَيَّ، فَقَالَتْ: مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! وَسَمِعْتُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی والدہ کو اسلام کی طرف دعوت دیتا تھا اور وہ مشرکہ تھیں۔ میں نے ایک دن انہیں دعوت دی تو اس نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ایسے الفاظ مجھے سنائے جنہیں میں (سننا) گوارا نہ کرتا تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ میں رو رہا تھا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنی والدہ کو اسلام کی طرف دعوت دیتا ہوں اور وہ انکار کرتی تھی۔ میں نے آج انہیں دعوت دی تو اس نے ایسے الفاظ آپ ﷺ کے بارے میں مجھے سنائے جنہیں (سننا) مجھے گوارا نہ تھا۔ آپ ﷺ اللہ سے دُعا کریں کہ وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کو ہدایت عطا فرمادیں۔

خَضْخَضَةَ الْمَاءِ، قَالَ: فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا، فَفَتَحَتِ الْبَابَ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَتَيْتُهُ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَبْشِرْ قَدِ اسْتَجَابَ اللهُ دَعْوَتَكَ وَهَدَىٰ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَىٰ عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا.

قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! ادْعُ اللهَ أَنْ يُحَبِّبَنِي أَنَا وَأُمِّي إِلَىٰ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ، وَيُحَبِّبَهُمْ إِلَيْنَا، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللّٰهُمَّ! حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا - يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ - وَأُمَّهُ إِلَىٰ عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ، وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ» فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ بِي، وَلَا يَرَانِي، إِلَّا أَحَبَّنِي.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کو ہدایت عطا فرما۔ میں نبی کریم ﷺ کی دعا لے کر خوشی سے نکلا۔ جب میں آیا اور دروازے پر پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بند کیا ہوا ہے۔ پس میری والدہ نے میرے قدموں کی آہٹ سنی تو کہا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! اپنی جگہ پر ہی رک جاؤ اور میں نے پانی گرنے کی آواز سنی۔ پس اس نے غسل کیا اور اپنی قمیص پہنی اور اپنا دوپٹہ اوڑھتے ہوئے جلدی سے باہر آئیں اور دروازہ کھولا۔ پھر کہا: اے ابو ہریرہ! **اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ** میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹا اور میں خوشی سے رو رہا تھا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ خوشخبری ہو! اللہ نے آپ ﷺ کی دعا کو قبول فرمالیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کو ہدایت عطا فرمادی۔ پس آپ ﷺ نے اللہ عزوجل کی تعریف اور اس کی صفت بیان کی اور کچھ بھلائی کے جملے ارشاد فرمائے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ سے دعا مانگیں کہ وہ میری اور میری والدہ کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں ڈال دے اور ہمارے دلوں میں ان کی محبت پیدا فرمادے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اپنے بندے یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور اس کی والدہ کو اپنے مومن بندوں کے ہاں محبوب بنادے اور مومنین کی محبت ان

کے دلوں میں ڈال دے اور کوئی مومن ایسا پیدا نہیں ہوا جس نے میرا ذکر سنا یا مجھے دیکھا ہو اور اس نے مجھ سے محبت نہ کی ہو۔ (صحیح مسلم:6396)

جو اپنے کپڑے کو پھیلائے گا وہ مجھ سے سنی ہوئی کوئی بات کبھی بھی نہ بھلائے گا

[217] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ - عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْأَعْرَجِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَاللهُ الْمَوْعِدُ، كُنْتُ رَجُلًا مِسْكِينًا، أَخْدُمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَىٰ مِلْءِ بَطْنِي، وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالأَسْوَاقِ، وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهُ فَلَنْ يَنْسَىٰ شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي» فَبَسَطْتُ ثَوْبِي حَتَّىٰ قَضَىٰ حَدِيثَهُ، ثُمَّ ضَمَمْتُهُ إِلَيَّ، فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ. [انظر: ٦٣٩٩ ت ٢٤٩٢]

حضرت اعرج رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ تم خیال کرتے ہو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے کثرت کے ساتھ احادیث روایت کرتا ہے اور اللہ ہی وعدہ کی جگہ ہے۔ میں غریب و مسکین آدمی تھا اور میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے پیٹ بھرے پر کیا کرتا تھا اور مہاجرین کو بازار کے معاملات میں مشغولیت رہتی تھی اور انصار اپنے اَموال کی حفاظت میں مصروف رہتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے کپڑے کو پھیلائے گا وہ مجھ سے سنی ہوئی کوئی بات کبھی بھی نہ بھلائے گا۔ پس میں نے اپنا کپڑا پھیلا دیا یہاں تک کے آپ ﷺ نے اپنی حدیث پوری کی۔ پھر میں نے اس کپڑے کو اپنے ساتھ چمٹا لیا اور اس میں سے کوئی بھی حدیث نہ بھولا جو آپ ﷺ سے سن چکا تھا۔

(صحیح مسلم:6397)

میں آج تک کوئی حدیث نہیں بھولا

[218] قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: يَقُولُونَ: إِنَّ أَبَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کیا تم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر تعجب نہیں کرتے۔ وہ آئے اور میرے حجرے

هُرَيْرَةَ قَدْ أَكْثَرَ، وَاللهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُولُونَ: مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يَتَحَدَّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ؟ وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ: إِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَرْضِهِمْ، وَأَمَّا إِخْوَانِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَكُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَىٰ مِلْءِ بَطْنِي، فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا، وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا، وَلَقَد قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا: «أَيُّكُمْ يَبْسُطُ ثَوْبَهُ فَيَأْخُذُ مِنْ حَدِيثِي هٰذَا، ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلَىٰ صَدْرِهِ، فَإِنَّهُ لَمْ يَنْسَ شَيْئًا سَمِعَهُ» فَبَسَطْتُ بُرْدَةً عَلَيَّ، حَتَّىٰ فَرَغَ مِنْ حَدِيثِهِ، ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَىٰ صَدْرِي، فَمَا نَسِيتُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ، وَلَوْلَا آيَتَانِ أَنْزَلَهُمَا اللهُ فِي كِتَابِهِ مَا حَدَّثْتُ شَيْئًا أَبَدًا: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلْنَا مِنَ ٱلْبَيِّنَٰتِ وَٱلْهُدَىٰ﴾ [البقرة: ١٥٩، ١٦٠] إِلَىٰ آخِرِ الْآيَتَيْنِ. [راجع: ٦٣٩٧]

کے ایک طرف بیٹھ کر مجھے رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیثیں سنانے لگے اور میں تسبیح کر رہی تھی اور میری تسبیح پوری ہونے سے پہلے ہی وہ اٹھ کر چلے گئے۔ اگر میں ان کو پا لیتی تو تردید کرتی کہ رسول اللہ ﷺ تمہاری طرح مسلسل احادیث بیان نہ فرمایا کرتے تھے۔ ابن مسیّب نے کہا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگ کہتے ہیں بے شک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کثرت کے ساتھ احادیث روایت کرتا ہے اور اللہ ہی وعدہ کی جگہ ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ مہاجرین وانصار کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اس کی احادیث جیسی روایت نہیں کرتے۔ میں تمہیں ابھی اس بارے میں خبر دوں گا۔ میرے انصاری بھائیوں کو زمین (کھیتی باڑی) کی مصروفیت تھی اور میرے مہاجرین بھائی بازار اور تجارت میں مشغول تھے اور میں نے اپنے آپ کو پیٹ بھرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لازم کر لیا تھا۔ جب وہ غائب ہوتے تو میں حاضر ہوتا تھا۔ جب وہ بھول جاتے تو میں یاد کرتا تھا اور ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو اپنے کپڑے کو پھیلائے گا وہ میری ان احادیث کو لے لے گا۔ پھر انہیں اپنے سینے میں جمع کر لے گا۔ پھر وہ آپ ﷺ سے سنی ہوئی کوئی بات بھی کبھی نہ بھلائے گا۔ پس میں نے اپنی چادر کو پھیلا دیا یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنی بات سے فارغ ہو گئے۔ پھر میں نے اسے سمیٹ کر اپنے سینے سے چمٹا لیا اور اس کے بعد آج تک میں

کوئی حدیث نہ بھولا جو آپ ﷺ نے مجھ سے بیان کی اور اگر اللہ نے اپنی کتاب میں یہ دو آیاتِ مبارکہ نہ نازل کی ہوتیں تو میں کبھی بھی کوئی حدیث روایت نہ کرتا: اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ... بے شک وہ لوگ جو چھپاتے ہیں ہماری نشانیاں اور ہدایت کی باتیں جو ہم نے اُتاری ہیں۔۔۔ آخر تک۔

(صحیح مسلم:6399)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما

رسول اللہ ﷺ ان سے محبت کرتے تھے

[219] حدَّثنا مُوسَى بنُ إِسمَاعِيلَ: حدَّثنا مُعْتَمِرٌ قالَ: سَمِعْتُ أبي: حدَّثنا أَبُو عُثمانَ عَنْ أُسامَةَ بنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما: حدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كان يأْخُذُهُ والحَسَنَ فيَقُولُ: «اللَّهُمَّ أَحِبَّهُما فإِنِّي أُحِبُّهُما». [انظر: ٣٧٤٧، ٦٠٠٣]

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ انہیں اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑ لیتے اور فرماتے: اللہ! تو انہیں اپنا محبوب بنا کہ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔

(صحیح بخاری:3735)

[220] حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُنَحِّيَ مُخَاطَ أُسَامَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: دَعْنِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَفْعَلُ. قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَحِبِّيهِ، فَإِنِّي أُحِبُّهُ».

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کی ناک صاف کرنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا: آپ ﷺ چھوڑ دیں، میں صاف کر دیتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ اس سے محبت رکھو، میں اس سے محبت رکھتا ہوں۔

(ترمذی:3818)

رسول اللہ ﷺ کو اسامہ سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھا

[221] حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: «إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ - يُرِيدُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ - فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ، وَايْمُ اللهِ! إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لَهَا، وَايْمُ اللهِ! إِنْ كَانَ لَأَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَايْمُ اللهِ! إِنَّ هَذَا لَهَا لَخَلِيقٌ - يُرِيدُ أُسَامَةَ [بْنَ زَيْدٍ] - وَايْمُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس لشکر پر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی سرداری کے بارے میں نکتہ چینی کی گئی تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوگئے اور فرمایا: اگر تم اسامہ رضی اللہ عنہ کی سرداری پر طعن کرتے ہو تو تم لوگ اس سے پہلے اسامہ رضی اللہ عنہ کے باپ کی سرداری میں بھی نکتہ چینی کر چکے ہو اور اللہ کی قسم! اسامہ رضی اللہ عنہ کا باپ بھی سرداری کے لائق تھا اور وہ سب لوگوں سے زیادہ مجھے محبوب تھا اور اب ان کے بعد یہ اسامہ بھی مجھے لوگوں میں سے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ (صحیح مسلم:6264,6265)

[222] وحدَّثنا عَلِيٌّ: حدَّثنا سُفْيانُ قالَ: ذَهَبْتُ أَسْأَلُ الزُّهْرِيَّ عَنْ حَدِيثِ المخزُومِيَّةِ فَصاحَ بِي -قُلْتُ لِسُفْيانَ: فَلَمْ تَحْتَمِلْهُ عَنْ أَحَدٍ- قالَ: وجَدْتُهُ في كِتابٍ كانَ كَتَبَهُ أَيُّوبُ ابنُ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ، فَقالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيها النَّبِيَّ ﷺ؟ فَلَمْ يَجْتَرِئْ أَحَدٌ أَنْ يُكَلِّمَهُ فَكَلَّمَهُ أُسامَةُ بنُ زَيْدٍ، فَقالَ: «إِنَّ بَنِي إِسْرائِيلَ كانَ إِذا سرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وإِذا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ قَطَعُوهُ، لَوْ كانَتْ فاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَها». [راجع: ٢٦٤٨]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کر لی تھی۔ قریش نے (اپنی مجلس میں) سوچا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس عورت کی سفارش کے لئے کون جا سکتا ہے؟ کوئی اس کی جرأت نہیں کرسکتا۔ آخر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے سفارش کی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں یہ دستور ہو گیا تھا کہ جب کوئی شریف آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹتے۔ اگر آج فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چوری کی ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹتا۔

(صحیح بخاری:3733,3732)

اُسامہ کے بیٹے

[223] حدَّثَنا الحَسَنُ بنُ مُحَمَّدٍ: حدَّثَنا أَبُو عَبَّادٍ يَحْيَى بنُ عبَّادٍ: حدَّثَنا المَاجِشُونُ: أَخْبرَنا عَبْدُ اللهِ بنُ دِينارٍ قالَ: نَظَرَ ابنُ عُمَرَ يَوْمًا وهُوَ في المَسْجِدِ إِلى رَجُلٍ يَسحَبُ ثِيابَهُ في ناحِيَةٍ من المسجِدِ، فَقالَ: انْظُرْ مَنْ هذا؟ لَيْتَ هذَا عِنْدِي، قالَ لَهُ إنْسانٌ: أَما تَعْرِفُ هَذَا يا أَبا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ هذَا مُحَمَّدُ بنُ أُسامَةَ، قالَ: فَطَأْطَأَ ابنُ عُمَرَ رَأْسَهُ، ونَقَرَ بِيَدَيْهِ في الأَرْضِ، ثُمَّ قالَ: لَوْ رَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ لأَحَبَّهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دن ایک شخص کو مسجد میں دیکھا کہ اپنا کپڑا ایک کونے میں پھیلا رہے تھا۔ انہوں نے کہا دیکھو یہ کون صاحب ہیں؟ کاش! یہ میرے قریب ہوتے۔ ایک شخص نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ انہیں نہیں پہچانتے؟ یہ محمد بن اسامہ ہیں۔ ابن دینار نے بیان کیا کہ یہ سنتے ہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا سر جھکا لیا اور اپنے ہاتھوں سے زمین کریدنے لگے۔ پھر بولے: اگر رسول اللہ ﷺ انہیں دیکھتے تو یقیناً آپ ﷺ ان سے محبت فرماتے۔ (صحیح بخاری:3734)

[224] حَدَّثَنا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ المَدِينَةَ، فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَدْ أُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَأَعْرِفُ أَنَّهُ يَدْعُو لِي.

محمد بن اسامہ بن زید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری بڑھ گئی تو میں اور دوسرے لوگ مدینہ آئے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اس وقت بات نہیں کر سکتے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ رکھتے اور پھر انہیں اٹھاتے تو میں جان گیا کہ آپ ﷺ میرے حق میں دعا فرما رہے ہیں۔ (ترمذی:3817)

[225] قالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وحدَّثَني سُلَيمانُ ابنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حدَّثَنا الوَلِيدُ بنُ مُسْلِمٍ: حدَّثَنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حدَّثَني حَرْمَلَةُ مَوْلى أُسامَةَ بنِ زَيْدٍ: أَنَّهُ بَيْنما هُوَ مَعَ عَبْدِ اللهِ بنِ عُمَرَ إِذْ دَخَلَ الحَجَّاجُ بنُ أَيمَنَ فَلَمْ

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے مولیٰ حرملہ نے بیان کیا کہ وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے کہ حجاج بن ایمن (مسجد کے) اندر آئے۔ نہ انہوں نے رکوع پوری طرح ادا کیا تھا اور نہ سجدہ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا کہ نماز دوبارہ پڑھ لو۔

يُتِمَّ رُكُوعَهُ ولا سُجُودَهُ، فَقَالَ: أَعِدْ، فَلَمَّا وَلَّى، قالَ لي ابنُ عُمَرَ: مَنْ هذَا؟ قُلْتُ: الحَجَّاجُ بنُ أَيمَنَ بنِ أُمِّ أَيمَنَ، فَقالَ ابنُ عُمَرَ: لَو رَأى هٰذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لأَحَبَّهُ، فَذَكَرَ حُبَّهُ وما وَلَدَتْهُ أُمُّ أَيمَنَ. قالَ: وزَادَني بَعْضُ أَصْحابي عَنْ سُلَيمانَ: وكانَتْ حاضِنَةَ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٧٣٦]

پھر جب وہ جانے لگے تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا: حجاج بن ایمن ابن ام ایمن ہیں۔ اس پر آپ نے کہا: اگر انہیں رسول اللہ ﷺ دیکھتے تو بہت عزیز رکھتے۔ پھر آپ نے حضور ﷺ کی اُسامہ رضی اللہ عنہ اور ام ایمن رضی اللہ عنہا کی تمام اولاد سے محبت کا ذکر کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا مجھ سے میرے بعض اساتذہ نے بیان کیا اور ان سے سلیمان نے کہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کو گود لیا تھا۔ (صحیح بخاری:3737)

حضرت سالم مولیٰ حذیفہ رضی اللہ عنہ

ان سے قرآن سیکھو

[226] حدَّثَنا سُلَيمانُ بنُ حَرْبٍ: حدَّثَنا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بنِ مُرَّةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسروقٍ قالَ: ذُكِرَ عَبْدُ اللهِ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بنِ عَمْرٍو فَقالَ: ذَاكَ رَجُلٌ لا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اسْتَقْرِئُوا القُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: منْ عَبْدِ اللهِ بنِ مَسْعُودٍ - فَبَدَأَ بِهِ - وَسَالِمٍ مَوْلى أَبي حُذَيْفَةَ، وأُبَيِّ بنِ كَعْبٍ، ومُعاذِ ابنِ جَبَلٍ»، قالَ: لا أدري بَدأَ بأُبَيٍّ أَوْ بِمُعاذٍ. [انظر: ٣٧٦٠، ٣٨٠٦، ٣٨٠٨، ٤٩٩٩]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے یہاں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو انہوں نے کہا کہ میں ان سے ہمیشہ محبت رکھوں گا کیونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ چار اشخاص سے قرآن سیکھو: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، آنحضرت ﷺ نے ابتداء عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہی کی اور ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے مولیٰ سالم، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم سے۔ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے پوری طرح یاد نہیں کہ حضور ﷺ نے پہلے ابی بن کعب کا ذکر کیا یا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا۔ (صحیح بخاری:3758)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

سیف اللہ

[227] حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى زَيْدًا وجَعْفَرًا وابنَ رَوَاحَةَ للنَّاسِ، قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ، فَقَالَ: «أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ ابنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ -وعَيناهُ تَذْرِفانِ- حتَّى أَخَذَها سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ الله حتَّى فَتَحَ اللهُ عَلَيهِمْ». [راجع: ١٢٤٦]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کسی اطلاع کے پہنچنے سے پہلے زید، جعفر اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر صحابہ رضی اللہ عنہم کو سنادی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب اسلامی علم کو زید رضی اللہ عنہ لیے ہوئے ہیں اور وہ شہید کر دیئے۔ اب ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے علم اٹھالیا اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے۔ حضور اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اور آخر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے علم اٹھالیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر مسلمانوں کو فتح عنایت فرمائی۔ (صحیح بخاری:3757)

حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ

انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی ہے

[228] حَدَّثَنَا الحَسَنُ بنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا المُعَافَى عَنْ عُثمانَ بنِ الأَسْوَدِ، عَنِ ابنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قالَ: أَوْتَرَ مُعاوِيَةُ بَعْدَ العِشاءِ بِرَكْعَةٍ وعِنْدَهُ مَوْلًى لابنِ عَبَّاسٍ فأتى ابنَ عَبَّاس، فَقالَ: دَعْهُ فإنَّهُ قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ ﷺ. [انظر: ٣٧٦٥]

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد وتر کی نماز صرف ایک رکعت پڑھی۔ وہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ (کریب) بھی موجود تھے۔ جب وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ایک رکعت وتر کا ذکر کیا)۔ اس پر انہوں نے کہا: کوئی حرج نہیں ہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے۔

(صحیح بخاری:3764)

[229] حدَّثَنا عَمْرُو بنُ عَبَّاسٍ: حدَّثَنا مُحَمَّدُ بنُ جَعْفَرٍ: حدَّثَنا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بنَ أَبَانَ، عنْ مُعاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قالَ: إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلاةً لَقَدْ صَحِبْنا النَّبِيَّ ﷺ فما رَأَيْناهُ يُصَلِّيها، ولَقَدْ نَهَى عَنهما، يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ العَصْرِ. [راجع: ٥٨٧]

حمران بن ابان سے سنا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ ایک خاص نماز پڑھتے ہو، ہم لوگ نبی کریم ﷺ کی صحبت میں رہے اور ہم نے کبھی آپ ﷺ کو اس وقت نماز پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ آپ ﷺ نے تو اس سے منع فرمایا تھا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مراد عصر کے بعد دو رکعت نماز سے تھی (جسے اس زمانے میں بعض لوگ پڑھتے تھے)۔

(صحیح بخاری:3766)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ

ان سے قرآن سیکھو

[230] حدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ: حدَّثَنا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بنِ مُرَّةَ، عنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ قالَ: ذُكِرَ عَبْدُ اللهِ بنُ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بنِ عَمْرٍو فَقالَ: ذَاكَ رَجُلٌ لا أَزَالُ أُحِبُّهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «خُذُوا القُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللهِ ابنِ مَسْعُودٍ - فَبَدَأَ بِهِ - وسالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، ومُعاذِ بنِ جَبَلٍ، وأُبَيِّ بنِ كَعْبٍ». [راجع: ٣٧٥٨]

مسروق نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا کہ اس وقت سے ان کی محبت میرے دل میں بہت بیٹھ گئی ہے جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن چار آدمیوں سے سیکھو، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ نے ان کے نام سے ابتدا کی اور ابوحذیفہ کے غلام سالم سے اور معاذ بن جبل سے، اور ابی بن کعب سے۔

(صحیح بخاری:3808)

اُبی کو قرآن سنادو

[231] حدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حدَّثَنا غُنْدَرٌ قالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ: سَمِعْتُ قَتادَةَ عَنْ أَنَسِ بنِ مالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قالَ النَّبِيُّ ﷺ لأُبَيٍّ: «إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ: ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ﴾» [البينة: ١] قالَ: وسَمَّانِي؟ قالَ: «نَعَمْ» قالَ، قالَ فَبَكَى. [انظر: ٤٩٥٩، ٤٩٦٠، ٤٩٦١]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالی نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں سورۃ لم یکن الذین کفروا سناؤں۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اللہ تعالی نے میرا نام لیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس پر حضرت

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرطِ مسرت سے رونے لگے۔

(ترمذی: 3792) (صحیح بخاری: 3809)

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ

ابوطلحہ بڑے تیرانداز تھے

[232] حدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حدَّثَنا عَبْدُ الوَارِثِ: حدَّثَنا عَبْدُ العَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قالَ: لمَّا كانَ يَوْمُ أُحُدٍ انهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وأَبُو طَلْحَةَ بَينَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَوِّبٌ بِهِ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهُ، وكانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ القِدِّ، يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَينِ أَوْ ثَلاثًا، وكانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الجَعْبَةُ منَ النَّبْلِ فَيَقُولُ: «انْثُرْهَا لأَبِي طَلْحَةَ» فأَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْظُرُ إِلى القَوْمِ فَيَقُولُ أبُو طَلْحَةَ: يا نَبِيَّ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وأُمِّي لاَ تُشْرِفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ منْ سِهامِ القَوْمِ، نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ، ولَقَدْ رَأَيْتُ عائِشَةَ بِنْتَ أَبي بَكْرٍ وأُمَّ سُلَيمٍ وإِنَّهُما لمُشَمِّرَتان، أَرَى خَدَمَ سُوقِهِما، تُنْقِزَانِ القِرَبَ عَلى مُتُونِهِما تُفْرِغانِهِ في أَفْوَاهِ القَوْمِ، ثُمَّ تَرجِعانِ فَتَمْلآنِها، ثُمَّ تَجِيئآنِ فَتُفْرِغانِهَا في أَفْوَاهِ القَوْمِ، ولَقَدْ وقَعَ السَّيْفُ منْ يَدِ أَبي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَينِ وإِمَّا ثَلاثًا. [راجع: ۲۸۸۰]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اُحد کی لڑائی کے موقعے پر جب صحابہ رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کے قریب سے ادھر ادھر چلنے لگے تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اس وقت اپنی ایک ڈھال سے آنحضرت ﷺ کی حفاظت کررہے تھے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بڑے تیرانداز تھے اور خوب کھینچ کر تیر چلایا کرتے تھے چنانچہ اس دن دو یا تین کمانیں انہوں نے توڑ دی تھیں۔ اس وقت اگر کوئی مسلمان ترکش لیے ہوئے گزرتا تو آنحضرت ﷺ فرماتے کہ اس کے تیر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو دے دو۔ آنحضرت ﷺ حالات معلوم کرنے کے لیے اُچک کر دیکھنے لگتے تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے: یا نبی اللہ ﷺ! آپ ﷺ پر میرے ماں اور باپ قربان ہوں! اُچک کر ملاحظہ نہ فرمائیں، کہیں کوئی تیر آپ ﷺ کو نہ لگ جائے۔ میرا سینہ آنحضرت ﷺ کے سینے کی ڈھال بنا رہا اور میں نے عائشہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا اور ام سلیم رضی اللہ عنہا (ابوطلحہ کی بیوی) کو دیکھا کہ اپنا اِزار اٹھائے ہوئے (غازیوں کی مدد میں) بڑی تیزی کے ساتھ مشغول تھیں۔ (اس خدمت میں ان کو انہماک واستغراق کی وجہ سے کپڑوں تک کا ہوش نہ تھا یہاں تک کہ) میں ان کی پنڈلیوں کے زیور

دیکھ سکتا تھا۔ انتہائی جلدی کے ساتھ مشکیزے اپنی پیٹھوں پر لیے جاتی تھیں اور مسلمانوں کو پلا کر واپس آتی تھیں اور پھر انہیں بھر کرلے جاتیں اور ان کا پانی مسلمانوں کو پلاتیں اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اس دن دو یا تین مرتبہ تلوار چھوٹ چھوٹ کر گر پڑی تھی۔

(صحیح بخاری:3811)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

وہ اہلِ جنت میں سے ہیں

[233] حدَّثَنا عَبْدُ اللهِ بنُ يُوسُفَ قالَ: سَمِعْتُ مالِكًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلى عُمَرَ ابن عُبَيْدِ اللهِ، عنْ عامِرِ بنِ سَعْدِ بنِ أَبي وقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ قالَ: ما سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لأَحَدٍ يَمْشِي عَلى الأَرْضِ: إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، إِلَّا لِعَبْدِ اللهِ بنِ سَلام، قالَ: وفيهِ نَزَلَتْ هذِهِ الآيَةُ ﴿وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنۢ بَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ عَلَىٰ مِثۡلِهِۦ﴾ [الأحقاف: ١٠] الآيَةَ قالَ: لا أَدْرِي قالَ مالكٌ: الآيَةَ أو في الحَدِيثِ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ سے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے سوا کسی کے بارے میں یہ نہیں سنا کہ وہ اہلِ جنت میں سے ہیں۔ بیان کیا کہ یہ آیت وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِن بنی اِسرَائیل (الاحقاف:10) انہیں کے بارے میں نازل ہوئی۔

(صحیح بخاری:3812)

[234] حدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بنُ مُحَمَّدٍ: حدَّثَنا أَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ قَيْسِ بنِ عُبَادٍ قالَ: كُنْتُ جالِسًا في مَسْجِدِ المَدِينَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلى وجْهِهِ أَثَرُ الخُشُوعِ فَقالُوا: هذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيهِما، ثُمَّ خَرَجَ وتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّكَ حِينَ دَخَلْتَ المَسْجِدَ قالُوا: هذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ

قیس بن عباد نے بیان کیا کہ میں مسجد نبوی ﷺ میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بزرگ مسجد میں داخل ہوئے جن کے چہرے پر خشوع خضوع کے آثار ظاہر تھے۔ لوگوں نے کہا یہ بزرگ جنتی لوگوں میں سے ہیں۔ پھر انہوں نے دو رکعت نماز مختصر طریقے پر پڑھی اور باہر نکل گئے۔ میں بھی ان کے پیچھے ہولیا

الجَنَّةِ، قالَ: والله ما يَنْبَغِي لأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ ما لَا يَعْلَمُ، فَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ، رَأَيْتُ رُؤْيا عَلى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَصَصْتُها عليهِ، ورَأَيْتُ كأَنِّي في رَوْضَةٍ - ذكرَ مِنْ سَعَتِها وخُضْرَتِها - وَسْطَها عَمُودٌ مِنْ حدِيدٍ أَسْفَلُهُ في الأَرْضِ وأَعْلاهُ في السَّماءِ، في أَعْلاهُ عُرْوَةٌ فَقيلَ لِي: ارْقَ، فَقُلْتُ: لا أَسْتَطِيعُ، فأَتاني مِنْصَفٌ، فَرَفَعَ ثِيابي مِنْ خَلْفِي، فَرَقِيتُ حتَّى كُنْتُ في أَعْلاها، فأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ، فَقِيلَ لِي: اسْتَمْسِكْ، فاستيقظْتُ وإِنَّها لَفِي يَدِي، فَقَصَصْتُها عَلى النَّبِيِّ ﷺ فَقالَ: «تِلْكَ الرَّوْضَةُ الإِسْلامُ، وذلكَ العَمُودُ عَمُودُ الإِسْلامِ، وتِلْكَ العُرْوَةُ الوُثْقى فأَنْتَ عَلى الإِسْلامِ حتَّى تَمُوتَ»، وَذَلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ بن سَلامٍ.

وقالَ لِي خَلِيفَةُ: حدَّثَنا مُعاذٌ: حدَّثَنا ابنُ عَونٍ عَنْ مُحَمَّدٍ: حدَّثَنا قَيْسُ بنُ عُبادٍ عَنِ ابنِ سَلامٍ قالَ: وصِيفٌ، مَكَانَ: مِنْصَفٌ. [انظر: ٧٠١٠، ٧٠١٤]

اورعرض کی کہ جس وقت آپ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تھے تو لوگوں نے کہا تھا کہ یہ بزرگ جنت والے ہیں۔اس پرانہوں نے کہا کہ خدا کی قسم! کسی کے لئے ایسی بات زبان سے نکالنا مناسب نہیں جسے وہ نہ جانتا ہواور میں تمہیں بتاؤں گا کہ ایسا کیوں ہے۔نبی کریم ﷺ کے زمانے میں میں نے ایک خواب دیکھا تھا اور آپ ﷺ سے اسے بیان کیا۔میں نے خواب یہ دیکھا تھا کہ جیسے میں ایک باغ میں ہوں۔پھرانہوں نے اس کی وسعت اور اس کے سبزہ زاروں کا ذکر کیا۔اس باغ کے درمیان میں ایک لوہے کا کھمبا ہے جس کا نچلا حصہ زمین میں ہے اور اوپر کا آسمان پر اور اس کی چوٹی پر ایک گھنا درخت ہے (العروة)۔مجھے کہا گیا کہ اس پر چڑھ جاؤ۔میں نے کہا کہ مجھ میں تو اتنی طاقت نہیں ہے۔اتنے میں ایک غلام آیا اور اس نے پیچھے سے میرے کپڑے اٹھائے تو میں چڑھ گیا اور جب میں اس کی چوٹی تک پہنچ گیا تو میں نے اس گھنے درخت کو پکڑ لیا۔مجھ سے کہا گیا کہ اس درخت کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو۔ابھی میں اسے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔یہ خواب میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو باغ تم نے دیکھا ہے وہ تو اسلام ہے اور اس میں ستون اسلام کا ستون ہے اور عروہ (گھنا درخت) عروۃ الوثقیٰ ہے۔اس لئے تم اسلام پر مرتے دم تک قائم رہو گے۔یہ بزرگ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔ (صحیح بخاری:3813)

انہوں نے نصیحت کی

[235] حَدَّثَنَا سُلَيمانُ بنُ حرْبٍ: حدَّثَنا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بنِ أَبي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ المَدِينَةَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بنَ سَلامٍ فَقالَ: ألا تَجِيءُ فأُطْعِمَكَ سَوِيقًا وتَمْرًا وتَدْخُلَ في بَيْتٍ؟ ثُمَّ قالَ: إنَّكَ بأَرْضٍ الرِّبا بها فاشٍ، إذَا كَانَ لكَ عَلى رَجُلٍ حَقٌّ فأَهْدَى إلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ، أَوْ حِمْلَ شَعِيرٍ، أَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلا تَأْخُذْهُ فإنَّهُ رِبًا. ولمْ يَذْكرِ النَّضْرُ وأَبُو دَاوُدَ ووَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ: البَيْتَ. [انظر: ۷۳٤۲]

حضرت سعید بن ابی بردہ رضی اللہ عنہ کے والد نے ان سے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تو میں نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ۔انہوں نے کہا: آؤ میں تمہیں ستو اور کھجور کھلاؤں گا اور تم ایک (باعظمت) مکان میں داخل ہو گے (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس میں تشریف لے گئے تھے)۔ پھر فرمایا: تمہارا قیام ایک ایسے ملک میں ہے جہاں سُودی معاملات بہت عام ہیں۔ اگر تمہارا کسی آدمی پر کوئی حق ہو اور پھر وہ تمہیں ایک تنکے یا جو کے ایک دانے یا گھاس کے برابر بھی ہدیہ دے تو اسے قبول نہ کرنا کیونکہ وہ بھی سود ہے۔

(صحیح بخاری:3814)

اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ
تاریک رات میں غیبی نور اُن کے آگے تھا

[236] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ مُسْلِمٍ: حدَّثَنا حَبَّانُ: حدَّثَنا هَمَّامٌ: أَخبرَنا قَتادَةُ عَنْ أنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلَينِ خَرَجا من عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ في لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ، وإذَا نُورٌ بَينَ أَيدِيهِما حتَّى تَفَرَّقا فَتَفَرَّقَ النُّورُ مَعَهُما.

وقالَ مَعْمَرٌ عَنْ ثابِتٍ، عَنْ أنَسٍ: إنَّ أُسَيْدَ ابنَ حُضَيرٍ ورَجُلًا منَ الأَنْصارِ. وقالَ حَمّادٌ: أَخْبرَنا ثابِتٌ عَنْ أنَسٍ: كانَ أُسَيْدُ بنُ حُضَيرٍ وعَبَّادُ بنُ بِشْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٤٦٥]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے دو صحابی ایک تاریک رات میں (اپنے گھر کی طرف) جانے لگے تو ایک غیبی نور ان کے آگے آگے چل رہا تھا۔ پھر جب وہ جدا ہوئے تو ان کے ساتھ ساتھ وہ نور بھی الگ الگ ہو گیا۔ اور معمر نے ثابت سے بیان کیا اور ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یہ کرامت پیش آئی تھی، اور حماد نے بیان کیا کہ انہیں ثابت نے خبر دی اور انہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہ کے ساتھ یہ کرامت

پیش آئی تھی۔ یہ نبی کریم ﷺ کے حوالے سے نقل کیا گیا۔

(صحیح بخاری:3805)

حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ

مجھ سے یہ تلوار کون لے گا؟

[237] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخَذَ سَيْفًا يَوْمَ أُحُدٍ، فَقَالَ: «مَنْ يَأْخُذُ مِنِّي هٰذَا» فَبَسَطُوا أَيْدِيَهُمْ، كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ: أَنَا، أَنَا. قَالَ: «فَمَنْ يَأْخُذُهُ بِحَقِّهِ؟» فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ، فَقَالَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ أَبُو دُجَانَةَ: أَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ اُحد کے دن ایک تلوار لے کر فرمایا: مجھ سے یہ تلوار کون لے گا؟ پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے ہاتھوں کو یہ کہتے ہوئے دراز کیا: میں، میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اس کا حق ادا کرنے کی شرط پہ کون لیتا ہے؟ (یہ سنتے ہی) لوگ پیچھے ہٹ گئے تو حضرت سماک بن خرشہ ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اسے اس کا حق ادا کرنے کی شرط پہ لیتا ہوں۔ پس انہوں نے یہ تلوار لے لی اور اس کے ساتھ مشرکین کی کھوپڑیاں پھوڑ دیں۔

(صحیح مسلم:6353)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ

فرشتے اس پر اپنے پروں سے سایہ کیے ہوئے ہیں

[238] حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ - قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ [بْنَ عَبْدِ اللهِ] يَقُولُ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ، جِيءَ بِأَبِي مُسَجًّى[٣]، وَقَدْ مُثِلَ بِهِ - قَالَ -: فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعَ الثَّوْبَ، فَنَهَانِي قَوْمِي، [ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوۂ اُحد کے دن میرے باپ کو کپڑے سے ڈھکا ہوا لایا گیا اس حال میں کہ ان کے اعضاء کاٹے گئے تھے۔ پس میں نے کپڑا اٹھانے کا ارادہ کیا تو میری قوم نے مجھے منع کر دیا۔ میں نے پھر کپڑا اٹھانے کا ارادہ کیا تو میری قوم نے مجھے منع کر دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے خود (کپڑا) اٹھا دیا یا حکم دیا تو

أَرْفَعَ الثَّوْبَ، فَنَهَانِي قَوْمِي]، فَرَفَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، أَوْ أَمَرَ بِهِ فَرُفِعَ، فَسَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ أَوْ صَائِحَةٍ، فَقَالَ: «مَنْ هٰذِهِ؟» فَقَالُوا: بِنْتُ عَمْرٍو، أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو، فَقَالَ: «وَلِمَ تَبْكِي؟ فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّىٰ رُفِعَ».

اسے اٹھا دیا گیا۔ پس آپ ﷺ نے ایک رونے یا چلانے والی عورت کی آواز سنی تو فرمایا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: عمرو کی بیٹی یا عمرو کی بہن ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں روتی ہے حالانکہ فرشتے برابر اس پر اپنے پروں سے سایہ کیے ہوئے ہیں یہاں تک کہ (جنازہ) اُٹھا لیا جائے۔

(صحیح مسلم:6354)

حضرت جلیبب رضی اللہ عنہ

یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

[239] حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي مَغْزًى(٢) لَهُ، فَأَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: «هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ؟» قَالُوا: نَعَمْ، فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا. ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ؟» قَالُوا: نَعَمْ، فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا. ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «لٰكِنِّي أَفْقِدُ جُلَيْبِيبًا، فَاطْلُبُوهُ» فَطُلِبَ فِي الْقَتْلَىٰ، فَوَجَدُوهُ إِلَىٰ جَنْبِ سَبْعَةٍ قَدْ قَتَلَهُمْ، ثُمَّ قَتَلُوهُ، فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ فَوَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «قَتَلَ سَبْعَةً، ثُمَّ قَتَلُوهُ، هٰذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، هٰذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ». قَالَ: فَوَضَعَهُ عَلَىٰ سَاعِدَيْهِ، لَيْسَ لَهُ إِلَّا سَاعِدَا النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: فَحُفِرَ لَهُ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلًا.

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک جہاد میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مال عطا کیا۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: کیا تمہیں کوئی ایک غائب معلوم ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! فلاں، فلاں اور فلاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی گم تو نہیں ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! فلاں، فلاں اور فلاں غائب ہے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کیا تم میں سے کوئی گم تو نہیں ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن میں تو جلیبب کو گم پاتا ہوں۔ اسے تلاش کرو۔ پس انہیں شہداء میں تلاش کیا گیا تو انہوں نے انہیں سات آدمیوں کے پہلو میں پایا جنہیں انہوں نے قتل کیا تھا۔ پھر کافروں نے انہیں شہید کر دیا۔ پس نبی کریم ﷺ ان کے پاس آ کر کھڑے ہوئے۔ پھر فرمایا: اس نے

سات کو قتل کیا، پھر انہوں نے انہیں شہید کر دیا۔ یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے اسے اپنے بازوؤں پر اٹھالیا اس طرح کہ نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی اور نے اُٹھایا ہوا نہ تھا۔ پھر اُن کے لیے قبر کھودی گئی اور اُنہیں قبر میں دفن کر دیا گیا اور غسل کا ذکر نہیں کیا۔

(صحیح مسلم:6358)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

جبرئیل علیہ السلام بھی تمہارے ساتھ ہیں۔

[240] حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: «اهْجُهُمْ، أَوْ هَاجِهِمْ، وَجِبْرَئِيلُ مَعَكَ».

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ان (کافروں) کی ہجو (مذمت) کرو اور جبرئیل علیہ السلام بھی تیرے ساتھ ہیں۔

(صحیح مسلم:6387)

رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جواب دو۔

[241] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ: أَنْشُدُكَ اللهَ! هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَا حَسَّانُ! أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، اللَّهُمَّ! أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ». قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ.

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو گواہ بناتے ہوئے سنا، انہوں نے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں، تو نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے حسان! رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جواب دے۔ اے اللہ! اس کی روح القدس کے

ذریعے نصرت فرما۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں!

(صحیح مسلم:6386)

نبی ﷺ نے انہیں مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت دی

[242] حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اهْجُوا قُرَيْشًا، فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ» فَأَرْسَلَ إِلَىٰ ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ: «اهْجُهُمْ» فَهَجَاهُمْ فَلَمْ يُرْضِ، فَأَرْسَلَ إِلَىٰ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَىٰ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ، قَالَ حَسَّانُ: قَدْ آنَ لَكُمْ أَنْ تُرْسِلُوا إِلَىٰ هٰذَا الْأَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهِ، ثُمَّ أَدْلَعَ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يُحَرِّكُهُ، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! لَأَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِي فَرْيَ الْأَدِيمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَعْجَلْ، فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا، فَإِنَّ لِي فِيهِمْ نَسَبًا، حَتَّىٰ يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِي» فَأَتَاهُ حَسَّانُ، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ لَخَّصَ لِي نَسَبَكَ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ.

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ: «إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ، مَا نَافَحْتَ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ».

وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفَىٰ وَاشْتَفَىٰ».

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کی ہجو کرو کیونکہ یہ انہیں تیروں کی بوچھاڑ سے بھی زیادہ سخت محسوس ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا تو فرمایا: ان کی ہجو کرو۔ انہوں نے ہجو بیان کی لیکن آپ ﷺ خوش نہ ہوئے۔ پھر حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا۔ پھر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ جب حسان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو عرض کیا: اب وہ وقت آ گیا ہے کہ اس دُم ہلاتے ہوئے شیر کو تم میری طرف چھوڑ دو۔ پھر اپنی زبان کو نکالا اور اسے حرکت دینا شروع کر دیا اور عرض کیا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! میں انہیں اپنی زبان سے چیر پھاڑ کر رکھ دوں گا جس طرح چمڑے کو چیر دیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جلدی مت کرو۔ بے شک ابوبکر رضی اللہ عنہ قریش کے نسب کو خوب جانتے ہیں اور میرا نسب بھی ان میں شامل ہے۔ (تم ان کے پاس جاؤ) تاکہ وہ تمہیں میرا نسب قریش کے نسب سے بالکل واضح کر دیں۔ پس حضرت حسان رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور پھر واپس گئے تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! تحقیق انہوں نے مجھے آپ ﷺ کا نسب

قَالَ حَسَّانُ:

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ
هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا تَقِيًّا
رَسُولَ اللهِ شِيمَتُهُ الْوَفَاءُ
فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَتِي[1] وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ
ثَكِلْتُ بُنَيَّتِي[2] إِنْ لَمْ تَرَوْهَا
تُثِيرُ النَّقْعَ مِنْ كَنَفَيْ كَدَاءِ[3]
يُبَارِينَ الْأَعِنَّةَ[4] مُصْعِدَاتٍ
عَلَىٰ أَكْتَافِهَا الْأَسَلُ الظِّمَاءُ
تَظَلُّ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ[5]
تُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ
فَإِنْ أَعْرَضْتُمُو عَنَّا اعْتَمَرْنَا
وَكَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ
وَإِلَّا فَاصْبِرُوا لِضِرَابِ يَوْمٍ
يُعِزُّ اللهُ فِيهِ مَنْ يَشَاءُ
وَقَالَ اللهُ: قَدْ أَرْسَلْتُ عَبْدًا
يَقُولُ الْحَقَّ لَيْسَ بِهِ خَفَاءُ
وَقَالَ اللهُ: قَدْ يَسَّرْتُ جُنْدًا
هُمُ الْأَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَاءُ
يُلَاقِي[6] كُلَّ يَوْمٍ مِنْ مَعَدٍّ
سِبَابٌ أَوْ قِتَالٌ أَوْ هِجَاءُ
فَمَنْ يَهْجُو رَسُولَ اللهِ مِنْكُمْ
وَيَمْدَحُهُ وَيَنْصُرُهُ سَوَاءُ
وَجِبْرِيلٌ رَسُولُ اللهِ فِينَا
وَرُوحُ الْقُدْسِ لَيْسَ لَهُ كِفَاءُ

واضح کر دیا ہے۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے! میں آپ ﷺ کو ان سے ایسے نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تک اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے مدافعت کرتا رہے گا روح القدس برابر تیری نصرت ومدد کرتا رہے گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ حسان نے کفار کی ہجو بیان کر کے مسلمانوں کو شفاء یعنی خوشی دی اور کفار کو بیمار کر دیا ہے۔ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے محمد ﷺ کی ہجو کی ہے۔ ان کی طرف سے میں جواب دیتا ہوں اور اس میں اللہ ہی کے پاس جزاء اور بدلہ ہوگا۔ تو نے محمد ﷺ کی ہجو کی جو نیک اور دین حنیف کے مطابق تقویٰ اختیار کرنے والے اللہ کے رسول ہیں۔ وعدہ وفا کرنا ان کی صفت ہے۔ بے شک! میرے باپ اور میری ماں اور میری عزت محمد ﷺ کو تم سے بچانے کے لیے صدقہ اور قربان ہیں۔ میں اپنے آپ پر آہ وزاری کروں (مرجاؤں) اگر تم نہ دیکھو اس کو کہ کداء کے دونوں طرف سے غبار کو اُڑا دے گا وہ گھوڑے جو باگوں پر زور کریں اپنی قوت وطاقت سے اوپر چڑھتے ہوئے ان کے کندھوں پر خون کے پیاسے نیزے ہیں۔ ہمارے گھوڑے دوڑتے ہوئے آئیں گے اور ان کے نتھنوں کو عورتیں اپنے

دوپٹوں سے صاف کریں گی۔ پس اگر تم ہم سے روگردانی اور اعراض کرو تو ہم عمرہ کریں گے اور فتح ہو جانے سے پردہ اُٹھ جائے گا ورنہ صبر کرو اس دن کی مار کے لیے جس دن اللہ جسے چاہے گا عزت عطا کرے گا۔ اور اللہ نے فرمایا: تحقیق میں نے اپنا بندہ بھیجا ہے جو حق بات کہتا ہے جس میں کوئی پوشیدہ بات نہیں ہے اور اللہ نے کہا ہے کہ میں نے ایک لشکر تیار کر دیا ہے اور انصار ہیں کہ ان کا مقصد صرف دشمن سے مقابلہ ہے۔ وہ (لشکر) ہر دن کسی نہ کسی تیاری میں ہے۔ کبھی گالیاں دی جاتی ہیں یا لڑائی یا ہجو ہے۔ پس تم میں سے جو بھی رسول اللہ ﷺ کی ہجو کرے یا آپ ﷺ کی تعریف کرے اور آپ ﷺ کی مدد کرے سب برابر ہے۔ ہم میں اللہ کا پیغام لانے والے جبرئیل وروح القدس موجود ہیں جن کا کوئی ہمسر اور برابری کرنے والا نہیں ہے۔ (صحیح مسلم:6395)

اے اللہ! اس کی روح القدس کے ذریعہ نصرت و مدد فرما۔

[243] حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ - قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ - عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَحَظَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ، وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَىٰ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللهَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَجِبْ عَنِّي، اللَّهُمَّ! أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ»؟ قَالَ: اللَّهُمَّ! نَعَمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ مسجد میں شعر کہہ رہے تھے۔ پس (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے ان کی طرف غصے سے دیکھا تو انہوں نے کہا: اور میں اس وقت بھی شعر کہتا تھا جب کہ آپ رضی اللہ عنہ سے بہتر اس میں موجود ہوتے تھے۔ پھر انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ

کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری طرف سے جواب دو۔ اے اللہ! اس کی روح القدس کے ذریعہ نصرت و مدد فرما۔ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: اے تو جانتا ہے، جی ہاں! (میں نے سنا ہے)۔

(صحیح مسلم:6384)

یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی (کافروں سے) مدافعت کرتے تھے۔

[244] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلَىٰ عَائِشَةَ، فَسَبَبْتُهُ، فَقَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي! دَعْهُ، فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق باتیں کی تھیں تہمت والے قصہ میں (غیر شعوری طور پر)۔ میں نے انہیں برا بھلا کہا تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے میرے بھانجے! انہیں چھوڑ دو کیونکہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی (کافروں سے) مدافعت کرتے تھے۔

(صحیح مسلم:6389)

[245] حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الضُّحَىٰ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَىٰ عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَّانُ ابْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا، يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ فَقَالَ:

حَصَانٌ[1] رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثَىٰ مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: لَكِنَّكَ لَسْتَ كَذٰلِكَ، قَالَ مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَأْذَنِينَ لَهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ؟ وَقَدْ قَالَ اللهُ: ﴿وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ [النور: ١١] . فَقَالَتْ: فَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَىٰ؟ فَقَالَتْ إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ، أَوْ يُهَاجِي عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے پاس حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ شعر کہہ رہے تھے۔ اپنے تغزل آمیز شعر انہیں سنا رہے تھے تو کہا: سیدہ عائشہ! پاک دامن اور عقلمند ہیں اور ان پر کسی شک کی بناپر تہمت نہیں لگائی جاسکتی اور وہ اس حال میں صبح کرتی ہیں کہ ناواقف عورتوں کے گوشت (غیبت) سے بھوکی ہوتی ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن سے کہا: لیکن تم تو ایسے نہیں ہو۔ مسروق نے کہا: میں نے ان سے کہا: آپ رضی اللہ عنہا انہیں اپنے پاس آنے کی اجازت کیوں دیتی ہیں حالانکہ اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: وَالَّذِیْ

تَوَلّٰی کِبْرَهُ.. اور جس نے ان میں سے (بہتان) میں بڑا حصہ لیا اس کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ تو انہوں نے کہا: اس سے بڑا عذاب کیا ہوگا کہ وہ نابینا ہو گئے ہیں! یہ وہ ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی (کفار کی طرف سے) مدافعت کرتے تھے یا ان کی ہجو کرتے تھے۔

(صحیح مسلم:6391)

[246] حَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ قَالَتْ: كَانَ يَذُبُّ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَمْ يَذْكُرْ: حَصَانٌ رَزَانٌ.

اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے اس میں یہ ہے کہ سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جواب دیتے تھے اور اس میں شعر مذکور نہیں۔

(صحیح مسلم:6392)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

قرآنِ مجید جمع کرنے والے تھے

[247] حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الأَنْصَارِ: أُبَيٌّ، ومُعاذُ بْنُ جَبَلٍ، وأَبو زَيْدٍ، وزَيْدُ بْنُ ثابِتٍ، قُلْتُ لأَنَسٍ: مَنْ أَبُو زَيْدٍ؟ قالَ: أَحَدُ عُمُومَتي. [انظر: ٣٩٩٦، ٥٠٠٣، ٥٠٠٤]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چار آدمی جن سب کا تعلق قبیلۂ انصار سے تھا، قرآنِ مجید جمع کرنے والے تھے: اُبی بن کعب، معاذ بن جبل، ابوزید اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم۔ میں نے پوچھا: یہ ابو زید کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: وہ میرے ایک چچا ہیں۔

(صحیح بخاری:3810)

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

سعد کے جنت کے رومال زیادہ نرم ونازک ہیں

[248] حدَّثنا مُحمَّدُ بنُ بَشَّارٍ: حدَّثَنا غُنْدَرٌ: حدَّثَنا شُعْبَةُ عَنْ أبي إسحاقَ قالَ: سَمِعْتُ البراءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: أُهْدِيَتْ للنَّبِيِّ ﷺ حُلَّةُ حَرِيرٍ، فَجَعَلَ أَصْحابُهُ يَمَسُّونها ويَعْجَبُون منْ لِينِها، فَقالَ: «أَتَعْجَبُونَ منْ لِينِ هٰذِهِ؟ لمناديلُ سَعْدِ بنِ مُعاذٍ خَيرٌ مِنْها - أَوْ أَلينُ -». رَوَاهُ قَتادَةُ والزُّهْرِيُّ: سمِعا أَنَسَ بنَ مالكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [را . : ٣٢٤٩]

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے پاس ہدیہ میں ایک ریشمی حلہ آیا تو صحابہ رضی اللہ عنہم اسے چھونے لگے اوراس کی نرمی اور نزاکت پر تعجب کرنے لگے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا: تمہیں اس کی نرمی پر تعجب ہے! سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال (جنت میں) اس سے کہیں بہتر ہیں یا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ) اس سے کہیں زیادہ نرم ونازک ہیں۔

(صحیح بخاری:3802)

سعد نے اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ دیا

[249] حدَّثَنا مُحمَّدُ بنُ عَرْعَرَةَ: حدَّثَنا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بنِ إبْراهِيمَ، عَنْ أَبي أُمامةَ بنِ سَهلِ بنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أُناسًا نَزَلُوا على حُكْمِ سَعْدِ بنِ مُعاذٍ فأَرْسَلَ إلَيْهِ، فَجاءَ عَلى حِمارٍ، فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيبًا مِنَ المَسْجِدِ، قالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قُومُوا إلى خَيرِكُمْ أَوْ سَيِّدِكُمْ»، فَقالَ: «يا سَعْدُ، إنَّ هؤلاءِ نَزَلُوا عَلى حُكْمِكَ»، قالَ: فإنِّي أَحكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ مُقاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذَرارِيُّهُمْ، قالَ: «حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللهِ - أَوْ بِحُكْمِ المَلِكِ -». [راجع: ٣٠٤٣]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک قوم (یہودِ بنی قریظہ) نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث مان کر ہتھیار ڈال دیئے تو انہیں بلانے کے لئے آدمی بھیجا گیا اور وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب اس جگہ پہنچے جسے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام جنگ میں) نماز پڑھنے کے لئے منتخب کیا ہوا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اپنے سب سے بہترین شخص کے لئے یا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا) اپنے سردار کو لینے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سعد! انہوں نے تم کو ثالث مان کر ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میرا فیصلہ یہ ہے کہ

ان کے جو لوگ جنگ کرنے والے ہیں انہیں ختم کر دیا جائے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو جنگی قیدی بنا لیا جائے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا، یا آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ فرشتے کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ (صحیح بخاری:3804)

سعد کی موت پر عرش ہل گیا

[250] حدَّثني مُحَمَّدُ بنُ المُثنَّى: حدَّثَنا فَضْلُ بنُ مُساوِرٍ خَتَنُ أَبي عَوَانَةَ: حدَّثَنا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الأَعمَشِ، عَنْ أَبي سُفْيانَ، عن جابرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يقولُ: «اهْتَزَّ العَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بنِ مُعاذٍ». وعَنِ الأَعمَشِ: حدَّثَنا أَبُو صَالحٍ عَنْ جابرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، فَقالَ رَجُلٌ لجابرٍ: فإِنَّ البرَاءَ يَقُولُ: «اهْتَزَّ السَّرِيرُ»، فَقالَ: إِنَّهُ كانَ بَيْنَ هٰذَيْنِ الحَيَّيْنِ ضَغائِنُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُولُ: «اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لمَوْتِ سَعْدِ بنِ مُعاذٍ».

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر عرش ہل گیا، اور اعمش سے روایت ہے، ان سے ابو صالح نے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا۔ ایک صاحب نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ براء رضی اللہ عنہ تو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ چارپائی جس پر معاذ رضی اللہ عنہ کی نعش رکھی ہوئی تھی، ہل گئی تھی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان دونوں قبیلوں (اوس وخزرج) کے درمیان (زمانہ جاہلیت میں) دشمنی تھی۔ میں نے خود نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر عرشِ رحمان ہل گیا تھا۔ (صحیح بخاری:3803)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

اسلام قبول کرنے میں آگے تھے

[251] حدَّثَنَا إسحَاقُ: حدَّثَنا عَبْدُ الصَّمَدِ: حدَّثَنا شُعْبَةُ: حدَّثَنا قَتادَةُ قالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بنَ مالكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قالَ أَبُو أُسَيْدٍ: قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيرُ دُورِ الأَنْصارِ بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الحارِثِ ابنِ الخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُو ساعِدَةَ، وفي كُلِّ دُورِ الأَنْصارِ خَيرٌ»، فَقالَ سَعْدُ بنُ عُبادَةَ - وكانَ ذا قَدَمٍ في الإسْلامِ -: أَرَى رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنا، فَقِيلَ لَهُ: قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلى ناسٍ كَثِيرٍ. [راجع: ٣٧٨٩]

حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انصار کا سب سے بہترین گھرانہ بنونجار کا گھرانہ ہے، پھر بنوعبدالاشہل کا، پھر بنوعبدالحارث کا، پھر بنوساعدہ کا اور خیر انصار کے سارے گھرانوں میں ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا اور وہ اسلام قبول کرنے میں بڑی قدامت رکھتے تھے کہ میرا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دوسروں کو ہم پر فضیلت دی ہے۔ ان سے کہا گیا کہ آنحضرت ﷺ نے تم کو بھی تو بہت سے لوگوں پر فضیلت دی ہے

(صحیح بخاری:3807)

حضرت عبادہ بن بشر رضی اللہ عنہ

تاریک رات میں غیبی نور اُن کے آگے تھا

[252] حدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ مُسْلِمٍ: حدَّثَنا حَبَّانُ: حدَّثَنا هَمَّامٌ: أَخْبَرَنا قَتادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلَينِ خَرَجا من عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ في لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ، وإِذَا نُورٌ بَينَ أَيدِيهِما حَتَّى تَفَرَّقا فَتَفَرَّقَ النُّورُ مَعَهُما.

وقالَ مَعْمَرٌ عَنْ ثابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ: إِنَّ أُسَيْدَ ابنَ حُضَيرٍ ورَجُلًا منَ الأَنْصارِ. وقالَ حَمَّادٌ: أَخْبَرَنا ثابِتٌ عَنْ أَنَسٍ: كانَ أُسَيْدُ بنُ حُضَيرٍ وعَبَّادُ بنُ بِشْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٤٦٥]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی مجلس سے دو صحابی ایک تاریک رات میں (اپنے گھر کی طرف) جانے لگے تو ایک غیبی نور ان کے آگے آگے چل رہا تھا۔ پھر جب وہ جدا ہوئے تو ان کے ساتھ ساتھ وہ نور بھی الگ الگ ہو گیا، اور معمر نے ثابت سے بیان کیا اور ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یہ کرامت پیش آئی تھی، اور حماد نے بیان کیا کہ انہیں ثابت نے خبر دی اور انہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور عبادہ بن بشر رضی اللہ عنہ کے ساتھ یہ کرامت پیش آئی تھی۔ یہ نبی کریم ﷺ کے حوالے سے نقل کیا گیا۔

(صحیح بخاری:3805)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

ان سے قرآن سیکھو

[253] حدّثنا مُحمَّد بنُ بَشارٍ: حدّثنا غُنْدَرٌ: حدَّثَنا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ إبْراهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُما: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «اسْتَقْرِئُوا القُرآنَ من أَرْبَعَةٍ: مِنِ ابنِ مَسْعُودٍ، وسالمٍ مَوْلَى أَبي حُذَيْفَةَ، وأُبَيٍّ، ومُعاذِ بنِ جَبَلٍ». [راجع: ٣٧٥٨]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن چار (صحابہ) عبداللہ بن مسعود، ابوحذیفہ کے غلام سالم اور اُبی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم سے سیکھو۔

(صحیح بخاری:3806)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ کے رازداں

[254] حدَّثَنا مالكُ بْنُ إسماعِيلَ: حدَّثَنا إسْرائِيلُ عَنِ المُغِيرَةِ، عَنْ إبْراهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ: اللَّهُمَّ يَسِّرْ لي جَلِيسًا صَالِحًا، فأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ، فإِذَا شَيْخٌ قَدْ جاءَ حتَّى يَجْلِسَ إِلى جَنْبِي، قُلْتُ: مَنْ هذَا؟ قالُوا: أَبُو الدَّرْدَاءِ، فَقُلْتُ: إِنِّي دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُيَسِّرَ لي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لي، قالَ: ممَّنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الكُوفَةِ، قالَ: أَوَلَيْسَ عِنْدَكُمُ ابنُ أُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ والوِسادِ والمِطْهَرَةِ؟ أَفِيكُمُ الَّذي أَجارَهُ اللهُ مِنَ الشَّيْطانِ - يَعْني عَلى لِسانِ نَبِيِّهِ [ﷺ]-؟ أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي لا يَعْلَمُ أَحَدٌ غَيْرُهُ؟ ثُمَّ قالَ: كَيْفَ يَقرأُ

علقمہ نے بیان کیا کہ میں جب شام آیا تو میں نے دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا کی کہ اے اللہ! مجھے کوئی نیک ساتھی عطا فرما۔ پھر میں ایک قوم کے پاس آیا اور ان کی مجلس میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد ایک بزرگ آئے اور میرے پاس بیٹھ گئے۔ میں نے پوچھا: یہ کون بزرگ ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ کوئی نیک ساتھی مجھے عطا فرما تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مجھے عنایت فرمایا۔ انہوں نے دریافت کیا: تمہارا وطن کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا: کوفہ ہے۔ انہوں نے کہا: کیا تمہارے یہاں ابنِ امّ عبد، صاحب النعلین،

عَبْدُ اللهِ ﴿وَٱلَّيۡلِ إِذَا يَغۡشَىٰ﴾ [الليل: ١] فَقَرأْتُ عليه (وَالَّيلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ وَالذَّكَرِ والأُنْثَىٰ) قالَ: واللهِ لَقَدْ أَقْرَأَنيها رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ فِيهِ إِلى فِيَّ. [راجع: ٣٢٨٧]

صاحب وِسادہ ومطہرہ (یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نہیں ہیں؟ کیا تمہارے یہاں وہ نہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی زبانی شیطان سے پناہ دے چکا ہے کہ وہ انہیں کبھی غلط راستے پر نہیں لے جاسکتا؟ (مراد عمار رضی اللہ عنہ سے تھی) کیا تم میں وہ نہیں ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے بہت سے بھیدوں کے حامل ہیں جنہیں اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا؟ (یعنی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ) اس کے بعد انہوں نے دریافت فرمایا: عبداللہ رضی اللہ عنہ آیت واللیل اذا یغشی کی تلاوت کس طرح کرتے ہیں؟ میں نے انہیں پڑھ کر سنائی: **واللیل اذا یغشی والنهار اذا تجلی والذکر والانثی.** اس پر انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خود اپنی زبان مبارک سے مجھے بھی اسی طرح یاد کرایا تھا۔

(صحیح بخاری: 3742,3743)

وہ مومنوں کے حق میں دُعائیں کرتے تھے

[255] حدَّثَني إسمَاعِيلُ بنُ خَلِيلٍ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بنُ رَجاءٍ عَنْ هِشامِ بنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها، قالَتْ: لمَّا كانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ المُشْرِكُونَ هَزِيمَةً بَيِّنَةً فَصاحَ إِبْلِيسُ: أَيْ عِبادَ اللهِ، أُخْراكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولاهُمْ عَلى أُخْرَاهُمْ فاجْتَلَدَتْ مع أُخْراهُمْ، فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فإِذَا هُوَ بأَبِيهِ فَنادَى: أَيْ عِبادَ اللهِ، أَبِي أَبِي، فَقالَتْ: فَوَاللهِ ما احْتَجَزُوا حتَّى قَتَلُوهُ، فَقالَ حُذَيْفَةُ: غَفَرَ اللهُ لَكُمْ، قالَ أَبِي: فَوَاللهِ ما زَالَتْ في حُذَيْفَةَ مِنْها بَقِيَّةُ خَيرٍ، حتَّى لَقِيَ اللهَ عَزَّ وجَلَّ. [راجع: ٣٢٩٠]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اُحد کی لڑائی میں جب مشرکین ہار چکے تو ابلیس نے چلا کر کہا: اے اللہ کے بندو! پیچھے والوں کو قتل کرو۔ چنانچہ آگے کے مسلمان پیچھے والوں پر پل پڑے اور انہیں قتل کرنا شروع کر دیا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جو دیکھا تو ان کے والد (یمان رضی اللہ عنہ) بھی انہی میں تھے۔ انہوں نے پکار کر کہا: اے اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں، میرے والد۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اللہ کی قسم! اس وقت تک لوگ وہاں سے نہیں ہٹے جب تک کہ ان کو قتل نہ کر لیا۔ حذیفہ

رضی اللہ عنہ نے صرف اتنا کہا کہ اللہ تمہاری مغفرت کرے۔ (ہشام نے بیان کیا) کہ اللہ کی قسم حذیفہ برابر یہ کلمہ کہتے رہے (کہ اللہ ان کے والد پر حملہ کرنے والوں پر رحم کرے کیونکہ انہوں نے غلط فہمی میں یہ حرکت کی)۔ یہ دعا وہ مرتے دم تک مانگتے رہے۔

(صحیح بخاری:3824)

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ انہیں دیکھ کر مسکرائے

[256] حدَّثَنا إِسحَاقُ الوَاسِطِيُّ: حدَّثَنا خالِدٌ عَنْ بيانٍ، عَنْ قَيْسٍ قالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قالَ جَرِيرُ بنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ما حَجَبَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، ولا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ. [راجع: ٣٠٣٥]

حضرت جریر بن بجلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سے میں اسلام میں داخل ہوا، رسول اللہ ﷺ نے مجھے (گھر کے اندر آنے سے) نہیں روکا (جب بھی میں نے اجازت چاہی) اور آپ رضی اللہ عنہ جب بھی مجھے دیکھتے مسکراتے۔

(صحیح بخاری:3822)

رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے دُعا فرمائی

[257] وعَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرِ بنِ عَبْدِ اللهِ قالَ: كانَ فِي الجاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقالُ لَهُ: ذُو الخَلَصَةِ، وكانَ يُقالُ لهُ: الكَعْبَةُ اليمانِيَةُ أَوِ الكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ، فَقالَ لي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ أَنْتَ مُرِيحي منْ ذِي الخَلَصةِ؟» قالَ: فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زمانۂ جاہلیت میں ''ذوالخلصہ'' نامی ایک بت کدہ تھا۔ اسے ''الکعبۃ الیمانۃ یا کعبۃ الشامیہ'' بھی کہتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ذوالخلصہ کے وجود سے میں جس قدر اذیت میں ہوں،

فِي خَمْسِينَ ومائَةِ فارِسٍ مِنْ أحْمَسَ، قالَ: فَكَسَرْناهُ وقَتَلْنا مَنْ وجدْنا عِنْدَهُ، فأَتَيْناهُ فأَخْبرْناه فَدَعا لنَا ولأَحْمَسَ. [راجع: ٣٠٢٠]

کیا تم مجھے اس سے نجات دلا سکتے ہو؟ انہوں نے بیان کیا کہ پھر قبیلۂ اَحمس کے ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر میں چلا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے اس بت کدے کو گرادیا اور اس میں جو تھے ان کو قتل کردیا۔ پھر ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو خبر دی تو آپ ﷺ نے ہمارے لئے اور قبیلۂ اَحمس کے لئے دُعا فرمائی۔

(صحیح بخاری:3823)